

منتظر الی ما قال لا تنظر الی الی ما قال  
جزء اول

معلم بن سید

فیضانہ شہر یار و تاجدار  
قندہ کے سر پرست

عرف - نو - اعلان - سبب - حساب - حق  
مات - فلسفہ - منطق - مناظرہ - تاریخ - ریاضی - معانی  
سال - عرض - تصدیق - جغرافیہ - ہیئت - نجوم - فہرست  
در حدیث - حدیث - حدیث - حدیث - حدیث - حدیث

ترتیب کا کافہہ ہر قندہ کے سر پرست

فیضانہ شہر یار و تاجدار

انظر الى مقال، كنظر الى مقال

جزء اول

# معلم منطق

فسانه شير و تاجدار

قصيده پير ايوب پند

صرف - نحو - اخلاق - طب - حساب - فقه -

ساحت - فلسفه - منطق - مناظره - تاريخ - برج - معاني

بيان - عروض - لغت - جغرافيه - هيئت - نجوم - اقليدس

مکتر رمل - قانون - موسيقى - لطائف - ظرائف - فصاح

ومضامين مفيد کا

من تالیف خاکسار ذره بمقدار احمد الله خان میره خان ابراهيم خان

مطبع مفید کن واقع گلزار حوض من

## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حمد جمیع کائنات کی ایک قطرہ ہے محمود حقیقی کے دریاے حمد بجد کا۔ اور نعمت  
 تمام موجودات کی ایک ذرہ ہے ذرات عالم سے وصف حضرت محمد کا۔ لیکن  
 حمد منور ہے اوس محمود مطلق کو جو اوسکی کمال علم میں منتہا ہے حمد ہی اور نعمت  
 رسول برحق کو جو علم حبیب میں محبوب کی محبت انتہائی نعمت ہی اور اہلیت عظام  
 و اصحاب کرام کو جو اوکئی کمال مراتب کی واسطے لائق ہے جو سفینہ حفاظت ایمان  
 نجوم ہدایت و ایقان ہیں مومنین کے لئے اللہ صلی علیہ وسلم سیدنا محمد و آلہ  
 عدد مجد و ذرات المعکونات الی یوم القیامت مدح شاہ زمن  
 و الی و کن یہاں کا شاہ فلک بارگاہ فریدون جمیبت بکند رشک و ارا پناہ  
 سلیمان جہود صف صورت فرشتہ سیرت صف شکن شیر اقلن ارسطو فطرت  
 و علی ذکاوت حاتم زمان و شیردان دوران آصفیاء نظام الملک فتح جنگ نواب  
 سیر محبوب علیخان بہادر ہے ضاعف اللہ عمرہ و اقبالہ و خداوند و نور  
 شمس کی لیاقت ذاتی اور حسن سیرت اور رہایا پروری اور محدث گستر

براعظم ایشیا اور یورپ میں دیہو مہم ہے اور اسکی حکومت میں ظلم و ستم کا  
 نام عفا کی طرح معدوم ہے ایسا بعد اضعاف العباد ابجد خان لوح نادانی و  
 ابنت خان دبستان میچپانی خاکسار ذرہ بمقتدار احمد اللہ خان ابن  
 نواب ابوالحسن خان مرحوم ابن نواب حسین علیخان المخاطب بخان ایران مغفور  
 ابن نواب علی مراد خان شاہ ایران جنت مکان من سلاطین زند متوطن بلدہ  
 فرخندہ بنیاد حیدر آباد خدمتین ارباب دانش و اصحاب بنیش کے عرض سہا ہے  
 کہ کترین کو آغاز سن تیز سے شوق تھا کہ کوئی رسالہ مجموعہ عبارت موجز و مختصر ایسا  
 تالیف کرے کہ حسین جمیع علوم کا مذاق رہے مگر ہر علم کا بیان کامل ہو جو اسے  
 علم کے سود و سوکتا بون سے ناظر کو مستغنی کر دے اور طالب علم کو بلا امداد و استیاض  
 کے اور مبتدی کو معلم کی ادنیٰ توجہ اور تعلیم سے جمیع العلوم بنا دے اس اثنا میں  
 تین کتابیں یعنی مطلع العلوم - اور مخزن العلوم - اور ریاض الفردوس مطالعہ میں آئیں  
 بعد مطالعہ اور غور کے معلوم ہوا کہ مؤلفین کتب نے ہر علم کے بیان میں صرف ایک  
 یا دو ورق پر اکتفا کیا جو جس سے تحصیل علم کجا بلکہ کسی ایک علم کے ابواب فضول  
 کی فہرست لکھنے کے لئے مکتفی ہونگے اس بیان سے مذمت اور کتب کی ہرگز  
 مقصود نہیں ہے کیونکہ اوکئی مؤلفین کا مقصد صرف ہر علم کا نمونہ بتلانا ہو گا نہ تکمیل  
 لہذا یہہ عاصی پر معاصی نے حتی الامکان پہلے قلمی کتابیں علوم کی فراہم کیں بعد ازاں  
 آفاق سے تمام مطابع کی فہرستیں منگوا کر انہیں سے انتخاب کر کے ہر علم میں جہتدر  
 کتابیں میسر ہو سکیں خرید کیں اور قلمی اور مطبوعہ ہر علم میں سوکتا بون کی تکمیل کر لی  
 جسکی فہرست یہہ ہے صرف - نحو - اخلاق - حدیث - طب



حساب - فقہ - مساحت - فلسفہ - منطق - مناظرہ - تاریخ -  
 بریج - معانی - بیان - عروض - تصوف - جغرافیہ - ہیئت -  
 نجوم - اقلیدس - ٹکسر - رمل - قانون - موسیقی -  
 اور کتب مندرجہ بالا سے مضامین مکرر جدا کر کے ہر سو کتابوں سے ایک متن  
 متین گلستان کے برابر موجز و مختصر اخذ کیا اسی طرح دو ہزار چار سو کتابوں سے  
 انتخاب کر کے چوبیس رسالے تیار کئے قصہ تھا کہ ایک مجموعہ جامع العلوم کے نام سے  
 موسوم کر کے طبع کرا دوں لیکن بیاعت علالت مزاج و کمروہات زمانہ فرصت  
 میسر نہ ہوئی وہ رسالے یوں ہین پڑے رہے اندونہیں دیکھا کہ سرکار کی توجہ تعلیم  
 علوم و فنون اولاد اعزہ و امراء صاحبزادگان و جاگیرداران و اہل مناصب  
 کی جانب مزید از مزید سے اور بنوازش و مراحم خسروانہ بشرط لیاقت عطا عہد کا  
 جلیل کا وعدہ فرمایا ہے لیکن فی زمانہ مطالعہ کنندگان کتب میں تین فریق پائے  
 جاتے ہیں پہلا فرقہ وہ ہے جو طالع علمی کا کامل استعداد رکھتے ہیں ان کو کتب منقول  
 و منقول و ریاضی اور قانون کے مطالعہ کا شوق رہتا ہے۔ دوسرا گروہ وہ ہے  
 جو منشیانہ مذاق رکھتے ہیں وہ نظم و نشر عمدہ و درسا ہائے فصیح و بلیغ مثل فسانہ  
 عجائب و سروش سخن اور طلسم حیرت اور طلسم فصاحت و طلسم ہوشیاریا اور  
 گلشن جان فزا وغیرہ کے مطالعہ پر آمادہ و دلدادہ ہیں۔ تیسری وہ جماعت ہے  
 کہ فارسی یا اردو میں واجبی ہی واجبی مداخلت رکھتے ہیں یا باوجود لیاقت  
 کے انگریزی تقلید کی وجہ ناول کی طرز کو بہت پسند کرتے ہیں مانند سیر گھڑا -  
 جام ہرشار - و لکش - دلچسپ - شمس الضحیٰ - ملک الغریز - ورجا - وغیرہ کے

یہ دو نون اقسام آخر کے طلباء مدارس کے حقیق تفسیح اوقات کیوجہ مفرت بحث اور عام لوگوں کے لئے بجز اوقات گذاری اور تفریح خاطر کے کوئی نتیجہ نہیں ہے چونکہ انسان کی مزاج آسائش اور تفریح طلب واقع ہوئی ہے صرف علوم کا مطالعہ کرنا ایک پہاڑ معلوم ہوتا ہے اور اکثر دیکھا جاتا ہے کہ اطفال کی مزاج قصے اور کہانیوں کی طرف راغب رہتی ہے اور نوجوانوں کی عشق و عاشقی اور لطائف ظرائف کی جانب۔ اور سن لوگوں کی تصوف تاریخ اور مناظرہ مذہبی کی طرف اہل حق نے مناسب جانا کہ ان رسالجات کو فسانہ کے پیرایہ میں اس ترتیب سے لکھے کہ پہلے آغاز داستان یعنی تہمید کسی فسانہ عشقیہ کی اور باغ و سراپا وغیرہ کا بیان بعد دو تین ورق کسی علم کے بیانیں لطیف سوال جواب کے پہر فصیح بزرگان پڑ احوال حکما کا ملیر اور لطائف ظرائف پہر علم کی بحث ناظرین کی طبیعت الثابت اور مضمون احد کیوجہ ہزار نہو جائے اور تازہ تازہ مضامین و شریکین و لطیفہاے ممکن کے باعث مزاج کو فرحت اور سرور حاصل ہوتا رہے اور خاص و عام اطفال نوجوان کہل سن سب نفع اٹھائیں اور طلباء مدارس کا مشیر مبتدیان کا معلم طالب علموں کا مددگار رہے اور یہ رسالہ اسی ترتیب پر غیاث اللغات کے برابر فضیلت کے چار حصوں میں ختم ہو گا جس میں اعلیٰ درجہ کی انشا اور تمام علوم کی بحث کامل داخل ہوگی اور اس کا نام بوجہ مناسبت **علم بنیظیر** رکھا گیا یا افضل اسکا عشر عشر جزو اول جو ابتدائی مضمون مثل الف بے کے ہی لکھا جاتا ہے اگر ناظرین لصف آئیں گے پسند آئیگا تو آئندہ چاروں حصے جو ایک سے ایک بہتر اور برتر ہونگے معرض طبع میں اگر شہر کے جاوین گے مخفی نہ رہے

کہ اس رسالہ میں ہر علم کے ابتدائی مسائل سے بحث آغاز ہوئی ہے حقیقت کے  
 اجزاء بڑھتے جاتے ہیں مسائل کو بھی ترقی ہوتی جائیگی کیونکہ اس سے تحصیل تکمیل  
 ہر علم کی فسانہ کے پیرایہ میں اور نفع خاص و عام مقصود ہو نہ صرف اعلیٰ درجہ کے  
 مسائل کا انتخاب التماس بعد نیاز خدمت میں دقیقہ سنجان خوردہ میں  
 و دبیران کا ملین کے یہ ہے کہ اس رسالہ میں جہاں کہیں سہو یا خطا پائیں تو  
 خاکسار کو اپنا کترین تلمیذ ان لقبور فرما کر اصلاح کریں یا و فور کرم اور مہربانی  
 سے عیب پوشی فرما دیں خسرو و رسم بزرگان بود انصاف کا رہ  
 کار حسینان نہ بخر خار خار دیدہ انصاف چو مینا بود و رشمر دگر چہ کہ  
 مینا بود و اور سوای اسکے حقیر کو اس تحریر سے اپنی لیاقت جتنا نایابی  
 سے صلہ حاصل کرنا مقصود نہیں ہے صرف حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم  
 (خیر الناس من ینفع الناس) کی پیروی کر کے منعم حقیقی سے فلاح  
 دارین اور حسن خاتمہ کا خواستگار اور ناظرین منصفین سے دعای حسن خاتمہ  
 کا امیدوار ہوں خدا ایتعالیٰ اپنے حبیب صاحب لے لاک اور اہل بیت  
 پاک کی طفیل سے اس ہدیہ ناچیز کو قبول فرماوے امین یا رب العالمین  
 اللہم صلی علی سیدنا محمد والہ بعدد معلومات اللہ فقط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معلم بن ظہیر

یعنی

شہر یار اور تاجدار کا قصہ

آغاز و خستہ

باغ و بہار یار گلر خسار

علم بدیع کا بیان صرف کا امتحان

زمانہ سابق میں ملک روم کے دو شہزادے

تھے سخی شجاع ذکی فہیم جمیع علوم و فنون

میں لائق سیر و شکار کے شائق ایک کا

نام شہر یار تھا دوسرے کا تاجدار

اتفاقاً ایک روز شکار گاہ میں آہوں

وحشت شعار برق رفتار کے تعقب

میں گھومنا اٹھائے ولولہ شوق میں

قرب غروب تک بگٹ دوڑائے

گردش تقدیر سے چرخ لفرقہ انداز

کا داخل گیا یعنی شہر یار اور طرف

نکل گیا اور تاجدار اور طرف نکل گیا

اب شہر یار کا حال سنئے کہ جانتے

وہ ہر آن نظرون سے غائب ہو گئے

اسوقت اسکی آنکھیں کلین اپنے کو ایک

صحرا کے سبزہ زار سراپا بہار میں پایا

تماشا نظر آیا ہر نہال غوغا صورت مدح

کمال شرم و خجستہ سے مالا مال کو سون تک

کوڑیا لے اور عشق بیچان خود رو پہولو

قدرت حق نمایاں - میدان میں چھوٹے چھوٹے

پہاڑیاں اشجار بو قلمون و گلہا ہی لطف

مشحون سے دولہن کی طرح آراستہ اونکی

دامنوں سے نہرین جاری تھری من تھمتا ہا

کی کیفیت ساری آہو جھیل خرگوش

باہر سنگی چرتے طاووس رقص کرتے جانور

آبی جھیلوں میں نہاتے خوش فعلیاں اور

کلین کر کے اپنی مسرت جاتے مرغان

خوشنوا کے احسان قوت نامیہ کا بہا تمام

صحرا زمر و نگار و وسط میں ایک احاطہ نفس

سنگ مرمر کا گہنچا اسکی اندر باغ سراپا

پراز ریاحین و ازہار سبحان اللہ درود و

لطف بار اشجار رشک قامت باختر گل

زیب سنجین کہین جوی کہین یا سمن  
 نرگس پنجواب مست لاله ساغب دست  
 نسترن و نسترن انواع و اقسام کے  
 کروٹن موز کے ہرے ہرے درخت  
 کہین کاہلی انار کہین سیب مثل ذوق لدار  
 ہر طرف سبز ان چمن کی قطار نو عورمان  
 گلشن کی بہار شاخیں درختوں کی بارانگار  
 سے خمیدہ شجر سر کشیدہ سبزہ کی لہک  
 خوشبو کی ہلک غنچو نکا تبسم عند لیونکھا  
 بختم طاووسان زرین بال صاحب حال  
 چمان چمان ہر سوروان آہوان مینا  
 سم پائی کو بان نہرونگی روانی -  
 شبنم کی در افشانی سبز ان چمن کی تازہ  
 بہاری چھایا ہوا ایر کہساری ہوا  
 خوشگوار زمین پر نگار چمن ہزار یا سمن  
 و گل لاله و سنبل کہین نا فرمان  
 و ارغوان کہین ریحان و ضمیران  
 ناسپاتی کی سہر آبی رنگتوں کی شادابی  
 انگوٹھے خوشون پر پروین چرخ شمار

آم خوشترنگ مزیدار نسیم غنبر شمیم رشک  
 عطر بہار غیرت زلف یار چنی کوٹو دن بین  
 درخت گلدار معنبر و معطر گلاب جمیلی تیا  
 بٹ موگر اپھول ہکتے غنچے چکتے -  
 نظم در برگہا شقائق نعمان کشیدہ سر  
 باد بہار پر تو خود در چمن گلندہ  
 افر و خفت لاله شعلہ احمر چود چمن  
 از باغ در گذشت جز ان مثل دروندہ  
 گستردہ فرش سبز زمرہ ہر طرف  
 وضع شگوفہ زار چمن گشت دلپند  
 زروشت و شش عنادلستان نمرہ  
 مشغول در مسایل یازند در بس توندہ  
 وسط باغین ایک بارہ درسی عالیشان فردوس  
 توامان نہایت آراستہ دیر استہ پیشین  
 فرش مکلف بچھا مسند پر ایک رشک  
 ماہ شب و بجور مہر النساء بگیم نام نہایت  
 حسین گل اندام جلوہ گر ہے سراپا  
 جبین روشن سپیدہ صبح نشاط یا ضیای  
 مطلع خورشید انبساط گل رخسار سراپا بہار

ردی روشن ماہ شب بدرگیوی ہر شکل لیتے  
 القدر ابرو گل بادام سے بہتر پیاری آنکھوں پر  
 سایہ گستر انگبین سحر مثال آیات قبال گوش  
 سیونتی کے پھول سے بہتر لب بگ گل سے  
 ناز کتر بیٹی موج دریا سے نوری انگشت حور  
 دہن موزن کوڑہ نبات غیر چشم حیات  
 بیاض گھور شک لستر ن دندان درعدن  
 زرخندان سیب سیمین زلف کند عنبرین ہار  
 مشکبو آئینہ زانو پاک نظر عفت گوش جیاد رو  
 قلم حن جلی میں مینہ زربہ ستر پاک بگ شعلہ طوط  
 مست مہتاب عمرہ و اندازہ اٹھتا جو شک انداز  
 ناگنی چوٹی گولے کامو با بیچ سار گندھی ہوش  
 لاک میں ہچی نور کا تنکا چشم زمرہ میں جسکی لکلی  
 نیب پاتھو چڑاوہ زب : آدمی کیا ملک دجی قریب  
 کا دھو رو کیے بیہ مل کا : تھا گلابی رنگا ہوا ہکا  
 بازو سے ایک پیر مرد زہد و تقوی  
 میں سر

زیرک و مدرک فہیم عقین  
 فاضل بے بدل شکیل و جمیل

بیٹھا ہے۔

مہر النساء بیگم نامحرم کو دیکھ کر  
 کرے میں ہو رہیں شہر یار قریب افس  
 بزرگ کے جاکر تسلیم کی بزرگ نے دعا  
 پھر استفسار حال فرمایا شہر یار نے کہہ دیا  
 بزرگ کرے کیطرف رخ کر کے بیٹا ذرا  
 یہاں آو مہر النساء بیگم حاضر ہوئی ابا جان  
 بزرگ آؤ بیٹا شہزادہ میں کچھ جبات  
 نہیں ہے مہر سامنے آکر ادب سے  
 تسلیم عرض کرتی ہوں شہزادہ صاحب  
 شہر یار زندہ باش جان برادر زندہ  
 باش مہر النساء قریب بزرگ کے  
 بیٹھ گئی بعد تھوڑی دیر کے کہنے لگی ابا جان  
 نور جہاں بیگم مولوی عبدالصمد صاحب کی  
 بیٹی میری بھجولی نے یہ شعر بھیجا ہے  
 اور دریافت کیا ہے کہ کس صنف میں

سے

نہ آیا اور کچھ اس سپرخ کو آیا تو یہ آیا  
 گھٹنا و صل کی شب کا بڑا ناما نور ہجر کا

بزرگ علم بدیع میں ایک صنعت ہے  
جسکو مقابلہ کہتے ہیں یہ شعر اس صنعت  
میں ہے۔

شہر یار گستاخی کی معافی چاہ کر عرض  
کرتا ہوں قبلہ یہ شعر ہرگز صنعت مقابلہ  
میں نہیں ہے بلکہ صنعت مطابقت کا ہے  
جسکو تطبیق اور تضاد اور تگاف اور  
طباق بھی کہتے ہیں۔

بزرگ ان علوم کی فراوانی مجھ کو کم  
رہتی ہے شاید غلطی ہوئی ہو لیکن مجھ کو  
خیال ہے کہ مصنف تجنیص و میطول نے  
اس صنعت کو بھی داخل مقابلہ کیا ہے  
شہر یار بجا ارشاد ہوا بہت درت  
ہے لیکن سکا کی نے اسکو علیحدہ کیا ہے  
اور یہی مختار ہے۔

چہر الفسا بان شہر ادہ صاحب  
علم بدیع اور صنعت مطابقت کی تعریف  
اپنی زبان فیض سے ارشاد فرمائے  
تائیں بھی سنکر مستفید ہوں۔

شہر یار سنئے بدیع ایک علم ہے جس سے  
طریقہ تحسین و تزئین کلام کے معلوم  
ہوتے ہیں جسکو صنائع اور بدائع بھی کہتے  
ہیں اور یہ دو قسم کے ہوتے ہیں پہلی قسم  
صنائع معنوی کہ اولاً و بالذات  
معانی میں خوبی حاصل ہوتی ہو اگر بعض  
اونہیں باعث تحسین لفظ بھی ہو جاوے  
قسم صنائع لفظی کہ اون سے لفظ میں اولاً  
خوبی حاصل ہوتی ہو اور صنائع معنوی میں  
سے ایک صنعت ہے جسکو مطابقت اور تضاد  
کہتے ہیں اسکی تعریف یہ ہے کہ ایک  
کلام میں ایسے دو دو لفظ جمع کریں جسکی  
باسم مخالف ہوں پھر وہ دونوں فعل  
ہوں یا اسم ہوں یا حرف یا ایک اسم  
ہو دوسرا فعل اور یہ صنعت دو قسم کی  
ہے ایک ایجابی دوسری سلبی ایجابی وہ  
ہے کہ باوجود متضاد ہونے کے اوسمیں  
حرف نفی کا نہ ہو۔ اور سلبی وہ ہے کہ فعل  
ایک مصدر کے مذکور ہوں اور انہیں ایک



مثبت ہو دوسرا منفی یا ایک امر دوسرا  
 نہی مثال اوس طباق ایجابی کی جسمین  
 الفاظ متضادہ دونوں فعل ہو چکیا  
 گیا بیٹھا اوٹھا سویا جاگا  
 تو نے ایک بار نہ کیا شہ خوبان افسوس  
 ہم ترے مجھے کو سو بار اوٹھا اور بیٹھے  
 مثال دو اسموں کی  
 دی حق نے مین سلطنت بحر و عشق  
 ہونٹوں کو خوشکی دی تو اکھونکو تری  
 بحر و خشکی اور تری اشیای متقابلہ  
 مین مثال دو حرفوں کی  
 لفظ قاف قلم سے جو ترے ہو ہم سر  
 قاف تک قاف سے ہو بیفتہ غمنا گوہر  
 بیان لفظ سے ابتدا کیواسطے اور تک  
 انتہا کیواسطے اور یہ دونوں حرف  
 مین جسکی معنی ایک دوسرے کے ضد مین  
 مثال ایک اسم اور ایک فعل کی  
 جھک رو تا دیکھ کر وہ ہنس دیا  
 برق چمکی ابر باران ختم رہا

بیان رو تا اسم اور ہنس فعل یا ہم  
 باعتبار معنی متقابل مین مثال طباق سلبی  
 کی ایک مثبت ہو دوسرا منفی یہ شعر سودا  
 فرماو گے جو تم تو اوٹھا ونگا مین ہاڑ  
 پر غیر کی نجائے گی مجھ سے اٹھائی بات  
 یہاں پہلے مصرعے مین اوٹھا ونگا مثبت  
 ہے اور دوسرے مصرعے مین نہ اٹھائی  
 جا لگی منفی مثال طباق سلبی کی ایک  
 امر ہو دوسرا نہی شعر جرأت  
 مل نہ مل پاس میرے بیٹھ نہ بیٹھ آ کہ نہ آ  
 جسے بہکا یا ہے تجکو تو اوسے کے گھر جا۔  
 یہاں مل اور بیٹھ اور آ تین امر مین  
 اور نہ مل اور نہ بیٹھ اور نہ آ تین نہی۔  
 اور طباق کی ایک اور قسم ہے کہ اسکو  
 تدریج کہتے مین تدریج کے معنی آراستہ کرنے  
 کے مین اور اوسکی تعریف یہ ہے کہ تعریف  
 یا ہجو مین کئے رنگ ذکر کرین بقصد گنایہ  
 یا توریہ و ایہام کے اور ایہام اور توریہ  
 اسے کہتے مین کہ کسی لفظ کے دو معنی ہوں

ایک قریب کے کہ اس مقام کے مناسب ہو اور دوسرے بعید کے کہ اس مقام کے مناسب نہوں اور شاعر یا مستحکم معنی بعید کا قصد کرے مثال تدریج کنایہ کی آتش کا شعر ۛ

نسبتا دس فتنہ دوران کوئی اندھا دے  
یا رکی انکھ سید دیدہ با دام سفید۔  
یہاں سفید اور سیاہ میں طباق ہے  
اور اس مقام پر ان الفاظ کے ظاہری  
معنی مراد نہیں بلکہ غیر ظاہری کیونکہ  
انکھ سیاہ دیدہ بنا سے مراد ہے  
اور سفید دیدہ نابینا سے اس قسم کا  
یہ شعر مومن خان کا ۛ

گمان تھر سے اپنا تو رنگ زرد ہو اور  
سیاہ مستی می سے ہر چشم جانان بچ۔  
کیونکہ رنگ کا زرد ہونا کنایہ ہر خوف  
کھانے سے اور چشم کی سرخی غصہ ہے  
مثال تدریج کی بطریق الہام و  
توریہ کے ۛ

دیکھنا منہ لال ہو جاوین گس کس کے ابھی  
سامنے میرے جو برگ سبز بان تو نے دیا۔  
منہ لال ہونیکے دو معنی ہیں ایک قریب  
یعنی سرخ ہونا منہ کا دوسرے بعید یعنی  
منہ لال ہونا طمانچون سے اور یہاں  
یہی مراد ہیں۔ اب سنتے کہ دو تین  
مذکورہ ذیل بھی طباق ہی میں داخل ہیں  
صورت اول یہ ہے کہ ایک کلام میں  
ایسے دو معنی جمع کرین جو باہم ضدین  
ہوں مگر ایک کو اون دونوں میں سے  
دوسرے کی ضد کے ساتھ کس طرح کا  
علاقہ ہو مثل سبب یا لزوم کے جیسا

اس شعر میں ۛ

اس قدر دل سخت کر دیکھ تو چلکراوے  
رحم کے قابل ہو اب حالت ترے بیمار کی  
یہاں رحم اور سخت میں تضاد نہیں ہے  
بلکہ سخت مقابل نرم کے ہے مگر رحم اور  
نرمی علاقہ سببیت اور سببیت کا ہے  
یعنی نرمی سبب ہے اور رحم سبب بھی قلیل

سے ہو گیا کا شعر

اوسے جانہ خبری تو نے

وہ جو بیمار تھا لے مر ہی گیا

یہاں مرنے کے مقابل میں لفظ مسیحا کا واقع ہوا ہے اور مرنے اور مسیحائی میں کچھ تضاد نہیں ہے مگر جملانے کو حضرت مسیح کے ساتھ ایک علاقہ ہے کہ جملانا انکا معجزہ ہے۔ صورت دوم یہ کہ کلام میں ایسے دو امر جمع کریں کہ وہ حقیقتاً آپس میں مقابل نہ ہوں مگر ان دونوں یا ایک کو ایسے الفاظ تعبیر کریں جنکی حقیقی معنی میں تضاد چھپا

اس شعر میں

مجھو خذہ گل پہ آتا ہوں رونا

کہ اس طرح منہ سے کی خوشی کی سیکی

یہاں گل کے کھلنے اور عاشق کے رونے میں کچھ تضاد نہیں ہے مگر چونکہ کھلنے کو خذہ کے ساتھ تعبیر کیا ہے اس لئے ادنیٰ تضاد ہو گیا اس شعر میں ایک

لفظ کے محازی معنی اور دوسرے کے حقیقی معنی کو جمع کیا ہے۔ اور اسی طرح

اس شعر میں

شبنم نے رو دیا کہ میں اشک چکیدہ ہوں  
گل منس پڑا کہ میں بھی گریبانِ دیدہ ہوں  
شبنم کے ٹپکنے اور گل کے کھلنے میں تضاد نہیں ہے مگر جبکہ شبنم کے ٹپکنے کو رونے سے اور گل کے کھلنے کو ہنسنے سے تعبیر کیا ہے تو ان دونوں میں مضمون تضاد حاصل ہو گیا اس، دوسری صورت کو ایہام تضاد کہتے ہیں کیونکہ ایہام و ہم و ہم والے کو کہتے ہیں اور اس قسم میں معانی کے ایسے الفاظ سے تعبیر کرتے ہیں کہ ادنیٰ تضاد کا وہم ہو جاتا ہے۔

چہر النساء اور کوئی صنعت فرمائے  
شہرِ یار صنایع بدائع کے بیان کریں  
مجھے کچھ عذر نہیں ہے مگر تعبیر واقف ہونے صرف و نحو کے علمِ بیچ کا سمجھنا دشوار ہے اگر صرف و نحو اپنے بڑے

پہلے امتحان دیجئے پھر جس علم کے سیکھنے کی خواہش ہو تعلیم کیو اسطے بین البشر شمیم حاضر ہوں -

**مہر النسا** - اچھا آپ صرف و نحو میں مجھے امتحان لین بسم اللہ -

**شہر** - علم صرف کسے کہتے ہیں اور اسکا موضوع کیا -

**مہر** - علم صرف وہ ہے جس سے مفرد لغتوں کی احوال اور تقریب افعال و استقاقات کلمات مصداقہ سے معلوم ہو موضوع اسکا کلمہ ہے -

**شہر** - لفظ کیا چیز فرمائے -

**مہر** - جکو آدمی بولے وہ دو قسم ہے مہل یعنی بے معنی - موضوع یعنی بامعنی -

**شہر** - موضوع لفظ کی کئی قسمیں ہیں

**مہر** - دو مفرد کہ اسو کلمہ بھی کہتے ہیں اور مرکب -

**شہر** - کلمہ کسے کہتے ہیں -

**مہر** - جو ایک لفظ معنی مفرد کہتا ہے یعنی اسکی جزو سے اسکی معنی کا جزو مفہوم نہ ہو یعنی اگر اس لفظ کے جزو جزو کر ڈالیں تو اس جزو کے معنی پوری لفظ موضوع لمین مراد نہ ہوں جیسے انسان معنی اسکی حیوان ناطق ہیں اگر لفظ انسان کے دو ٹکری کرین ان اور سان تو ان کے معنی حیوان کے اور سان کے معنی ناطق کے کہی مفہوم مستقل نہو لگی بلکہ پورے لفظ انسان کے معنی حیوان ناطق ہیں اسطرح اور لفظ میں مثل اسب و سنگ وغیرہ **شہر** - دو لفظ ہیں - اصطیل اور فعل اسمین کون مفرد ہے اور کون کب ہے **مہر** - اصطیل لفظ مفرد ہے جسکے معنی مکان دو اب ہیں کیونکہ اگر پہلے اسکے معنی میں دو جزو ہیں ایک مکان دوسرا دو اب پر لفظ اصطیل ایسا نہیں کہ بعضے اس کے مثلاً اص سے

نکلا ہو اور نہ اوس سے کوئی لفظ نکلا ہو  
اوسکی دو قسمیں ہیں۔ معرفہ اور نکرہ  
شہر۔ معرفہ کہے کہتے ہیں۔

مہر۔ جو اسم کہ واللہ کرے  
ایک ذات میں پراوسکے چارہیں  
ہیں۔ علم۔ ضمیر۔ اسم اشارہ۔ اسم  
موصول۔

شہر۔ علم کی تعریف کیجئے۔

مہر۔ جو خاص شخص اور چیز کا نام  
جیسی قاسم صاحب۔ حیدر آباد۔  
موسیٰ ندی۔

شہر۔ اسم اشارہ کی تعریف کیجئے۔

مہر۔ جس لفظ سے کسی طرف اشارہ  
کرین اوسکے لفظ میں اور آن

اول قریب کیو اسطے دوسرا بعد کی

اور جمع ہا سے مگر ذی تنقل آن اور

سال اور شب میں لفظ میں اسم سے

بدلتا ہے جیسے امشب مگر شاہین  
شہر اسم موصول کی تعریف کیجئے

مکان مراد ہو اور طبل سے دوا ب  
بلکہ مجموع اصطبل سے دوا ب کا گہرا د  
ہے بخلاف فیخانہ کہ معنی اسکے ہاتھی کا  
گہر ہیں اس لفظ کے ایسے دو جزو  
ہیں فیل اور خانہ کہ ہر ایک کے جدا جدا  
معنی معلوم ہوتے ہیں اس سے اسکو  
مرکب کہیں گے نہ کہہ۔

شہر۔ کلمہ کے کئے قسمیں ہیں۔

مہر۔ تین۔ اسم۔ فعل حرف۔

شہر۔ اسم کہے کہتے ہیں۔

مہر۔ جس کلمہ کے معنی کسی زمانہ سے

علاقہ نہ رہیں اور بے ملائے دوسرے

لفظ کے مستعمل ہو اور اپنے معنی تباہ

اور معنی در۔ بر۔ برائے کے اوپر

آسکین۔

شہر۔ اسم کی کتنے قسم ہیں۔

مہر۔ تین۔ جامد۔ مصدر۔ مشتق۔

شہر۔ جامد کی تعریف کیجئے۔

مہر۔ جو لفظ نہ خود کسی لفظ سے

کہتے ہیں اور ہر ایک کے دو قسمین ہیں  
 متصل اور منفصل اور کل ۳۶ قسمین ہیں  
 حسب ذیل ضمیر فاعل متصل مرفوع  
 واحد غائب مخفی ماضی میں جیسے  
 گفت اور مضارع میں جیسے آید۔  
 رود جمع غائب۔ (ند۔ اند) گفتند  
 گفتہ اند واحد مخاطب یا می معروف  
 گفتی تو نے کہا (۱) جمع مخاطب (۲)  
 (ید۔ اید) گفتید گفتہ اید تم نے  
 کہا (۵) واحد متکلم (م۔ ام) گفتم  
 گفتہ ام میں نے کہا (۶) جمع متکلم  
 (یم۔ ایم) گفتمے کہے ضمیر فاعل  
 منفصل مرفوع (۱) او۔ وہ  
 آن کا ترجمہ وہ۔ او سے۔ (۲)  
 ایشان ایشان انان انہا۔  
 ترجمہ وہ۔ انہوں۔ (۳)  
 تو۔ ترجمہ تو۔ تو نے (۴) شما  
 ترجمہ تم تم نے (۵) من ترجمہ میں  
 (۶) ما ترجمہ ہم ہم نے ضمیر مفعول

مہر۔ جو بدون ملائے دوسرے ایک  
 جملہ کے کسی جملہ کا جز تمام ہنوس کے مانند  
 الفاظ ہر کہ۔ ہر کہ۔ چیز یکہ۔ کسیکہ۔  
 وقتیکہ وغیرہ  
 شہر۔ ضمیر کی تعریف کیجئے۔  
 مہر۔ ضمیر اس اسم کو کہتے ہیں  
 جو بجائے نام غائب کے یا مخاطب کے  
 یا متکلم کے آوے اور مرجع ضمیر  
 ہم یا ہر ہے یہ فاعل اور مفعول  
 اور اضافی ہوتی ہے۔  
 شہر۔ ضمیر فاعل اور مفعول اور  
 اضافی کا بیان کیجئے۔  
 مہر۔ ضمیر فاعل اسے کہتے ہیں  
 جو بجائے فاعل کے آوے اور ضمیر  
 مفعول وہ ہے جو بجائی مفعول اور  
 ضمیر اضافی وہ جو بعد حرف یا اسم  
 کے مضاف الیہ ہو کر واقع ہو اور  
 عربی میں فاعل مرفوع اور مفعول کو  
 منصوب اور مضاف الیہ کو مجرور

متصل منصوب (۱) شس جیسے

گفتش میں نے کہا اسکو یا او سے (۲)

شان گفتند شان ترجمہ کہا او کو (۳)

ت گفتت کہا تجھکو - (۴) تان

گفتند تان (۵) م - گفتند م ترجمہ

انہوں نے کہا مجھکو (۶) مان - وندنا

ضمیر مفعول منفصل منصوب

(۱) اورا - اویرا - آزا - ترجمہ

او سے اسکی تین (۲) اوشان را

ترجمہ او کو (۳) ترا - تجھکو ترے تین

(۴) شمارا ترجمہ تگو تہین (۵) مرا

ترجمہ مجھکو مجھے (۶) مارا ترجمہ ہکو -

ضمیر متصل مضاف الیہ مجرور

(۱) دلش - ترجمہ دل اسکا (۲)

چشم شان - ترجمہ آنکھ انکی (۳) دلت

ترجمہ دل تیرا (۴) دست تان -

ترجمہ ہاتھ تمہارا (۵) جانم - ترجمہ

جان میری - (۶) زمین مان - ترجمہ

زمین ہماری -

ضمیر منفصل مضاف الیہ مجرور

دل او - ترجمہ - دل انوار (۱) چشم شان

ترجمہ - آنکھ انہوں کی (۲) زبان

تو - ترجمہ - زبان تیری (۳) کار و شما

ترجمہ چیری تمہاری (۵) خانہ من

گھر میرا (۶) ملک - ترجمہ -

ملک ہمارا انتہی -

شہر یار - سوائے ان آپس کے اور

بھی بجای ضمیر ہو سکتے ہیں وہ کون ہیں

بیان کیجئے -

مہر - سنئے مستحکم خود کی جگہ فدی

بندہ - کمترین - خاکسار - حقیر - وغیرہ

اور مخاطب بزرگ کو قبلہ - جناب حضور -

حضرت وغیرہ کہتا ہے

شہر - نکرہ کی تعریف کیجئے -

مہر - جو اسم ذات غیر معین پر

دالت کرے جیسے درخت - مرد -

زن - اسپ وغیرہ

شہر - اسم ذات کی تعریف کرو -



جیسے می آید - آمد - خواہ آمد -  
شہر - حرف کسکو کہتے ہیں -

شہر - جو لفظ بدون ملائے دوسرے  
لفظ کے مستقل نہ ہو اور زمانہ سے علاقہ  
رکھے جیسے - در - بر - زیر - از -  
تحت - فوق -

شہر - اسم اور حرف میں کیا فرق  
شہر - اسم میں معنی مستقل ہوتے ہیں  
کہ تنہا مستقل ہو سکتا ہے اور حرف کے  
معنی غیر مستقل -

شہر - اسم اور فعل میں کیا فرق ہو  
شہر - اسم زمانے سے نہیں علاقہ  
رکھتا بخلاف فعل کے -

شہر - کلمہ اور اسم میں کیا فرق ہے  
شہر - عموم اور خصوص کا یعنی ہر کلمہ  
اسم کو کہیں گے نہ ہر کلمہ فعل اور حرف  
کو اسم نہیں کہیں گے -

شہر حرکت اور سکون لفظی کیا ہو  
شہر - حرکت اس کو کہتے ہیں جسکی استعمال

شہر - جو اسم فقط کسی چیز کی ذات پر  
دلالت کرے اور کوئی معنی زاید او بھر  
اوس لفظ سے نہ مفہوم نہ مراد ہوں -  
شہر - اسم صفت کسکو کہتے ہیں -  
شہر - جس میں معنی زاید ہوں ذات پر  
جیسے گویندہ - سیاہ - سفید - نرم  
گرم - سرد وغیرہ -

شہر - معنی مستقل کسے کہتے ہیں -  
شہر - جو معنی ایک لفظ سے بے ملائے  
دوسرے لفظ کے مفہوم مستقل ہو -  
شہر - اسم مشتق منہ کی تعریف ہے  
شہر - جس اسم سے کلمہ بنایا جائے  
جیسے مصدر -

شہر - اسم مشتق کسکو کہتے ہیں  
شہر - جو اسم دوسرے لفظ سے  
بنایا جاوے -

شہر - فعل کسے کہتے ہیں -  
شہر - جو کلمہ باوجود معنی مستقل کے  
کسی زمانہ سے گانہ سے بھی علاقہ رکھے -

لفظ میں عضو دہن متحرک ہو لینے ہے تین طرح ہے فتحہ - ضمہ - کسرہ اور سکون و خلاف اسکی چنانچہ ہر ایک تعریف مع دیگر اصطلاحات کے ذیل کے بیان سے مشروط و واضح ہوگی سنئے۔ ضمہ ضم رفع پیش کو کہتے ہیں جبکی استعمال سے جزو دہن کو ایک طرح کا انضمام ہو جیسے دو دو کی دال جزم لینے جس سکون کے اول حرکت ہو فتح فتحہ نصب زبر کو کہتے ہیں جبکی استعمال سے منہ کشادہ ہو جائے جیسے (بو در) وقف جس سکون کے پہلے سکون ہو گسر کسر کا جزو زیر کو کہتے ہیں جبکی تلفظ سے جزو دہن میں ایک طرح کی پستی و شکستگی پیدا ہو مضموم و مرفوع وہ ہے جس پر ضمہ ہو سکون جبہر حرکت نہو جیسے او مفتوح منصوب وہ ہو جبہر فتح ہو متحرک وہ ہے جبہر حرکت زیر

پیش ہو جیسے شین (شد) کی مکسوسا جس و د وہ ہے جس حرف پر کسرہ ہو موقوف وہ ہے جس حرف پر قف ہو جیسے (تے) درخت کا ساکن اور زوہ وہ ہے جس حرف پر حرکت نہو مجزوم وہ ہے جبہر جزم ہو جیسے دال آمد کی انتہی۔

شہر علامت کو کہتے ہیں۔  
مہر - علامت نشانی کو کہتے ہیں جس سے دوسری چیز پہچانی جائے۔  
شہر نون غنہ کا بیان کیجئے۔

مہر وہ نون ساکن ہے جو مینی سے آواز دے۔

شہر - ہائے مخفی کو کہتے ہیں۔

مہر - وہ ہائے ہوز ساکن ہو جو اسطرح اظہار حرکت ماقبل کے آخر کلمہ کے آوے جیسا لفظ پروانہ میں۔

شہر - دلالت کیا چیز ہے۔

مہر - دلالت بتلانا ایک چیز کا دوسرے سے

اور وال وہ ہے جو تلوک دوسرے  
لئے گو۔

شہر - محذوف کے کہتے ہیں۔

مہر - جو حرف لکھا پڑ جائے۔

شہر - معنی کی تعریف کیجئے۔

مہر - جو لفظ سے مقصود و مراد ہو۔

شہر - سروری کون حروف ہیں

مہر - وہ حروف ہیں جسکی آخر

ہمزہ ہو مگر پوشیدہ اور وہ بارہ

ہیں با تا ثا جا حا خا را

زا طا ظا فا۔

شہر - حروف مہملہ کی صفت بیان

مہر - جس حرف پر لفظ ہنوجیے

ال م ح د و س ص

ط ع ل ر وغیرہ۔

شہر - حروف ملفوظی کا بیان کیجئے

مہر - ملفوظی وہ ہے جس حرف کے

تینوں حرف تلفظ میں آویں جیسے

جیم کاف عین وغیرہ۔

شہر - حروف مجملہ کی صفت کیا ہے

مہر - حروف لفظ وار جیسے ب

ج وغیرہ

شہر - حروف مکتبی کی تعریف کیجئے

مہر - جن حرف کا اول و آخر کیسا

ہو جیسے میم - نون و او

شہر - واو معروف - اور مجهول

اور معدولہ کی تعریف کیجئے۔

مہر - واو معروف وہ واو ہے

ساکن ماقبل مضموم جو بخوبی ظاہر ہو

جیسے نورین اور مجهول وہ ہے

جو لکھی جاوے اور پڑھے نہ جاوے

جیسے خود اور خوش - اور باک

معروف اور مجهول ہی اس طرح کی

ظاہر اور مخفی رہنے سے ہوتی ہے

جیسے لفظ شیر ترجمہ دود اور لفظ

شیر ترجمہ ضیغ ہے

شہر - امالہ - اور ادغام کا بیان

کیجئے۔

حو شتمائل پہلیاں اور حساب

مسائل

اتنے میں ایک خوشید تھا رنگین ادا  
گلرخار حور کردار سیم بدن غنچہ دہن  
ابر و خنجر جالستان جبین ہر تابان  
گیسو کند الفت مرگان تیر محبت  
معصوف رخ سجد گاہ حسینان طاق ابرو  
قند کفر گزینان زگرس مخمور صبا سے  
حسن سے گلرنگ رشک شاید ان فنک  
خوش انداز سراپا ناز بہار طبع رنگین  
مزاج - نظم

ہاگیسو اگندہ رستی باغ  
غم از سینه بردی بھر دراز 67

لب بادہ نوشش ہمیداد زور  
دہانش در اگندہ در پستہ شور  
دور و پر زخند و رخ پر ز شرم  
برقارنیکو بگفتار نرم

کلفام کبک خرام ہر النبا کی چوٹی  
ہن قر النسا سیکم نام سانشائی

مہر - امارہ الف کو یا سے مہول  
سے بدلنے کو کہتے ہیں جیسے حساب  
سے حبیب - اور ادغام دو حرف  
ایک جنس یا قریب المخرج کا ایک  
کرنا اور مشدود پڑھنا -  
شہر - ابدال کس کو کہتے ہیں -

مہر - ایک حرف کا دوسرے  
حرف سے بدلنا جیسے جازم سے  
جاسم -

شہر - حرف شمسی کی کیا علامت ہو

مہر - جکے اول لام الف تریف  
عربی کا مفوظ ہنو اور خود مشدود پڑھا جا  
جیسے ت ت ت د د ز ز سی

شش ص ض ط ظ ن -

شہر - حروف تری کی تریف کیجئے

مہر - جس پر لام الف تریف عربی  
کا داخل ہو سکتا ہے جیسے ب ج

وغیرہ -

ہے ہاں بہن قمر النسا کہئے آپ کے  
مسائل ہم بوجہین گئے مگر پہلے میں  
کہتا ہوں آپ بوجہئے۔

### چستان

رنگش چو رنگ نعفران  
بریان چو جان عاشقان  
نے پای وپردہ دیدار  
جانان من گو چستان

مہر - پان ہے۔

قمر - واہ کہین ہونین ایسی بڑی  
بوجہئے والی آئین دیکھو ہم بوجہئے  
پا پڑ ہے۔

شہر - بیک ہاں اور بوجہئے

### پہلی

پر کہہ مار کو دیکھو نت  
بن گناہ سر کاٹے نت

قمر - نت سر کاٹے یہ بڑی ٹیڑھی  
کہیر ہے۔

مہر - اور بے گناہ کیسا۔

اور بزرگوار اودہ شہر یار کو تسلیم کر کے  
مہر النسا کے بازو سے بیٹھ گئی اس وقت  
کا عجب سہان تھا خورشید لب بام  
قرب شام شفق کے عکس سے درود  
گلنار چین کی بہار طایرون کی خوش الحانی  
نہرون کی روانی مرغابیوں کا ہجوم  
قاز اور قرقرون کی دھوم کلیں کی  
چٹک مسرت خیز بچوں کی مہکت  
عطر آمیز لیلۃ البدن کا ابتدائی نو ہوتا  
کا ظہور کوئل کی کو کو قمری کی صدا  
سرہ تھوڑی دیر میں شام ہوئی۔  
اس باغ اور باروری کے کمرون  
میں روشنی ہوئی دسترخوان بچھا  
سب نے ملکر کھانا کھا یا بعد فراغ طعام  
قمر النسا نے مہر النسا سے کہا باجی  
شہزادہ صاحب سے پہلیاں بچھا  
مہر النسا چپ رہو کیا فضل پہنچنے  
کی باتیں کرتی ہو۔

شہر یار کہنے دیجئے کہہ مضائقہ نہیں

شہر - ہم کچھ نہ بتائیں گے  
جب شام ہوگی معلوم ہو جائیگا۔

قصر - غور کر کے ابا ما میں  
سمجھ گئی اللہ کی سون سمجھ گئی بیشک  
شمع ہے کیون کیسے بوجھی ہوں شمع  
ہے ضرور شمع ہے۔

شہر - ہاں درست ہے اور سنئے

پہلی

سر پر نہتہی مکہ پر بار  
اوس نار کا یہی بچار  
جیتے ختم کرے وہ دو  
جب وہ ناری پیاری ہو

مہر - واہ وہ ناری کیسی ہر جو  
جیتے دو قسم کرے اور پیاری بھی ہو  
چھاری سمجھ میں نہ آئیگی تباہ دو۔

متر - واہ دیکھو مسم بوجھتے ہیں  
شمشیر ہے۔

شہر - واللہ خوب بوجھی۔

متر - اچھا اب ہم کہتے ہیں آپ

بوجھئے شہزادہ صاحب -  
متر - نیزہ بازون کا ایک ہے شکر  
ارے توبہ یہ نہیں کہیں گے اور سنئے۔

پہلی

ایک نار ہو ٹڑا ایسی کالی  
کان نہیں وہ پہننے والی  
ناک نہیں وہ سونگھی پھول  
جتنا عرض اتنا ہی طول

شہر - غور کر کے سپر ہے کیون  
ہے نہ۔

قصر - ہاں اور سنئے۔

پہلی

تریا ایک پانین تیرے  
لندن وہ پانین پہرے  
جب وہ تریا غوط کھاے  
اوسکا یاریت مارا جاے

شہر - مچھلی ہے۔

قصر - کہیں ہونہ واہ بس  
بوجھ چکی۔

شہر ٹھہرے ٹھہرے دُعا  
غور کر کے ارے ہاں سمجھ گیا  
گھڑیاں ہے  
قمر ہاں اور سنئے

پہلی

مارے سے وہ جی اوٹھیں مار مار جا  
پاؤں پاؤں جگ جگ پہر ہاتھوں ہاتھوں  
شہر طلبہ ہے۔  
قمر۔ اور سنئے۔

پہلی

تریا چلتا کہا تو بجانے کوے  
یا گھنیرے مار کے آپ ہی تھی ہو  
شہر۔ یہی جوستی ہوا کرتی  
محس۔ جی خیریت ہے  
ذرا سمجھنا مشکل ہے۔  
شہر۔ تھوڑی دیر فکر  
کر کے ارے سمجھ گیا شمع ہے۔  
قمر۔ اسکو بوجھ تو  
جب جانیں۔

پہلی

چار دساکئی سولارانی  
تین پر کہہ کے ہاتھ بکائی  
مرنا جینا واکے ہاتھ  
کبھی نسوے لی کے تھ  
شہر۔ سوچ کر چو سر ہے  
اھا اھا کیا بوجھا ہوں کیوں ہوں  
قمر۔ خیر اور سنئے۔

پہلی

دھوپ لگے سوکھے ہنیں  
اور چھاؤں لگے کھلائے  
میں تجھ بوجھوں اسی کھی  
پون لگے مڑ جائے  
شہر۔ پینہ ہے  
قمر۔ اچھا کچھ حساب کے  
سائن حل کیجئے  
شہر یار۔ فرمائے۔  
قمر۔ سنئے۔



س

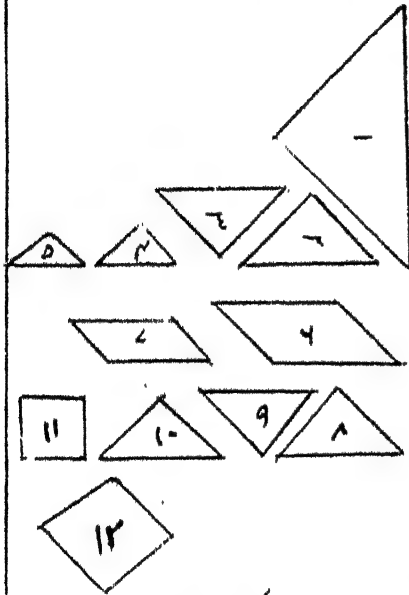
ایک شب نوع بس گل نام  
سوئی شوہر کے ساتھ بآرام  
موتیوں کا گلے میں تھا مالا  
تنگے کروٹ بدلنے میں ٹوٹا  
نصف موتی اوپہل میں گرے  
خس کے پلنگ پر بکھرے  
رہ گئے ماتھ میں وہ اپنی کہنم  
چنے دولہا نے ان سے ہنس دیم  
لئے چالیں ایک کینز خیرا  
اسکو صندوق میں چھپا رکھا  
کتنے موتی تھوڑے مالے کے  
ای محاسب اب بچے مجھے

شہر - توڑی دیر سوچ کر چار سو پچاس تھے  
قر - جی اسکی سندھین اپنے کہین کتاب  
میں لکھا دیکھا ہو گا صورت حل مدلل سمجھائے  
شہر - اچھا لیجئے ان کو  $\frac{1}{2}$   $\frac{1}{4}$   $\frac{1}{8}$   $\frac{1}{16}$   
کو جمع کیجئے تو سو ہونے اور سین سے آٹھ سو

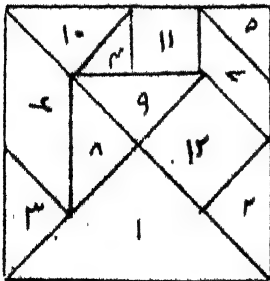
میں بابت حصوں نصف ۵۰ ۴۵ نیم  
۱۸۰ نیم ۱۰۰ وہم ۹۰ کے تقریب  
کئے باقی اسٹی رہے پہر چالیں کو سائل  
نے جو عدد بیان کیا تھا نو سو سے ضرب  
دیا پچیس ہزار ہوئے پہر اسٹی پر تقسیم  
کئے خارج قسمت چار سو پچاس ہوئے  
جو عدد مطلوب ہیں جسکی تفصیل یہ ہے  
دانے جو زمین پر گرے تھے ۲۲۵ لبر  
پر کے ۹۰ دولہن کے ماتھ میں کے ۵۰  
دولہا نے چنے سو ۴۵ کینز نے جو چور  
تھے ۴۰ جملہ چار سو پچاس ہوئے  
قر - بیشک صحیح ہے اور سنئے ایک  
نام ایسا چار حریف کا ہے کہ اگر اس  
میں سے ایک یاد دہ - یا تین یا چار گم کرین  
ہر صورت میں چار باقی رہتے ہیں -  
تاؤ وہ نام کیا ہے -

شہر - وہ لفظ چادر ہے اگر کیا  
حرف یعنی دال کم ہو تو باقی (چار) ۳  
اور دو حرف و ر دو کریں تو

اور چھوٹے بڑے دو قطعے منحرف کے  
ایسے بارہ قطعے ہیں ان سب کو جاکر ایک  
شکل مرتب بنا دیجیے۔

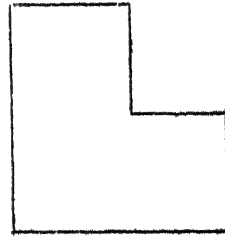


شہر - ملاحظہ کیجئے۔

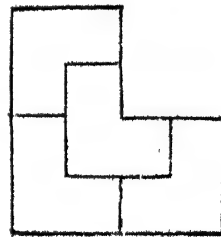


قر - ایک شخص کے پاس چالیس گائیں  
ہیں دو دودھ دینے والی اس حساب کے

چاہا باقی رہے جس کی عدد چار ہوتے  
ہیں۔ اگر تین حرف (چار) دور کریں  
تو وہ باقی رہی جس کے عدد چار ہیں  
قر - درست ہے ایک زمین اس شکل



کی ہے اور اسکے چار حصے دار ہیں  
ہر ایک اس پر جھگڑتا ہے مجھ کو ایک  
ایک قطعہ برابر مساحت میں اسی شکل  
کا ہونا چاہئے اس کو تقسیم کیجئے۔  
شہر - شکل ذیل کو ملاحظہ کیجئے



قر چھوٹے بڑے اٹھ قطعے مثلاً  
کے اور چھوٹے بڑے دو قطعے مرتب کیے

قمر النساء۔ تین گُپتیاں میں ایک آٹھ سیر  
گھی سیر بھری ہوئی ہے اور دو خالی ایک  
پانچ سیر کی دوسری تین سیر کی نصف علاوہ  
کرنا مقصود ہے اور کوئی چیز تولنے کی پاس  
نہیں ہے تقسیم کیجئے۔

شہر۔ پہلے تین سیر والی گُپتی کو بہر کر پانچ سیر  
کی گُپتی میں ڈالے تو اس میں دو سیر گھی کی  
جائے خالی رہی پھر تین سیر والی گُپتی کو  
بہر کر اس پانچ سیر کی گُپتی میں ڈالے  
سیر بہر گھی بچا اب وہ پانچ سیر والی  
گُپتی کو کہ اس میں گھی بہر کر آٹھ  
سیر کی گُپتی میں ڈال کر سیر بھر گھی جو  
تین سیر والی گُپتی میں بچا ہے پانچ سیر والی  
گُپتی میں اُنڈیل دیا اور پھر تین سیر کی گُپتی کو بہر کر  
اس پانچ سیر کی گُپتی میں ڈالے چار سیر گھی نصف علاوہ  
قمر۔ تیرہ بکریاں ہیں اس کے  
تین حصہ دار ہیں ایک نصف کا دوسرا  
تہائی کا تیسرا چوتھائی کا باقی تقسیم ہے  
شہر۔ یہ کوئی مشکل بات نہیں ہے

پہلی گائے سیر بھر دودھ دیتی ہے  
دوسری دو سیر تیسری گائیں سیر اسطرح  
چالیسویں چالیس سیر اس کے چار فرزند  
میں انکو برابر تقسیم کر دینا چاہتا ہے  
کہ جسین عدد اور دودھ برابر ہو  
شہر یا رہ وہ اسطرح تقسیم کرے۔  
حصہ اول ۱-۸-۹-۱۶-  
۱۷-۲۲-۲۵-۳۲-۳۳  
۲-۲۰۵ سیر۔

حصہ دوم ۱-۸-۱۰-۱۵-  
۱۸-۲۳-۲۶-۳۱-۳۲  
۳-۲۰۵ سیر  
حصہ سوم ۱-۳-۶-۱۱-  
۱۲-۱۹-۲۲-۲۷-۳۰-  
۳۵-۳۸ سیر  
حصہ چہارم ۱-۵-۱۲-  
۱۳-۲۰-۲۱-۲۸-۲۹-  
۳۴-۳۷ سیر  
اور عدد ہر حصے کے دس ہیں المظاہر

ایک عدد او س میں سے گھٹائے بعدہ  
چھ نصف والے کو دی اور چٹائی  
والے کو اور تین چوتھائی والے کو جملہ  
تیرہ ہوئے۔

**قمر**۔ جمعرات اور جمعہ دو بہائی ہیں  
جمعرات کے پاس سو روپیہ اور جمعہ کے  
پاس اڑتالیس روپیہ تھے جمعہ نے کچھ  
خیرات کئے تب جمعرات نے اپنے بہائی  
سے دو چند خیرات کر کے شمار کیا تو  
معلوم ہوا کہ اپنے پاس بہ نسبت جمعہ  
کے سہ چند رقم ہے تو بتائے ہر ایک  
کتنا کتنا روپیہ خیرات میں صرف کیا۔  
**شہر**۔ جو الیس روپیہ جمعہ نے خیرات  
کیا اور اٹھاسی جمعرات نے۔

**قمر**۔ دو طالب علم ایک کتاب کے  
خریدار تھے پہلے نے کہا اگر تھائی تیری  
جمع کی میری جمع میں شریک ہو تو میں  
اس کتاب کو خریدوں دوسرے نے  
کہا اگر چہ تھائی تیری جمع کی میرے پاس

اور ہو تو میں یہ کتاب خریدوں  
فرمائے اون دونوں کے پاس کتنے  
روپے تھے اور کتاب کی کیا قیمت تھی  
شہر پہلے طالب علم کے پاس آٹھ روپے  
اور دوسرے کے پاس نو۔ اور قیمت  
کتاب کی گیارہ روپیہ۔

**قمر**۔ کہیں سے کچھ آم آئے ہوئے  
تھے والدہ نے اپنے فرزندوں کو برا  
آدھے آدھے بانٹ دئے ایک نے  
اس میں سے (۳۹) آم اپنی دایہ  
کو دئے اور دوسرے نے ہندسہ ٹٹ  
کر (۹۳) آم اپنے دوستوں کو کھلائے  
مابعد اس کے جب دونوں نے اپنے  
مابقی آم شمار کئے تو ہندسہ پٹ  
دینے والے کے آم نصف تھے اس  
کہ جس میں سے دایہ کو دئے گئے تھے۔  
فرمائے ہر ایک کو والدہ نے کتنے  
آم دئے تھے۔  
**شہر**۔ ۱۴۷۷ء میں ہر ایک کو

دئے تھے۔

قر الفاسیگیم ہاں شہزادہ صاحب  
اگر مقصدیانی گز حساب کے یاد ہوں تو  
بیان فرمائے تا میں سنکر استفادہ حاصل  
کروں۔

شہر اچھا بیان کرتا ہوں سنئے۔  
گرسر لہید سود لگانے کا  
جس قدر رقم ہو اسکو ہندسہ میں لکھے  
اور دو عدد سیدھے طرف سے مارو  
ما بقی کو سود سمجھے پہر جن عددوں کو  
مارا تھا انکو سولہ میں ضرب دیکر پہر  
سیدھی جانب سے دو عدد مارے  
ما بقی کو آنے سمجھے سود کے اس طرح  
پائی تک عمل کرے

مثلاً ۵۵۲ سے دو عدد  
یعنی (۵۵) کو کاٹ دیا ما بقی دو سو  
پانچ روپیہ سود ہوئے پہر ۵۵ کو  
۱۶ میں ضرب دیا ۸۰۸ ہوئے  
پہر دو عدد کاٹ دئے باقی آٹھ رہے

وہ آٹھ آنے میں پہر کئے ہوئے عبدلینی  
۸۰ کو ۱۲ میں ضرب دیا ۹۶۰ ہوئے  
دو عدد کاٹ دئے ۹ پائی رہے یعنی  
جلد ۱۱ ص ۹۹۔

قر۔ ماشاء اللہ کیا عمدہ اور سہل اور  
صحیح قاعدہ ہے اور کچھ فرمائے۔  
شہر گر کٹ متی کے حساب کا  
اسکا قاعدہ یہ ہے کہ قرضہ اگر حقد قسط  
میں رستم ادا کرنے کا وعدہ کرتا ہے  
قسط آخر کو اس رستم قرض پر بڑا کر  
قسط کے نصف میں اسکو ضرب دیکر حاصل  
ضرب کا سود نکالو وہی مطلوب ہو گا  
مثال۔ کسی شخص نے سو روپیہ  
کسی سے ادھار لیا اور حسب وعدہ  
دس قسطوں میں پہونچا دیا تو اصل سو روپیہ  
پر قسط آخر کے دس روپیہ اضافہ کر کے  
اکیس دس کو قسط کی نصف یعنی پانچ میں  
ضرب دیا تو پانچ سو پچاس ہوئے پس  
اسکا سر لہید گز اول مندرجہ صدر میں

اسکا قاعدہ یہ ہے کہ جب قدر رقم ہو  
اُسکو لکھ کر چار مرتبہ مضاعف کریں  
حاصل آخر مطلوب ہو گا۔

مثال - دو سو روپیوں کے آنے  
بنانا چاہتے ہیں مضاعف اول ۴۰۰  
مضاعف دوم ۸۰۰ مضاعف سوم  
۱۶۰۰ مضاعف چہارم ۳۲۰۰

وہی مطلوب ہیں۔

قمر - اور کوئی فرمائے  
شہر - گز سال کے واجب لگانے کا  
اُسکا کلیہ یہ ہے اگر ہر روز ایک شی  
۱۔ سیر ہو تو سال کے نو من ہوگی اگر  
دیرھ سیر ہو تو نو ڈیرھ ساڑھے  
تیرا من اگر دو سیر ہے تو نو دو اتنی  
اٹھارہ من اگر دس سیر ہے تو نو دس  
نو دس من اگر ہر روز چھٹانک ہو تو  
سال کو ساڑھے بائیس سیر ہونے  
اگر پانچ سیر پر یہ ہے تو نو پانچ من  
من ہوئے۔

لکھا نو وہی کٹ متی ہے اگر دو روپیہ  
سیکرہ ہو تو مضاعف کرو اور آٹھ  
آنے سیکرہ ہے تو نصف کرو نہایت  
آسانی سے حساب ہوتا ہے۔

قمر اٹا ہا کیا اچھا کلیہ ہے۔  
شہر - گز آنوں کے روپیہ بنانیکا

س

جتنے آنوں کے کوئی پوچھے روپے  
ایک تو سیدھے طرف سے کٹ دے  
جو رہے باقی اسے نصف کرے  
اور وہ نصف کو سوائی کر کے  
مثال دو ہزار آنے ہیں اس میں  
سے سیدھے جانب سے ایک د

کاٹ دیا ۲۰۰۰ دو سو رہے  
اسکی نصف کئے سو رہے اسکو  
سوائی کیا سو سو ہوئے پس باقی  
دو ہزار آنے کے ہوئے۔

قمر یہ گز ہی نادر ہے۔  
شہر - گز روپیوں کے آنے بنانے کا

گر کچے پتے کی قیمت کا  
س

جتنے روپیوں کو ہر پلہ اوتنی دونی پائی کو  
ایک ہوگا سیر بارہ پائی کا آنہ کہو  
مثال ۱۷ فی پلہ روغن سیاہ  
ہے تو اٹھارہ دونی چھتیس پائی  
یعنی ۳ رو کو ایک سیر ہوگا۔

قمر۔ کیا سہل گر مے واہ۔  
شہر۔ اور سنئے۔

گر سیر سے من کی قیمت لگانیکا  
جتنے آون کو سیر کوئی چیز ہو اسکو  
پانچ گن کر کے اسکی نصفی روپیہ کو  
من کی قیمت جانو اور تگن کو پلہ کی  
مثال - ۲ سیر مونگ ہے تو

اسکے پانچ گن دس سیر اور نصفی پانچ  
کو من اور پانچ کے تگن کو پلہ آئیگی۔  
گر تو لے کی قیمت سے ماشے  
کی قیمت معلوم کرنے کا  
حصہ روپیہ کو تولہ ایک چیز ہو اسکو

قمر۔ یہ بھی عجیب ہے۔  
شہر۔ ایک مہینے کے واجب کا گر

یعنی مہینے کے تیس دن ہیں اور من کے  
چالیس سیر تو اگر یومیہ ایک سیر ہے تو  
ماہانہ پون من یعنی تیس سیر ہوا اگر بارہ  
سیر ہے تو بارہ پونے نو من ہوئے  
اسی طرح حساب لگائے۔

شہر یار۔ گر در دام کا۔  
در دام ہر چیز کی قیمت لگانے کو  
(کہتے ہیں) یعنی جتنے روپیہ سیر جو شے  
ہوگی اوتنے ہی آنے کو۔ چھٹانک آئیگی  
مثلاً چار روپیہ سیر کوئی چیز ہے تو  
چار آنے کو چھٹانک آئیگی۔

گر دوسری طرح کا۔

ایک روپیہ کو جتنے سیر جانا  
ہے اوتنے چھٹانک کو ایک آنا۔  
قمر۔ کچا پلہ کس مقدار کا ہوتا ہے  
اور اسکی قیمت کا گر فرمائے۔  
شہر۔ کچا پلہ ۹۶ سیر کا ہوتا ہے

مثال - ۵ روپے رتی ہے تو دہائی  
روپیہ کو ماشہ آئیگی -  
گر دستہ کی قیمت سے کاغذ  
ریم کی قیمت لگانے کا  
جتنے آنے کو دستہ ہے اسکی سوائی  
روپیہ کو ریم آئیگی -

مثال - چار آنے کو دستہ ہر  
تو پانچ روپیہ کو ریم ہوگی -  
گر چھینے کی تتخواہ سے ایک روزہ  
حساب لگانے کا -

اگر یکروزہ دریافت کرنا ہو تو جقدر  
تتخواہ ہو اسکی نصف آنے اور نصف

دام سمجھو -  
مثال - آٹھ روپیہ تتخواہ ہے تو  
ایک روز کے آٹھ کے نصف نہ را در  
مضاعف سولہ دام جبکا پاؤ آنہ ہوا  
اسی طرح عمل کیا جائے -

قر النساء - ہان شہر ادہ صاحب  
میدر توروہ پوش کی پیا ش کا کوئی

المضاعف کر کے آنے سمجھو اور ثلث کو  
منہا کر کے باقی آنے قیمت ماشہ کی  
مثال نو روپیہ تو کا بہاؤ ہے تو  
المضاعف کر کے اٹھارہ ہوئے اس  
مین ۶ ایک ثلث منہا کئے باقی رہے  
۱۲ روپے وہی قیمت ماشہ کی ہے  
گر تو لہ کی قیمت سے رتی کی  
قیمت لگانے کا -

جتنے روپیہ تو لہ کوئی شے ہو اسکو  
المضاعف کر کے پائی سمجھو اور پائی  
سے آنے بنا کر قیمت رتی کی معلوم  
کرے -

مثال - عرصہ تو لہ اس کے  
المضاعف ۲۴ پائی جبکہ ۲ روپے  
وہی قیمت رتی کی ہے -

گر رتی کی قیمت سے ماشہ  
کی قیمت لگانے کا -

جتنے آنہ کو ایک رتی کوئی چیز ملتی  
ہے اسکی نصفی روپیہ کو ماشہ آئیگی



کلیہ ہو تو بیان فرمائے -

شہر - گز او سکا یہ ہے کہ عرض کو طول  
مین ضرب دیگر ششم حصہ او مین سے  
منہا کرین مابقی کو گسر صحیح سمجھین -

مثال ایک تورہ پوش ہے جبکہ عرض  
تین اور طول بھی تین ہے تو فی نفی ضرب  
دینے سے ۹ گز ہوئے ایک درعہ ششم  
حصہ منہا کیا باقی ۸ رہے وہی گسر ہے  
قمر - اگر دائرہ کا قطر معلوم ہو تو دور  
معلوم کر نیکی کیا ترکیب ہے -

شہر - سات گز کے قطر کو بائیس  
گز کا دور ہوتا ہے پس یہی گز ہے  
اسی حساب بقدرہ کا چاہئے نکالے  
صحیح ہوگا -

قمر دائرے کی مساحت کا کوئی ہل  
طریقہ بیان فرمائے -

شہر - قطر کو دور مین ضرب دو اور  
چار پر تقسیم کرو خارج قسمت مساحت کی -

مثال ۷ گز قطر ۱۲ گز دور مین

ضرب دئے ۱۵۴ ہوئے چار پر تقسیم  
خارج قسمت ۳۸ گز ۸ گزہ ہوئے جو  
مساحت ہے -

قمر گزہ یعنی گولے کی جسمیت کی مساحت  
کا طریقہ بیان فرمائے -

شہر اول گولے کا دور ناپ لیکر  
۲۲ گز دور کو سات گز قطر کے حساب  
سے قطر دریافت کر کے قطر کو دور مین  
ضرب دو حاصل ضرب پھر قطر مین ضرب  
دیکر ہمیشہ چھ پر تقسیم کرے خارج قسمت  
مساحت ہوگی ۱۲

قمر مدور باولی کی پیمائش کس طرح کرنا  
چاہئے -

شہر - اول قطر کو دور مین ضرب دو  
حاصل ضرب کو عمق مین ضرب کر دو حاصل  
ضرب مساحت مطلوب ہوگی -

مثال ایک مدور باولی ہے جسکا  
قطر سات گز ہے اور دور ۲۲ گز اور  
عمق ۶ گز تو ۲۲ گز ۹ گز گسر باولی کا ہوگا

کچھ لطیف ہون تو مناسب ہے۔

شہر سنئے ایک دن سید الشاہ  
سعادت علیخان کے ساتھ بیٹھے کہا نا کہا  
تھے اور گرمی سے گہیرا کر دستار سر سے  
رکھ دی تھی منڈا ہوا سر دیکھ کر نوا  
کی مزاج میں چھل آئی ہاتھ بڑا کر پیچھے  
سے ایک دھول ماری اپنے جلدی  
سے ٹوپی سر پر رکھ لی اور کہا سبحان اللہ  
بچپن میں بزرگ سمجھا یا کرتے تھے وہ بات  
سچ ہے کہ ننھی سر کہا نا کہاتے ہیں تو  
شیطان دھولین مارا کرتا ہے  
مولانا یعنی مولوی عبدالحلیم ایک  
ولایتی نے کہ زمرہ اہل سیف میں مغز  
ملازم تھا عجب تماشا کیا یعنی مرزا فتح  
السودا نے اسکی ہجو کہی اور ایک  
محفل میں اسکے سامنے بڑھنی شروع  
کر دی ولایتی بیٹھا سنا کیا جب ہجو  
ختم ہوئی اٹھ کر سامنے آ بیٹھا اور انکی  
کمر بکرا کر گالیوں کا جہاز باغداد دیا۔

قمر۔ گنبد کے پیمائش کا کلیہ بیان ہائے  
شہر۔ دور اور عمود کو جمع کر کے نصف  
کرین بعدہ ارتفاع میں ضرب دیں حاصل  
مکسر ہوگا۔

مثال ایک گنبد ہے جسکا عمود دو  
اکیس درجہ ہے تو ساڑھے دس گز نصف  
ہوا اسکو تیس گز ارتفاع میں ضرب دو  
۳۱۵ گز مکسر گنبد کا ہوگا۔

قمر مثلث کی پیمائش کا سہل طریقہ فرما  
شہر اسکا کلیہ یہ ہے کہ طول کو عرض  
میں ضرب دیکر اسکا نصف کرے مست  
صحیح مثلث کی ہوگی اور سوائے اسکے  
خمس سوس معین وغیرہ کل شکونکی  
پیمائش کا یہ کلیہ ہے کہ مثلثین بنا کر  
عرض کو طول میں ضرب دیکر اسکو نصف  
کر کے تمامون کو جمع کرے جملہ مکسر مطلوب  
ہوگا۔

مہر النساء۔ اسائل علمی کو پھر کسی  
وقت پر منحصر کہئے اسوقت مزاج گنبد

انہیں بھی کبھی ایسا اتفاق ہوا تھا حیران ہو کر کہا کہ خیر باشد جناب آغا اقسام این مقالات شایان شان نیست و لاتی نے پیش فرض کمر سے کھینچ کر اپنے پیٹ پر رکھ دی اور کہا - نظم خودت گفتی حالا این نشر را گوش کن ہرچہ تو گفتی نظم بود نظم ازمانی آید بابہ نشر ادا کرویم -

شہر - حضرت سلطان المشائخ نظام الدین محبوب الہی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں ایک سیاح فقیر مہمان آئے رات کو تھوڑا سا پر بیٹھے کہانیکے بعد باتیں شروع ہوئیں سیاح نے ایسے دفتر کہو لے کر رات بہت گئی مگر ختم ہی نہوئے - حضرت نے کچھ انگریزیاں اور چھایاں بھی لین وہ سادہ لوح کسی طرح نیچے حضرت مہمان کی دل شکنی سمجھ کر کچھ نہ کہہ سکے مجبور بیٹھے رہے امیر خسرو بھی موجود تھے مگر بول نہ سکتے تھے - کہ آدھی رات

کی نوبت بھی اس وقت حضرت نے کہا کہ خسرو یہ کیا بجائے عرض کی کہ آدھی رات کی نوبت ہے پوچھا اسمین کیا آواز آتی ہے - امیر خسرو نے کہا سمجھ میں تو یوں آتا ہے - نان کہ خوردی خانہ برو - نان کہ خوردی خانہ برو - خانہ برو - خانہ برو - نان کہ خوردی خانہ برو - نہ کہ بدست تو کروم خانہ گرد - خانہ برو - خانہ برو - حرف حرف کی حرکت و سکون پر خیال کرو ایک ایک چوٹ کو کیا پورا پورا ادا کر رہے ہیں تال کو کہیں جانے نہ دیا مولانا - کسی شخص نے مامون شہید کے پاس اگر کہا غیب اور بینوا ہوں مامون نے کہا کیا عجیب ہو گا - پھر فقیر نے کہا حج کو جانے کا ارادہ کہتا ہوں کہا جا راستہ کشادہ ہے کہا زادرا حلہ پاس نہیں ہے - کہا حج تجھ سے ساقط ہو گیا کہ مفلس آدمی کے

انہیں بھی کبھی ایسا اتفاق ہوا تھا حیران ہو کر کہا کہ خیر باشد جناب آغا اقسام این مقالات شایان شان نیست و لاتی نے پیش فرض کمر سے کھینچ کر اپنے پیٹ پر رکھ دی اور کہا - نظم خودت گفتی حالا این نشر را گوش کن ہرچہ تو گفتی نظم بود نظم ازمانی آید بابہ نشر ادا کرویم -

شہر - حضرت سلطان المشائخ نظام الدین محبوب الہی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں ایک سیاح فقیر مہمان آئے رات کو تھوڑا سا پر بیٹھے کہانیکے بعد باتیں شروع ہوئیں سیاح نے ایسے دفتر کہو لے کر رات بہت گئی مگر ختم ہی نہوئے - حضرت نے کچھ انگریزیاں اور چھایاں بھی لین وہ سادہ لوح کسی طرح نیچے حضرت مہمان کی دل شکنی سمجھ کر کچھ نہ کہہ سکے مجبور بیٹھے رہے امیر خسرو بھی موجود تھے مگر بول نہ سکتے تھے - کہ آدھی رات

واسطے حج فرض نہیں ہے۔ اور شخص  
نے کہا میں آپ سے خیرات مانگنے آیا  
ہوں نہ فتو اسی لینے کیواسطے۔ مامون  
نے ہنسنا اور اسکو خوش کر کے روانہ  
شہر۔ ایک روز شیخ امام بخش نانخ  
نئی سیتل پالی بچھا کر کچھ وظیفہ میں  
مشغول تھے اتنے میں کوئی شاگرد  
امیر زادے آئے اور قرب بیٹھے  
اور سیتل پالی کا ایک تنکا چٹکی سے  
ہی توڑ کر مڑورنے لگے اسی طرح  
دو تین تنکے توڑ کر شغل بیکاری کرنے  
لگے۔ شیخ صاحب نے بعد فراغ وظیفہ  
آدمی کو بلا کر کہا کہ یہاں وہ جو آج نئی  
جھاڑو تم بازار سے لائے ہو۔ ذرا  
لے آؤ اسنے حاضر کی۔ خود لیکر شاگرد  
کے سامنے رکھ دئے اور کہا صاحبزادہ  
اس سے شغل فرمے۔ فقیر کی جاننا  
آپکے تھوڑے سے اتلفات میں برہا  
ہو جاگی پہر اور سیتل پالی اس شہر

کہاں دھنڈتا پہر گیا۔ وہ بیچارے  
شرمندہ ہو کر رہ گئے۔

مولانا ایک دن حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ  
علیہ کا کسی کوچے میں گذر ہوا انداز اپنی  
دوکان میں روٹی دھنک رہا تھا کسی  
نے کہا ایک ہی انداز پر دھنکتا ہے  
آپنے فرمایا تال کے ساتھ برابر دھنک  
رہا ہے ایک شاگرد نے کہا اسکو لفظوں  
میں کیونکر لاسکین آپ نے فرمایا اسطرح  
درپے جانان جان ہم رفت۔ جان  
ہم رفت۔ جان ہم رفت۔ رفت رفت  
جان ہم رفت۔ این ہم رفت آہم رفت  
آہم رفت آن ہم رفت اینہم رفت۔  
اینہم اینہم آہم آہم رفت۔ رفتن  
رفتن رفتن رفتن وہ۔ وہ وہ رفتن  
وہ۔ رف رفت رفتن وہ رفتن وہ  
شہر شاہ نصیر صاحب کسی مید کے  
تماشے کیواسطے سر راہ بیٹھے تھے  
کسی کسی نے بہت سا روپیہ لگا کر

نہا زرق برق ساتھ ایک گاڑی رت بنوائی تھی،  
 میں بجایا اسکا چرچا ہوتا تھا زڈی رتھ۔  
 میں میٹھی جیم جیم کرتی سامنے سے نکلی  
 ایک شاگرد نے کہا استاد اسپر کوئی  
 شعر ہو اس وقت فرمایا -

### قطع

اسکی رتھ کا کلس سہری دیکھ  
 شب کہا ماہ سے یہہ پروین نے  
 بہر پرواز یہہ نکالی ہے  
 چونچ بیضہ سے مرغ زرین نے  
 مولانا - آصفیہ قہوہ بہت پیارے  
 تھے اور حقہ سے کراہیت رکھتے تھے  
 اور مہور خان اکثر بار بار حقہ پینے کے  
 واسطے دربار سے اٹھ کر جاتے تھے یہہ  
 حرکت نواب صاحب کو ناگوار معلوم  
 ہوتی تھی ایک روز نواب صاحب  
 نے فرمایا کہ یہہ حقہ پینے والے  
 عقبی میں بہشت کو جھوڑ کر تو  
 سگانے کے واسطے دوزخ

کی طرف جانگئے مہور خان نے عرض کی کہ جو کچھ ارشاد ہوا  
 بجا، لیکن ہم فدویا جیسے یہاں زم زم کا پین رہے  
 پروردگار سے امید ہے کہ وہاں بھی  
 ہمراہ رکاب سعادت رہیں گے جب  
 کسی کو حقہ کشی کی طلب ہوگی تو منتقل قہوہ  
 سرکار سے آتش لے لینگے دوزخ کی طرف  
 کیون جانے لگے -

شہر - ایک راجہ صاحب کے ہاں فغان  
 تخلص ایک شاعر تھے ایک روز دربار  
 میں غزل پڑھی گئی جسکا قافیہ تھا لایا  
 اور جالیان سب سخن فہمون نے بہت  
 تعریف کی راجہ صاحب کی صحبت میں  
 جگنوں میان ایک مسخرے تھے اونکی  
 زبان سے نکلا کہ فغان صاحب سب  
 قافئے آپ نے باندھے مگر تالیان  
 رہ گئیں - انہوں نے ٹال دیا -  
 او کچھ جواب نہ دیا - راجہ صاحب نے  
 خود فرمایا کہ سنے جگنو میان کیا کہتے  
 ہیں - انہوں نے کہا کہ ہمارا ج اس قافیہ

مبتذل سمجھ کر چھوڑ دیا تھا اور حضور فرمایا  
تو اب بھی ہو سکتا ہے ہمارا ج نے کہا ہاں  
کچھ کہنا چاہئے انہوں نے اس وقت کہا

س

جگنوٰں میان کی دم جو چمکتی ہو رکتو  
سب دیکھ دیکھ اسکو جاتے ہیں تالیاں  
تمام دربار ہنس پڑا اور میان جگنو شرمندہ  
ہوئے ۔

عہد النسا شاہ نصیر صاحب نواب صاحب  
کے ہاں تحفہ رنگترے نذر کئے نواب  
صاحب نے کہا شاہ صاحب ان رنگتروں  
کی حسن شبیبہ میں کوئی شعر ارشاد فرما  
اس وقت یہہ رباعی کہہ کر سنائی ۔

س

ای نیر بچ آسمان اقبال  
ان رنگتروں پر غور سے کیجیگا خیال

یہہ نذر حقیر ہو قبول خاطر  
پر دے میں شفق کے بین گرہ بڈال

عمر النسا نواب سدا اللہ خان لکھنوی بہن بہن

اس عبادت کو گئے پوچھا کیا حال وہ بولی مرتی  
ہوں قرض کی فکر ہے کہ گردن پر لئے  
جاتی ہوں آپ نے کہا کہ بوا ۔ بھلا ہے  
کیا فکر ہے خدا کے ہاں کیا مفتی صدیق  
بیٹھے ہیں جو ڈگری کر کے پکڑو امتحان  
اسنے میں دس بجگئے وہ دونوں  
ماہر و مشکین سو آرام کے لئے علیحدہ  
کمرے میں چلی گئیں اور شہریار اور  
بزرگوار بیٹھے رہے ۔

بزرگوار یعنی مولانا ۔ صاحبزادے  
اگر شکمے یونان کا احوال اور انکے  
اقوال یاد ہوں تو بیان کیجئے ۔  
شہر بسو چشم حاضر ہوں عمت  
فرمائے ۔

حکامی یونان کا بیان علم نحو  
کا امتحان

حکیم صاب یہ سب پہلا حکیم کہلاتا ہے  
ایک ہزار چوبیس سو تیرا سال بعد ہوا آدم علیہ السلام  
اور اولاد حضرت ادریس علیہ السلام کے

اقوال اوسکے یہ ہیں -  
 عاقل وہ شخص ہے جو غضب کو بغض  
 کر سکے - شاہ خردمند دانش سے  
 وہ کام لے سکتا ہے جو ظلم اور صولت  
 سے میسر نہ ہو سکے اور سلطان کو لازم  
 ہے لوگوں کو کمال اور لیاقت کی جستجو  
 سے پسند کرے نہ حسن اور مال کی رو سے  
 کہا - جس شخص کے شر کی دفع کی قدرت  
 نہ کہتا ہو اوس سے مخالفت نہ ظاہر کر -  
**حکیم اسقلینوس** - ظہور اس حکیم  
 کا ایک ہزار چھ سو ستانوے سال بعد  
 ہبوط حضرت آدم کے ہوا شاگرد حضرت  
 ادریس علیہ السلام کا تھا شام کے ملک  
 میں رہتا تھا - بروایت صحیح واقع علم  
 طب کا یہی حکیم ہے مگر تعلیم اس علم کی  
 علی العموم نہیں کرتا تھا سوائے اپنی اولاد  
 کے تا آنکہ یہ علم شریف بقرطاج کے زمانہ  
 میں عام و آشکار ہوا اقوال اوسکے  
 یہ ہیں تعجب آتا ہے جھکاوں لوگوں سے

جو تکلیف جسمانی کے خوف سے مضر  
 غذاؤں سے پرہیز کرتے ہیں عذاب  
 روحانی کے خوف سے گناہوں سے کیوں  
 نہیں اجتناب کرتے - اور کہا کا لغت  
 احسان کرنے کے لائق نہیں ہے اور  
 فاسق کو عطا کرنا اوسکے فسق کو تقویت  
 دینا ہے - اور زاہد بے علم سحرہ شیطانی  
 ہے اور عابد بے معرفت غریق خذلان  
**حکیم لقمان** علیہ الرحمۃ والغفران  
 یہ حکیم حضرت حضرت سلیمان علیہ السلام کے تھے  
 بعضہ انکی نسبت نبوت کا گمان کرتے  
 ہیں اور بقول اکثر حکیم مشہور ہیں ابتدا  
 حال میں لقمان کسی اعرابی کے غلام تھے  
 اوس نے یہودی کو بیچ ڈالا مالک نے ان سے  
 کہا کہ فلان کہیت میں کبچہ پیرو انہوں نے  
 جو بویا مالک ایک روز کہیت دیکھنے گیا  
 تو جو دیکھا پوچھا جھکو میں نے کبچہ بونے  
 کو حکم کیا تھا جو کیوں بویا لقمان نے کہا  
 میں نے خیال کیا شاید کبچہ او گینا دے

ہنس کر کہا کبھی کیون کر اوگ سکتے ہیں  
 لقمان نے جواب دیا کہ میں دیکھتا ہوں  
 آپ افعال بد کرتے ہیں اور بہشت میں  
 جانے کی امید رکھتے ہیں یہ کیونکر ہو سکتا  
 ہے مالک نے انکی ذکاوت کی تعریف  
 کی اور خوش ہو کر آزاد کر دیا اور  
 روانگی کے وقت نقد و جس سے سرمایہ  
 کثیر دیکر رخصت کیا اپنے اوس سے  
 بذریعہ تجارت نفع کثیر حاصل کر کے  
 مالدار ہوئے اور خدمت میں حضرت  
 داؤد علیہ السلام کے حاضر ہو کر تحصیل  
 علم حکمت کی کی اقوال آپ کے  
 یہ ہیں - اے قمر زند کمظف  
 اور یحیا اور محسن بننے والا بد بخت  
 ہوتا ہے - اگر گفتگو کرتا ہے بائیں سکی  
 اسکو سوا کرتی ہیں اگر کوئی عمل کرتا  
 ہے تو حماقت سے اسکو ضائع کر دیتا  
 اگر مغفل ہوتا ہے تو نالیوس ہو جاتا ہے  
 اگر مالدار ہوتا ہے تو مکر کرتا ہے - اگر

کسی سے سوال کرتا ہے تو مبالغہ کرتا ہے  
 اگر مسؤل ہوتا ہے تو بخل کرتا ہے اگر  
 عطا کرتا ہے تو احسان رکھتا ہے اگر  
 کوئی احسان کرے تو شکر نہیں کرتا -  
 اگر کسی سے بدلہ کرتا ہے تو حد سے  
 زیادہ کرتا ہے اگر اوس سے کوئی  
 اپنا راز کہے افشا کر دے اگر کسی کو  
 اپنا راز دار بنا دے تو تہمت کرے  
 اگر تجھ سے کم رتبہ ہے تو تیرا عیب کہے  
 اگر بالاتر ہو تو غلبہ کرے - اگر تو اوس  
 سے صحبت رکھے رنج پہونچا دے -  
 اگر کنارہ کرے تجھکو چھوڑے اگر خورد  
 ہے تو اپنے بزرگون کو ناخوش رکھے  
 اگر بزرگ ہے تو اپنے خوردون کو رنج  
 میں رکھے - اپنے شر کو خیر سمجھے دوسرے  
 کی نیکی کو بدی جانے اگر علما کے پاس  
 بیٹھے تو اپنے فخر اور عزت کیواسطے  
 بیٹھے اور دوسرے لوگون میں لاف  
 مارے



اور علم تمہاری حفاظت - اور کہاتین شخصوں کو تین حال میں پہچان سکتے ہیں -  
 حلیم کو غضب کی حالت میں شجیع کو خوف کے وقت میں برادر کو حاجت کی وقت میں اور  
 کہا چار ہزار کلمے حکمت کے میں نے جمع کیا اونہیں سے چار کلمے انتخاب کئے اور  
 دو کو یاد رکھا یعنی خدا تعالیٰ کو - اور موت کو اور دو کو فراموش کیا یعنی میں نے جس کسی سے نیکی کی تھی یا کسی سے کجی  
 بدی کی ہو -

حکیم فیثاغورس ابن مینارسوس  
 ظہور اس حکیم کا چار ہزار نو سو دس برس بعد مہبوط حضرت آدم علیہ السلام کے ہوا مسکن اسکا شہر صور واقع ساحل دریای شام ہے علم حکمت سلیمان علیہ السلام کے شاگردوں سے لیکھا اور اوسکا نام فلسفہ رکھا اور یونان میں جا کر علم مندرجہ اور طبیعی ظاہر کیا اور علم موسیٰ اسکا اختراع ہے دوسواسی کتابیں

ومن کلامہ حضرت لقمان سے لوگوں نے پوچھا کہ سب سے زیادہ عقیل کون ہے فرمایا جو شخص دوسروں کے علم سے اپنے علم کو بڑھا دے - اور کہا حُسن نیت کا عبادت سے ہے اور حُسن سماعت کا حکمت سے ہے خوشخوبی کرم سے ہے اور حُسن جواب کا دانش سے - اور کہا بہتروں کو مطلع آفتاب سے اٹھانا آسان ہے کیونکہ کچھ سمجھانے سے - اور کہا بدکار لوگوں سے دور رہو تا سالم رہیں تمہارے بدن اور دل - اور کہا صبر دو قسم ہے ایک نقصان مال و اولاد - دوسرا تحصیل کمال و مقصود - دونوں میں صبر بہتر ہے اور کہا عطیہ کی شکر گزاری کرو کیونکہ کفران نعمت زوال نعمت ہے اور کہا شریف پرہیزگار متواضع ہوتا ہے اور خسیس متکبر - اور کہا علم خزانہ ہے بہتر ہے کیونکہ خزانے کی تم حفاظت کرتے

مختلف علوم میں تصنیف کیں۔ موافق  
 رائے انبیاء کے باعث و نشر کا قائل تھا  
 اور بعض کہتے ہیں معصر اور وزیر لکھرا  
 شاہ کا تھا لیکن قول اول معتبر ہے  
 ہر روز کے لئے غذائی جدا گانہ ترتیب  
 دیا تھا جس سے کبھی بیمار اور لاغر اور  
 خربہ نہ ہوتا تھا اور کبھی خوشی سے شاد  
 اور مصیبت سے غمگین نہ ہوتا تھا اور دو  
 کے مطلب کو اپنے مقصد پر مقدم کہتا  
 تھا اقوال اس کے یہ ہیں۔ خیر  
 عقل کی محتاج ہے لیکن دولت تقدیر کی  
 اور کہا خذہ بوقت موثر گریہ ہے کہینے  
 اس سے کہا تم حکیم ہو اس نے کہا دو  
 حکمت ہوں اور کہا سکوت سبب ہے  
 سلامتی کا مذمت سے اور کہا اپنی  
 تعریف کرنا بھروسے اپنی اور کہا بچانا  
 اس غمی کا جو اپنے قبضہ میں بہتر ہے  
 اس سے جو اپنے پاس نہ ہو۔ کسی کو  
 لباس فاخرہ پہنے ہوئے بوج گشتگو کرتے

دیکھا تو اس سے کہا اے شخص یا سخن کو  
 اپنے لباس کے موافق کر یا لباس کو سخن  
 کے موافق اور اس کا قول ہے جس نے چار  
 چیزوں کو ترک کیا کوئی آفت اس کو  
 نہ پہونچے گی۔ اول عجلت۔ دوم بجا جت  
 سوم عجب۔ چہارم کاہلی کیونکہ ثمرہ  
 تعبیل کا پشیمانی ہے اور ثمرہ بجا جت  
 کا حیرت اور ثمرہ عجب کا نقصان اور  
 ثمرہ سستی کا ذلت ہے۔ اور کہا درم  
 اس شخص سے جبے یا گانہ اپنے عیوب  
 ظاہر کرے اور کہا صحت بدن کی میانہ  
 روی طعام اور ریاضت سے ہے اور  
 علالت زیادتی طعام و افراط عیش و  
 و شراب سے ہے۔ کہا متوکل خاک نشین  
 شاہ تخت نشین پر فوق رکھتا ہے اور  
 کہا نتیجہ خوف خدا کا رحمت ہے اور  
 آسائش دنیا موجب نکبت۔ اور کہا  
 پیش از خواب ہر شخص کو ہر روز لازم  
 ہے کہ اس بدن کی اپنے افعال خیر و شر

شمار کرے حسنت پر خدا تعالیٰ کا  
شکریہ ادا کرے اور نیات پر اپنے  
نفس کو ملامت کرے۔ اور کہا پاؤ شاہ  
کو چاہئے کہ ادنیٰ و اعلیٰ سب کے حاجات  
روا کرے تا اوس کے مقاصد بھی خدا تعالیٰ  
بر لاوے اور کہا اپنے کسی دوست کو  
وہوشی نہ جا کر ترک ملاقات کرنا چاہیے تو  
اوسکو دشمن نہ بنانا بلکہ بتدریج ترک کرنا  
چاہئے۔ اور کہا لوگوں میں سے رست  
گفتار نیک کردار کو منتخب کر کے دوست  
بناو۔ اور کہا اگر چاہے کہ زندگی تیری  
خوش اور بے رنج گزری تو لوگوں سے  
اپنی تعریف کا خواہاں نہ ہو۔ اور  
کہا پوشیدہ رکھنا چار چیزوں کا نہایت  
خوب ہے۔ فادہ۔ افلاس۔  
مصیبت۔ درد۔  
مثالیس ملیطی ظہور اسی حکیم کا پانچ ہزار  
چوبیس سال بعد مہبوط آدم علیہ السلام  
کے ہوا اسنے مصر میں جا کر علوم حکمت

سیکھا اور ملیطہ اپنے ملک کو جا کر فلسفہ  
ظاہر کیا اقوال اوس کے یہ ہیں  
اول خدا تعالیٰ نے جو سر بیضیا پیدا  
کیا اوسکو نظر ہمیت سے دیکھا تب  
وہ ہیٹ گیا پھر اوس سے آتش پیدا  
ہوئی اوس کے سبب پہر گہل گیا اوس سے  
آب پیدا ہوا جب آگ نے پانی پر زور  
کیا اوس سے دھواں پیدا ہوا اور  
ہوا پر گیا اوس سے سات آسمان  
پیدا ہوئے اور سپارے شعلوں سے  
کرہ ایشر کے ظاہر ہوئے ہن یہ قول  
اوسکا موافق ثوریت اور قرآن مجید  
کے ہے۔ کہا زیادہ خاموشی باعث  
سستی کا ہے۔ اور بجا جت موجب  
یہ سبکی کا اور کہا حرص اور شہوت پر غلبہ  
رہنے والا غنی ہے اور مغلوب اور ناکام  
ذلیل اور فقیر ہے اور کہا بسیار گو بے قدر  
ہے اور خاموش بے ضرر۔ اور کہا جانتا  
شغل اور فکر کا نام ہے اور موت ناکامی

ہے اور مشورت موجب امان ہے اور۔  
 خود رائی باعث نقصان اور کہانین  
 چیزیں کیا ہیں۔ زن حسین پر ہیر گار  
 مرد مالدار نیک کردار۔ دوست صاف  
 امانت دار۔ اور کہا ضعیفی میں جس  
 چیز کا محتاج ہے اسکو جوانی میں  
 ہمایا کر۔ اور مانیپ کی قدر و منزلت کر۔  
 ذمہ قراطیس ظہور اس حکیم کا پتھر  
 ایک سو چوداسال بعد ہبوط صفی اللہ  
 علیہ السلام کے ہوا یہ حکیم معصومین  
 ابن اسفندیار کا تھا اسطوار اسکے  
 مقالات کو اپنے استاد افلاطون  
 کے اقوال پر ترجیح دیتا تھا۔ اقوال  
 اسکے یہ ہیں ایسا شیریں نہ بنجا کہ لوگ  
 بچھو گلی جاوین اور ایسا تلخ نہ بنی  
 جو او گل دین۔ اور کہا مدرکات  
 حسی سے اعراض ہو سکتا ہے مگر مدرکات  
 عقلی سے ناممکن ہے مثلاً اگر کسی سے  
 کہیں کہ مت نظر کر انکہہ بند کر سکتا ہے

عدم سماعت کیو اسطے کانین روئی  
 رکہہ سکتا ہے اور سخن نہ کہنے کیو اسطے  
 لب بند کر سکتا ہے مگر علم و فہم کو بہن کے  
 ساتھ بہن بدل سکتا ہے اور کہا کثرت  
 خاموشی گمراہی لاتی ہے اور بسیار  
 گوئی سے قدر سخن کیجاتی ہے۔ اور  
 کہا آغاز تحصیل علوم بعد تصفیہ نفس و  
 تزکیہ دل کے اخلاق ردیہ سے مناسب  
 ہے جو شخص اس بات غافل ہے ہرگز  
 مطلوب کو نہ پہونچے گا۔ اور کہا جب تک  
 شہوت کو مغلوب نہ کرے اپنے کو انسان  
 کامل نہ سمجھے۔ اور کہا لوگوں کو حالت  
 غنا اور کامیابی میں آزمانہ وقت  
 ذلت اور خواری کے۔ اور کہا دلکو  
 مکر اور خاست سے پاک کر دھیاد ہو بی  
 کیرے کو دھوتا ہے۔

بقراط ابن بُراقلس متقلین  
 ثانی کی اولاد سے تھا ظہور اس حکیم  
 کا پانچہزار ایک سو چوداسال بعد ہبوط

حضرت آدم علیہ السلام کے ہوا یہ حکیم قدوہ  
 حکماء سے یونان اور علم طب میں بے نظیر تھا  
 شہر صور میں جو ساحل دریای شام پر واقع  
 ہے رہتا تھا مرد عابد و زاہد تھا غربا کا  
 بندہ معالجتہ کرتا تھا اور اغنیاء سے حسب  
 حوصلہ لیتا تھا جب اسقلینوس ثانی مرا  
 بقراط اسکی جائے پر بیٹھا اس وقت زمانے  
 تک علم طب کی تعلیم خاص سینہ بسینہ  
 ہونے سے قریب معدوم ہونے کے  
 پہونچا تھا کیونکہ اسقلینوس وصیت کر گیا  
 کہ علم طب سوا میری اپنی اولاد کے دوسرے کو  
 نہ سکھایا جائے اس وقت میں اسکی اولاد  
 سے ناقابل موجود تھے اور لائق مفقود اسلئے  
 بقراط نے مسائل طب کو از سر نو مدون  
 کر کے اشتہار دیا کہ جو کوئی چاہے اس  
 علم کو سیکھے یہ منکریت سے شائق اس  
 علم کے مستعد ہو کر تحصیل کئے واسطی طرح  
 علم طب زندہ رہا۔  
 احوال اس کے یہ ہیں۔

علم سے یہ حاصل ہوا کہ اپنے جہل پر  
 مطلع ہوا کہا چار چیزیں مضر یا صرہ میں  
 طعام تکین کھانا۔ سر پر گرم پانی ڈالنا  
 آفتاب کو دیکھنا۔ دشمن کا منہ دیکھنا  
 اور کھاتین چیزیں لاغری پیدا کرتی ہیں  
 ہنار پانی پینا سخت زمین پر سونا۔ بیکار کر  
 بات کرنا۔ اور کھاجسم کا علاج پانچ  
 قسم پر کیا جاتا ہے جو مادہ سر میں ہو  
 غرض سے۔ اور جو معدہ میں ہوتی سے  
 جو بدن میں ہو اسہال سے۔ اور جو جلد  
 میں ہو عرق سے اور جو رگوں کے اندر ہو  
 فصد سے اخراج ہو سکتا ہے۔ اور  
 کہا چار چیزیں بدن کو خراب کرتی ہیں  
 دیر تک حمام میں رہنا۔ جماع خلوی معدہ  
 میں خشک گوشت کھانا۔ ہنار پانی  
 پینا۔ اور کھاجو چیزیں منور مرض  
 میں کثرت غذا کثرت جماع۔ تھوڑا  
 سونا تب میں۔ زیادہ سونا دھین  
 زیادہ پانی پینا۔ پیشاب بند کرنا۔

ومن كلامه اور کہا انسان وہ ہے جو تواضع کرے حالت دولت میں اور عفو کرے حالت قدرت میں اور بخشش کرے بغیر منت رکھنے کے اور کہا قناعت کرو وقت لاموت پر اور احتیاج حتی الامکان دور کرو کیونکہ حق تعالیٰ کسی چیز کا محتاج نہیں ہے پس جس قدر تمہارا احتیاج زیادہ ہے خدا سے دور رہو۔ اور کہا پرہیز کرو خوشحالی مفرط سے اور گناہوں سے کہ بدلہ اس کا عنقریب ہے اوس سے زیادہ۔

اور کہا انسان کو لازم ہے کہ دنیا میں جہان کے طور پر رہے کہ منیر بان جو سامنے لادے قبول کرے اگر زیادہ مذکے تو طلب نہ کرے۔

بقراط جو بصورت نیک سیرت تھا بات کم کرتا تھا اور غذا بھی کم کھاتا تھا اکثر روزہ رکھتا تھا اس جہان میں پچانو سال

عمر پایا اور سولہ برس کی عمر میں صاحب تحصیل ہوا اور ستر برس تعلیم اور تصنیف میں مشغول رہا تصنیفات اوس کے بہت ہیں از انجملہ جو مشہور ہیں یہ ہیں۔

کتاب الوصیت۔ کتاب الفضول رسالہ امراض حارہ۔ کتاب الاخطار کتاب الہمار والہوا۔ کتاب طبیعت الانسان۔ جسکو حنین نے یونانی زبان سے عربی میں ترجمہ کیا ہے۔ باقی آئندہ اس اثنا میں باقی ہے۔

مولانا۔ صاحبزادی آپ کے چمن طبع میں گلہائے سعادت و لیاقت جھک رہے ہیں خدا عمر و راز کرے اور مقصد قلبی پر کامیاب۔ یہہ لکھ کر تہجد کی نماز کیواسطے اٹھے اور صر شہر یار سو گیا علی الصباح شہر یار اور مولانا دونوں اٹھ کر بعد الفراع حوالہ وضو کر کے نماز میں مشغول ہوئے اور صر وہ دونوں عابد فرب طادس زیب بھی وضو کر کے

ادا سے فریضہ سحری کین بعد اوسکے  
 مہر النساء بیگم بہ الحان داودی مناجات  
 حضرت نظامی علیہ الرحمہ پڑھنے لگیں  
 قمر النساء بیگم نے ہفت بندہ کا شہ  
 آغاز کیا و فوراً نور صبح کا ظہور  
 وہ صبح کا سہمان درود یار نور افشان  
 خورشید کا نور صبح کا سپید جس سے  
 معنی جعل الشمس ضیاء و ہدیہ او خطوط  
 شعاعی کی تئیر سورہ والفجر کی تفسیر سبز  
 گلشن پر گوہر شبنم نہروں کی روانی جو  
 بیچ چشم نور ظہور کا عالم شوق نبوی  
 بچنے لگی اس وقت گجر بھی  
 بول اوتھی مرغان سحر بھی  
 صبح نے اپنی شکل دکھائی  
 کوون نے اک دعوم مجالی  
 مرغون نے بھی آفت دھانی  
 لودہ اذان کی آواز آئی  
 باہر نکلے خلوت والے  
 جاتے ہیں مسجد طاعت لے

برہمنوں نے شور مچایا  
 بتخانے میں منکھ حبایا  
 گھریالی نے غل مچایا  
 فیز سے ایک عالم کو جکایا  
 گھر سے جلی اشنان کو منڈ  
 بچے لنگھا کا شور ہی ہر سو  
 باد سحر سے غنچے چٹکے  
 نگہت گل کے قافلہ ہٹکے  
 ہین جو طلوع مہر کے کھٹکے  
 روتی ہر شبنم گل سے لٹکے  
 کہتی ہر دکن کی قسمت چکی  
 ہوں وہاں ایک کی دلی

باد صبا طرب انگیز فرخت تو امان نسیم  
 عالیہ پیر غنبر افشان چمن میں واران  
 اشجار پر بہار شاخیں پر اثمار تحریک  
 ہوا سے جھونکے کہاتے او پیر مرغان خوش  
 احسان چھپاتے غنچوں کا چٹکنا گلون کا  
 ہونکنا صنعت طراز حقیقی کی یاد لاتا تھا  
 غنچہ منقبض خاطر حزن تک کہلاتا تھا

شہر یار اچھا بہن امتحان دیجئے۔  
 فرماؤ جو کس علم کو کہتے ہیں۔  
 قمر جس علم سے اقسام ترکیب کلمات اور اول  
 آخر کلمات کا معلوم ہو۔

شہر وجہ تسمیہ خود کا کیا ہے۔  
 قمر وجہ اس نام کی یہ ہے کہ جو کہ  
 معنی لغت میں طرف کے ہیں اور آخر طرف  
 ہے جو کہ اس سے آخر کلمہ کا مختلف حال  
 کلام عرب میں اکثر معلوم ہوتا ہے اس کا نام قمر  
 شہر مرکب کہتے ہیں۔

قمر خود و کلون یا زیادہ سے مرکب ہو۔  
 شہر اقسام مرکب کے کہتے ہیں۔  
 قمر دو اول اسنادی جبکہ مرکب مفید  
 اور مرکب تام و جملہ و کلام و فقرہ و قصیدہ  
 بھی کہتے ہیں۔ دوسرے اخیر اسنادی جبکہ  
 مرکب غیر مفید ناقص و غیر تام بھی کہتے ہیں۔  
 شہر مرکب غیر مفید کی تعریف کیجئے۔  
 قمر جو پوری بات نہ ہو یعنی مخاطب کا  
 انتظام باقی ہے اور مقانی کا سکوت

جو لپٹ آتی تھی جنات النعیم کی خبر لاتی تھی  
 حیرت تھی کیا الہی یہہ گھلائے گلزار بہن  
 یا نا فنا سے خن و تاناں یہہ باد سحر  
 کی کار گذاری ہو یا کسی غبرن گیسو کی  
 مشکباری ذکر حق یا د معبود حقیقی میں  
 مشغول اشعار حمد باری و روزمان  
 گوشہ نشینان محول مہر النسا بگیم کا  
 سینہ و نور سرور سے باغ باغ قمر  
 بگیم کا عرش برین پر دماغ تہوڑے  
 عرصہ میں مولانا اور شہر یار اپنے  
 ورود و ظایف سے فارغ ہو کر بیٹھے اور  
 مہر النسا اور قمر النسا جا تین ختم  
 کر کے دو ذون مکر مودب پہلے مولانا  
 کو بعد شہر یار کو تسلیم کر کے ایک کھانہ بیٹھ  
 گئیں تہوڑی دیر کے بعد قمر النسا  
 شہر یار کی طرف مخاطب ہو کر شہزادہ صفا  
 کل اپنے باجی جان سے علم صرف میں  
 امتحان لیا تھا آج مجھ سے علم نحو میں امتحان  
 لیجئے اور مجھ کو علم معانی و بیان تعلیم فرما



صحیح نہو۔

شہر مرکب غیر مفید کی کتنی قسمیں ہیں  
 قمر پانچ مرکب اضافی - مرکب صیفی  
 مرکب تعدادی مرکب امتزاجی -

صفت مرکب -

شہر مرکب اضافی کی تعریف کیجئے  
 قمر جو ایسے دو اسموں سے مرکب  
 ہو کہ اوہ کی درمیان نسبت اضافت  
 ہو اور انہیں سے جو نسبت کیا وے  
 دوسرے کی طرف اسی مضاف کہتے ہیں  
 اور جس کی طرف نسبت کیا وے وہ مضاف  
 ہے جیسے کتاب زید -

شہر طریقہ اس کی ترکیب کا بیان  
 کیجئے -

قمر فارسی میں طریقہ یہ ہے کہ جس  
 اسم کو مضاف کوین اور اس کو پہلے لاؤ  
 اور اس کے آخر کسرہ یا دوسری علامت  
 مناسب کی لگا دیں اور مضاف الیہ  
 کو اس کی بعد یہ قاعدہ اکثر یہ ہے

مگر لفظ سر و صاحب سے فک اضافت  
 جائز ہے اور اگر مضاف موخر ہو تو  
 علامت کسرہ ہرگز درست نہیں لیکن  
 اس صورت میں لفظ را مضاف الیہ

مقدم کے آخر لانا جائز ہو گا -

شہر علامات اور اضافت مع اوہ کی  
 خصوصیت کے بیان کیجئے -

قمر (۱) یاے تحتانی مکسور الفاظ متعل

ناقص الفی اور - واوی میں (۲)

ہمزہ مکسور جبکہ آخر ہاے محقق ہو جیسے

خانہ من خانہ تو (۳) کسرہ باقی الفاظ

ہیں جبکہ مضاف مقدم ہو (۴) را اس

صورت میں مضاف و مضاف الیہ کے

درمیان فصل بھی جائز ہے - (۵) فتح

جبکہ ضمیر متصل شش ت م کی طرف

مضاف ہو - جیسی اسم کتابش بخت

خانہ اش -

شہر فائدہ اضافت کا کیا ہے -

قمر توضیح اور تخصیص -

شہر اقسام اضافت کے بیان کیجئے  
**قمر** دوہین - حقیقی و مجازی حقیقی  
 وہ کہ درمیان مضاف و مضاف الیہ  
 کے حقیقت میں کسی طرح کا علاقہ مثل ملک  
 و شبیہ وغیرہ کے ہو مجازی وہ کہ  
 اولیٰ درمیان کچھ علاقہ نہ ہو مگر فرضی یعنی  
 فرض کر لیا جاوے جیسے سر ہوش  
 قدم سکر -  
 شہر اقسام اضافت حقیقی کے بیان  
 کیجئے -

**قمر** تخصیصی - توضیحی - تثنیی - تملیکی  
 تشبیہی - ابنی - ظرفی - تخصیصی  
 وہ ہے کہ مضاف الیہ کے واسطے مضاف  
 خاص کیا جاوے جیسے دوست من  
 یعنی دوست خاص میرا اور توضیحی وہ  
 ہے کہ مضاف مضاف الیہ کو واضح  
 کر دے اور دونو ایک ذات پر  
 صادق آدین مگر مضاف ایسا عام  
 ہو کہ بدون مضاف الیہ کے بھی

پایا جاتا ہو اور مضاف الیہ بدون مضاف  
 کے کہی پایا جاوے جیسے شہر شبیان دریا  
 موسیٰ - کتاب بوستان - بادشاہ درخت  
 تیسری تثنیی او کو بیانی بھی کہتے ہیں جہن  
 مضاف الیہ مضاف کا اصل مادہ بیان  
 کرے اور ہر یک بدون دوسرے کے  
 متحقق ہو سکے جیسے سنج آہن کہ بیان  
 سنج کا مادہ آہن ظاہر ہے جو بھی تملیکی  
 کہ مضاف مملوک اور مضاف الیہ ملک  
 ہوتا ہے جیسے اسب زید - غلام من  
 کتاباؤ - ابنی وہ کہ اوس میں نام  
 پیر مضاف اور نام پدر مضاف الیہ جیسے  
 عباس علی خالد و لید اضافت ظرفی  
 جہن منظوف مضاف و ظرف مضاف  
 الیہ ہو جیسے آب دریا - آب صراحی  
 گرمی تابستان سا توین تشبیہی اسمین  
 مضاف مشبہ بہ اور مضاف الیہ مشبہ  
 ہوتا ہے -

شہر - بیانی اور توضیحی میں کیا فرق ہو

اسمین اظہار علامت اضافت نہیں جائز  
نظامی علیہ الرحمہ۔

خدا یا جہان پادشاہی است  
زما خدمت آید خدائی تر است

شہر۔ مرکب تو صیفی کسے کہتے ہیں۔

قمر اسکو کہتے ہیں جن دو اسموں

میں اتصاف کی نسبت ہو بدون لوری

ہونے بات کے پس وہ اسم جوف

کیا جاوے کسی لفظ سے اسے موصوف

کہتے ہیں اور جس لفظ سے وصف کیا جاوے

اسے صفت جیسی مردنیک پس مردنیک

اورنیک صفت ہے اور صفت کہی مفرد

ہوتی ہے جیسا گذرا اور کہی مرکب جبکا

ذکر آگے آویگا۔

شہر نسبت اتصاف کسکو کہتے ہیں

قمر ایک اسم کہ حسین معنی وصفی ہوں

اسکی ربط دینے کو دوسرے اسم کے ساتھ

نسبت اتصاف کہتے ہیں اسکی پہچان یہ

ہے کہ اگر ترجمہ ہندی میں اسم کے ساتھ

قمر بیانی میں مضاف الیہ بدون

مضاف کے گا ہے متحقق ہوتا ہے جیسے

حلقہ آہن کا مضاف الیہ بدون حلقہ

کے سیخ آہن میں موجود ہے بر خلاف

توضیحی کے جیسے دریا گنگ میں دون

دریا کے گنگ کا وجود ممکن نہیں۔

شہر معنی تشبیہ اور مشبہ و مشبہ بہ کی

بیان کرو۔

قمر ایک چیز کو دوسری چیز کی مانند

کرنے کو تشبیہ کہتے ہیں جیسے لعل لب

لب کو لعل کے مانند ٹھہرانے کو تشبیہ

کہینگے اور جبکہ مانند ٹھہراوین اسی

مشبہ بہ کہتے ہیں۔ جیسے لعل اس مثال

میں اور جبکہ مانند ٹھہراوین وہ مشبہ ہے

جیسے لفظ لب اس مثال میں مشبہ مضاف

الیہ ہے۔

شہر اضافت مقلوب کسے کہتے ہیں

قمر جن میں مضاف الیہ اول اور

مضاف آخر ہو جیسے جہان شاہ۔

لفظ کیسا کیسی کیسے بولین تو دوسرا  
اسم اس کے جواب میں صحیح ہو سکتا ہے  
وہ پہلا اسم موصوف کہلائیگا اور دوسرا  
اسم صفت اور نسبت اضافی میں بجائے  
اون الفاظ کے کھا کھائی کے لگانے  
سے دوسرا جواب میں آسکتا ہے۔  
شہر صفت مرکب کے کہتے ہیں اور  
کس طرح ہے۔  
قمر۔ جو دوسرے کلمے سے ملکر صفت  
ہو دوسرے اسم کی اس کے لئے قسمین  
ہیں۔ ایک مرکب اضافی جیسے انا  
زمان حاتم وقت دوسری مرکب اضافی  
مقلوب جیسے وفادار۔ تیسری  
مرکب توصیفی جیسے خوش رو۔ نیکرو  
چوتھی وہ جو دو اسم مشبہ بہ مقدم  
مشبہ موحسے مرکب ہو جیسے علی بابا  
زرگس چشم۔ سرود۔ پانچویں جملہ  
اسیہ بیانیہ مقلوب جو بعد حذف  
صنیر جو موصوف کی طرف راجع ہوتا

اور حروف روابط وغیرہ کے بنتا ہے  
جہاں پیشہ مرد میں اصل اس کی یہ ہے  
مرد یکہ پیشہ اور جہاں نسبت ضمیر اور کاف  
بیانیہ سرجملہ و لفظ است حذف  
کر کے باقی ماندہ کو اولٹ دیا جہاں  
پیشہ ہوا اس کو صفت مرد کی بعد حذف  
ہی کے ٹھہرایا اسی طرح شہید تبسم دیت  
میں۔ تبسم دیت صفت مرکب ہے  
اسی طرح شاہ سکندر صولت۔ اصل  
اس کی صولت اور چون صولت سکندر  
اس میں صولت اول بتدا۔ اور سکندر  
مضاف الیہ جز کو باقی رکھ کر کے  
سب الفاظ کو حذف کر کے اولٹ دیا  
چھٹی بہ ترکیب اسم اول امر حاضر  
جیسے دستگیر و پذیر۔

شہر صفت مرکب اور اضافت تشبیہ  
میں کیا فرق ہے  
قمر۔ اضافت تشبیہ میں علامت  
اضافت ہوتی ہے صفت مرکب میں نہیں ہوتی

شہر موصوف جمع کی صفت جمع کی جانگی  
یا نہیں۔

متر نہیں مگر جبکہ صفت سے ذات مراد  
ہو جیسی

بسیار خوبان دیدہ نام لیکن تو چیز نئی گیری  
شہر۔ مرکب تعدادی کی تعریف کیجئے  
متر۔ جو عدد اکائی دھائی سے مرکب  
ہو اس سے مرکب تعدادی کہتے ہیں اور  
اکائی کو احاد دھائی کو عشرات کہتے  
ہیں اور عقود بھی۔

شہر۔ مرکب تعدادی کی ترکیب  
کا قاعدہ کیا ہے۔

متر۔ دس سے جو مرکب ہیں انہیں  
احاد کے لفظ بعد (دہ کا لفظ ہوتا ہے)  
مگر اکثر احاد کی صورت بحسنہ نہیں رہتی

جیسے یازدہ و دوازدہ سیزدہ چار دہ  
پازدہ شانزدہ ہفدہ ہز دہ نوزدہ  
یا تین دھائی کا نام اول بھر بعد  
واو عطف کے پورا لفظ اکائی کا جیسے

نسبت و یک و سی و دو پہل و آگہ وغیرہ  
شہر۔ مرکب امتزاجی کی کیا تعریف کیجئے  
متر۔ جو دو نام ملکر ایک نام ہو جیسے  
بلبلک۔

شہر مرکب مفید و اسنادی کی  
کیا تعریف ہے۔

متر۔ ایسی مرکب کو کہتے ہیں کہ ایک  
جز اسم سند الیہ ہو اور دوسرا جز  
مسند بہ اور ان دونوں کے درمیان  
نسبت حکمیہ ہو اور اُسی کو اسناد کہتے ہیں  
شہر سند الیہ کسے کہتے ہیں۔

متر۔ جس اسم یا فعل کی اسناد ہو پس  
جبکہ طرف فعل کی اسناد ہو اویسی فاعل  
کہنیکے معروف میں یا قائم مقام فاعل  
اور مفعول مآلہ کیسم فاعلہ مجہول  
میں والا مبتدا۔

شہر۔ سند بہ کی تعریف فرمائیے۔  
متر جبکہ اسناد دوسرے اسم کی طرف  
ہو پس اگر اس اسم ہو تو اسے خبر بھی کہیں گے

شہر اسناد کیا چیز ہے۔

قمر ایسی نسبت کو کہتے ہیں جسکی سبب سے  
سامع کو ایک جز یا حکم معلوم ہو اوسکے  
لئے دوسرے لفظ کا انتظار باقی رہے  
اور قائل کو اوسکے بعد سکوت صحیح ہو اور  
اوپر الفاظ ربط کے دلالت کریں جو  
ہو یا مقدر۔

شہر مرکب مفید کی قہین کتنی ہیں۔

قمر ایک جزیہ جس سے جز معلوم ہو  
دوسرے انشائیہ جس سے حکم یا منع معلوم  
ہو نہ خبر ہر ایک میں اگر فعل ہو فلیہ  
اگر دونوں اسم ہوں تو اسمیہ۔

شہر خبر کی تعریف کیا ہے۔

قمر۔ خبر اسکو کہتے ہیں جسپر پھر دینے  
کے صدق یا کذب کا احتمال ہو اگرچہ  
کسی قرینہ خارجیہ سے صرف صادق  
یا کاذب کہیں جیسی رفت زید و عمرو  
است پس اسہیں زید کے جانے او عمرو  
کے فاضل ہونے میں احتمال محوٹ اور

سچ دونوں کا ہو سکتا ہو اور خبر یہ فعلیہ  
میں فعل ماضی یا مضارع یا حال یا مستقبل  
آتا ہے۔

شہر جملہ انشائیہ میں کون فاعل آتا ہو۔  
قمر۔ امر یا نہی، یا ماضی تنہا یا جہر لفظ  
استفہام آوے یا تعجب ہو یا حرف مذا  
مقدر یا مذکور۔

شہر جملہ خلیہ یا اسمیہ کی تعریف کیجئے۔  
قمر جو جملہ فعل و اسم و مصدر الیہ سے  
ملکر بنے خلیہ ہے اور جو مبتدا اور خبر سے  
ملکر بنے وہ اسمیہ ہے۔

شہر۔ ناقص کسے کہتے ہیں اور وہ کون  
قمر۔ جو محتاج اسم و خبر کے ہوں کہ  
بدون اونسکے کلام پورا نہ ہو اور فعل لازم  
ہوتا ہے اور مصدر شدن بودن کشتن  
گردیدن ہشتن سے مشتق ہیں۔ جیسے  
زید بیمار بود۔ فقیرے امیر گشت۔  
شہر جس جملہ میں فعل ناقص ہو اوسے  
اسمیہ کہینگے یا فعلیہ۔

قمر بعضے فعلیہ کہتے ہیں بعضے اسمیہ -  
 شہر مبتدا اور خبر کی تشریف کیجئے۔  
 قمر - مبتدا اس اسم سند الیہ کو کہتے  
 ہیں جبکہ سند بہ اسم ہو یا جملہ اور خبر اسم  
 سند بہ کو جس سے حال مبتدا مفہوم ہو  
 مفرد یا مرکب اور مبتدا خبر کی واسطے  
 ایک رابطہ ضرور ہے  
 شہر - مرکب توصیفی اور مبتدا اور خبر میں کیا  
 فرق ہے -

قمر - فرق یہ ہے کہ مبتدا اور خبر میں  
 ایک لفظ رابطہ کا ضرور ہوتا ہے مذکورہ  
 ہو یا مقدر کیونکہ وہی رابطہ اسناد  
 پر دلالت کرتا ہے - اور مرکب توصیفی  
 میں یہ نہیں ہوتا ہے اسی سبب سے  
 وہ جملہ پوری بات نہیں سمجھا جاتا ہے  
 باقی آئندہ آس عرصہ میں دس بجائے -  
 حسب معمول دسترخوان بچھا سب نے  
 ملکر خاصہ نوش کیا بعد از فراغ طعام  
 وہ دونوں بہنیں ایک عیالہ گریہ میں

چلی گئیں اور مولوی صاحب نے شہر مبارک  
 مخاطب ہو کر فرمایا مولانا صاحبزادے  
 میں مجھلا بیان کی حقیقت کہہ سنا تا ہوں  
 سماعت فرمائے یہاں سے سمت شمال  
 دو میل کے فاصلہ پر ایک شہر مبارک  
 بنیا د نام ہے عجب فرحت بخش وہ مقام  
 ہے وہاں کا شاہ سکندر شوکت ذوی القرام  
 ہے اسکا دستور المعظم قطب صدراعظم  
 ہے یہ دونوں رشک ماہ اوسیکے  
 نور نگاہ ہیں یہ فقیر اوس وزیر کا اوتا  
 ہے لہذا اس حقیر سے یہ اعتقاد ہے  
 ابتدا سے حال میں بچے نہیں جیتے تھے  
 اس لئے اندرون نور نظر نحت جگر کو  
 فقیر کے آغوش میں ڈالا اس لحاظ سے  
 اس اذل غلام کو اپا کے نام سے  
 یاد کرتے ہیں اور فقیر بھی اندرون کو  
 اپنی اولاد سے زیادہ پیار کرتا ہے  
 شب و روز انکی تعلیم و تہنیم میں مصروف  
 رہتا ہے بحر علم معانی کو بدیع و بیان کے

سب علوم متداولہ سے فارغ التحصیل  
ہیں جہاں کچھ تھوڑا سا حال انکی ذکاوت  
کا صرف و نحو کے امتحان میں آپ  
ظاہر ہوا ہو گا اور تم تو بہائی اپنے  
وقت کے مافیضی ہو۔

شہر قبلہ فی الحقیقت آپکی تعلیم و  
تربیت اپنا نظیر نہیں رکھتی اور  
ان دونوں کی ذکاوت طبعی پر  
ہمارا صاف ہے اور جو کلمات کمترین  
کی نسبت فرمائے ہیں وہ حضور کی  
لیاقت ذاتی اور حسن اخلاق اور  
نوازش بزرگانہ پر محمول کرتا ہوں  
حضرت کے بیان سے نظارہ شہر  
مینو چہر کا جوش سینہ میں موجزن ہے  
فی امان اللہ بشرط زلیت شام کو  
حاضر خدمت ہو گا۔

شہر حبیب نظیر اشعار دلپذیر  
یکہر یکہر تھوڑے بام حلا جائے جائے دیکھا ایک قلم  
نظر کشید کا ناعودہ دارستہ دکان میں پہرستہ

کو کا مزار مرقد الحال مال اور دولت سے  
مالا مال شہر مینو سو ادھہ چہہ رشک  
شداد کو چہہ ورزن بے خس و خاشاک  
مرد و عورت فرخاک ہر بازار مصر کا  
بازار یوسف وقت ساکنان دیار  
ایک ایک مہ جین غیرت لعبان لندن  
وچین ہر طرف شعلہ رواشین بخار  
سین اندام سرگرم خرام نقل جنت  
ایک ایک دکان مشتری غیرت حور  
و فلان گل فروشوں کی دکان  
طلحہ عطار غیرت ختن و تاتار ہر ایک  
نشہ حسن البہیلہ تختون پر چنایا  
موتیا گلاب بیلا و لبر میوہ فروش  
رہن دین و ایمان غارت گرو  
بادام حشیم شہتوت ابر و نیشکر یاد بستہ  
لب نارستان سیب رنخدان ایک  
حور کردار سامنے میوؤں کا بازار  
امر دلو اسے بے دود سیب افیم  
سیب ہی باعث فرہی انار قب



انگور رشک خوشہ بلور آم جلی عاشق  
 خاص و عام ناشپاتی تفریح کی خاصیت  
 جاتی رنگتروئین پستانوئی کیفیت نظر  
 آتی شایق بادام غلام بے دام خریدار پتہ  
 کمر بستہ کیلے اکیلے نہیں قطار در قطار  
 انجیر کے گاہک ہزار ہزار کشش کے  
 خریداروں کی کشش اخروٹ پر ہر ایک  
 کا دل لوٹ پوٹ ہر کچن گلاب کی  
 پیاری صد بابا کی ادا - تیکتی چتون سستین  
 رشک سنگرن بزاری کی دو کاون  
 کی عیب شان جس سے قدرت حق نمایا  
 اطلس کی خوش رنگی کے مقابل رشک سے  
 اطلس فلک کا رنگ کہو دہو قدرت رب  
 و دود ہے کخواب کی ضیا کے روبرو  
 خورشید کو کخواب آئی بولی کے مقابل  
 اشرفی خلیطہ میں ہند چھپائی مل سے  
 نین سکھ پائیں دوریہ کی دید سے انہیں  
 خوشی کی سرخ ڈورے آئیں کامدانی  
 کے تہاں رشک گلستان شروع ہر گلاب

رشک چمن جامہ دار غیرت گلزار غل  
 باغ و بہار اودی بانات پر شفق چرخ  
 نثار سبز کشت شالی زار و اسلے کی بادی  
 اور صفائی میں شبنم کی کیفیت پیدا جہر  
 خریداروں کے دل والہ شیدا و اسکی  
 بوٹوں پر انجم چرخ نثار بیل بدی کے  
 مقابل برق خاٹف سرشار حلوائی  
 کی دوکان شیرینی کی جان برقی  
 النعیم سے ہمسری جتے شیرین لبوں  
 کی حلاوت کو اپنے مقابل پھیکا بنائے  
 حلوا شایقین کے حق میں مناد سلوا  
 کھجور ذائقہ میں چورہ از انگور دو و پیر  
 لذت کپ چپ سے عزیز امرتبان بادام  
 کی جالیوں پر طعنہ زن طبعیان قند و نبات  
 کے آبرو شکن گلاب جامن خوشگوار ظہین  
 ذائقہ دار نقل دندان شیرین بونکی نقل  
 بیان کرتے شکر پارے حسن گلنوز کی  
 شیرینی عیان کرتے جوہری کی دوکان  
 سراپا جوہر کی کہان ولوی غلطان رشک

در دندان لعل بدخشان کے محاذی شک  
 سخنیں بیداران ارزان یلم کے روبرو  
 لب مسی مالیدہ خبر و یان خجل مرجان  
 کے مقابل پیچہ صفائی گلرخان سفعل زمر  
 کے آگے سبزہ رخسار شمسار بست لب  
 بیو قار کپہران کے سامنے زعفرانی ٹھیکہ  
 شرمناک شمع کبریا بستی دلربا الماس  
 کافی بہ از جبین نورانی قرمزی مرجان  
 غیرت دانہ ہائے رمان فیروزہ کی خوشنگی  
 پر چرخ فیروزہ فام کا دل قربان شب  
 کا فور کی صفائی پر طباشیر صبح بلاگردان  
 جو اہرات کشتیوں میں چنے محاورات  
 انکے دیکھے نہ سنے عطار کی دوکان  
 مقوی دماغ دافع خفقان ہر ایک تہ  
 عنبر بار عطر بہار غیرت زلف یا رخسار فتنہ  
 روزگار نکبت یوسفی غیرت پیر یوسفی  
 استبدل کا گلاب روکش مشک ناب  
 عطر یا سمن رشک نکبت عروس عنبرین  
 پیر یمن موتیا کی خوشبو سے مشام جان

معطر ملک پری روح پرور عطر غالی نکبت  
 انگیز عطر فتنہ عنبرین ہر ہاگ فرحت افزا  
 عطر دولہن راحت انما شمامتہ العنہ  
 پہلو کو مکی خوشبو سے بہتر حیرت تھی کہ  
 یا الہی یہ دوکان عطار ہے یا جملہ عروس  
 زیبائے نگار خوشبو کی ہر کہ تمام بازار رشک  
 خفن و تاتار تنبولی کی دوکان کی  
 عجب شان طرفہ مان و پان وہ سبزہ  
 رنگون کی پان پونی کی جان بخت جلی  
 خواہان مقوی قوی و ارواح دافع  
 نسیان گوریان نفرتی ورق جے ہوئے  
 خوش اسلوب نہایت مرغوب کتھا کیو کیا  
 بسا ہوا چونہ سبب کا چہنا ہوا مصالحہ  
 بحر پور جو ایک گوری کھائے ہنہ طلبہ  
 عطار بنجائے گلبرگ لب کو لعل بدخشان  
 بنائے عقیق لبو سے قل عاشق کا سیرہ  
 اٹھو اے صراف کبر اکھوٹا پیچہ  
 میں حراف مختلف کتے پہنکار و پے  
 اشرفیون کی ڈھیر کھائے بناون

لگاتے سگن سے سکے بدلانے می  
 کٹی ہندی پٹ تی رسیدین لیتے  
 روپے تول تول کے دیتے ہر ایک  
 عمل تحویل و تحیس میں طاق مشاق -  
 تنبا کو فروش کی دوکان کی  
 رزالی شان عجب پان بان نیچہ مع شک  
 و چلم معشوق بری چہم زرین کمر تاج جوا  
 بر سر مگر عاشق مزاج عاشق کھا ہدم  
 و ہمار زبیل کے طبع چھکتا گور کو  
 مشک و عنبر کے مانند مہکتا خرمن صبر  
 و خرد سوختہ بی برگان کا دود ہے  
 قدرت رب و دود ہے حسن میں دوس  
 قریب محفل کا زیب باعث مدارات  
 سلسلہ جنبان حرف و حکایات  
 ہمراہ و ہدم ندیم محرم ناز کھا لو کھا  
 و مساز ہوا خواہ ہون کا سرمایہ ناز و کھا  
 تلخی شاہان شیرین ادا کی تلخو کی ہے  
 خوشتر اور شیرینی شکر بان تلخ سیرت  
 کے برابر - جو ایک دم لے اوسیکا

کلمہ پڑھے کتب فروش کی دوکان  
 علمی کتابوں کی کان معقول و معقول  
 جمیع علوم کی کتابیں انتخاب حفظ  
 اور مفید عام رسالے نادر نایاب کتب  
 قانونی کا خزانہ تقویٰ میں اور جتربیان  
 ہمیشہ زمانہ مصاحف مجید لاجواب  
 ادبیات حمید سجیا گشتیات قانونی  
 تازہ بہ تازہ استامپ کے کاغذیہ  
 شعراے طلیق اللسان کا کلام بلاغت  
 نظام علمائے عرب کے معنیات فصاحت  
 التیام لغتیں مزاج نکی مطاببات ظریفان  
 کے ہزلیات جسطرف بکلی جائے ہر ایک  
 بشری سے مسرت چھکتی ہے ایک ایک  
 چہرے فرحت پرستی ہے شہر یار نے  
 اپنے دلین سوچا الہی یہ سر زمین ہے  
 یا فردوس بہرین ہے یہ سواد شہر ہے  
 یا اعلیٰ علیین کہیں جگ نہ فساد سیکو  
 کسی سے رنج نہ عناد  
 بہشت آجنا کہ آزاری نباشد

کسی را با کسی کا رسمی نباشد۔  
چلتے چلتے سر راہ ایک کمرہ دیکھا  
رفیع فرش سے آراستہ شیشہ آلات  
سے پرستہ اوسین ایک بزرگوار  
سفید پوش تکیہ لگائے حقہ پی رہے ہیں  
سامنے دو ایک شاگرد مودب بیٹھے  
ہیں چار آنکھیں ہوتے ہی شہر یار نے  
سلام کیا اوس بزرگ نے جواب سلام  
دیا اور مخاطب ہو کر فرمایا۔ قدم بچہ  
فرمائے حقیر کا رتبہ بڑھائے شہر یار  
کو کے قریب بیٹھ گیا اور پوچھا یا حضرت  
کچھ سمجھ میں نہیں آتا عجب کچھ اس شہر  
میں چہر کا حال ہے کہ ہر شخص سرت سے  
مالا مال ہے۔

بزرگ بے ادبی معاف آپ مجھے  
نودار و معلوم ہوتے ہیں سنئے بندہ  
لوگ یہاں کے شکیل جیل خلیق متواضع  
طنسار ہیں ذکی فریس سخی شجیع و صمدار  
زمین رئیسوں اور ذی کمالوں سے

یہ شہر آباد ہے اسلئے اسکا نام مبارک  
میاو ہے۔ علما و یہاں کے محقر مطول  
چاہتے ہیں معقل منقول کو الفج جانتے ہیں  
موجدین صنعت نے ریاضی کے  
ریاض سے وہ گل کہلائے جو ایک عالم  
کو پسند آئے حق میں لغزہ تحسین و  
آفرین چرخ برین تک پہنچا سکے۔  
نفاشون کی نقش و پذیر عاملوں  
عمل بے نظیر سراپا تاثیر سالک  
عارف باللہ حقیقت آگاہ مجذوب  
جذب کے حال میں بتلا رہنمائی او کی  
جاوہ سے پیدا جذب او کی قیل و قال  
سے ہویدا صاحب قیاس و کثرت  
میں وحدت کا دم بہرتے انا الحق کہہ کر منقول  
کو نذہ کرتے ماسوی اللہ سبحانہ  
سے واصل فنا فی الشیخ کے ندیم فنا فی اللہ  
مقیم آنکھوں میں شاہد حقیقی کا نور زبان پر  
نخن اقراب مذکور شاعر طلیق اللہ فصیح  
ہر ایک سببان زمان حسان دوران خلقت

مضامین موجود طرز نو آئین انور فیض کی  
 خرمن فصاحت کا خوشہ چین سلمان  
 ساوجی اونکے دبستان بلاغت کا مکتب  
 نشین کلام انکا جملہ عیوب سے پاک نہ صرف  
 اور شہرہ اونکے فصاحت و بلاغت کا  
 قاف سے قاف ہر ایک نخبہ نگار  
 سخنوری گل سرسبد بوستان برتری  
 یکتا ہی زمانہ شاعر یگانہ افصح الفصحا اہل  
 اکملہ مالک سخن تازہ کنندہ مضامین کہن  
 طبیب ہر ایک حادثہ نہایت  
 لایق و خاق نظری میں کامل عمل کے  
 عامل نباض قارورہ شناس موقع  
 حکمت اساس ایک ایک استقلینوس  
 روزگار بقراط کا یادگار جالینوس  
 زمانہ بوعلی سینا دور ان۔ ایلانی  
 انطاکی مجموعی اونکی دبستان حکمت کا  
 اسجد خوان قرطی خجندی کمترین شاگرد  
 حرجانی گیلانی اونکی مطلب کا درمیر  
 سودی و طبری اونکی شفا خانہ کجا

کمپوزڈ تشخیص امراض میں ابن نوح ابو  
 منصور کو نیم حکیم قطرہ جان مانتے ہیں  
 امراض عسر البراد لا علاج کے علاج کو  
 لرکون کا کہل جانتے ہیں۔ خوشنوس  
 جو اہر قلم اعجاز رقم اونکی گردش قلم کے  
 دائرے غیرت خورشید رشک ماہ میر سرنو  
 کی جوڑ توڑ مرکوز کنی کشش باریک مقامون  
 کی موڑ ستم ڈھاتی حروف کی رونق اور  
 صفائی سے انکھیں روشنی پاتے ہفت قلم  
 عروس الخط کے حاکم ثلث کے اوستاد  
 ریحان میں وحید طغرائین فرید شکستہ  
 بے بدل شفیعیہ میں عدیم المثل توقع میں  
 یکتا غبار میں بے ہمتا اگر اونکی قلم روشنی  
 حروف میر عمار یا عبد الرشید کو لکھائے  
 انکھوں سے لگائیں اپنے مشق کا دستور اہل  
 بنائیں اگر یا قوت رقم دیکھ پاتا رشک  
 میر اکھا جاتا میر علی حلوائی اور میر نجم  
 کو خاطر میں نہ لائیں عطار و رقم اور زین  
 سے لکھنے بہرہ آئین اونکے حروف کی

ضیاء سے سیاہی نے روشنائی کا لقب  
 پایا ہے اور اونکے ہاتھ کے کرشمہ سے قلم کو  
 جو اس کے ہنگ الفاظ کا خطاب تھا آیا  
 ہے ایک ایک وصلی صفائی میں دیا  
 اصلی ابری باغ و بہار صنعت پروردگار  
 بخومی و رمال واقف ماضی و مستقبل  
 و حال زایچے بناتے ضمیر و جنتی بتاتے اسم  
 کائناتے سامندرک دیکھتے بہالتے جنم پترا  
 کہتے گرہ چرن چوک کرن پرکھتے سمد  
 و خمس جانتے دشا و رجم پہچانتے نظرات  
 کو اکب کے دیکھنے میں مشاق منازل قمر  
 سمجھنے میں طاق تقویم کہنے میں شہرہ آفاق  
 رد و خوش بتانے میں لائق گندے تعویذ  
 فایق قواعد اختر شناسی کے از بر زبانی  
 عالم حادث کے پیش نظریہ محفوظ کی خبر  
 لائیں قلابے زمین و آسمان کے ملائیں  
 اصلاح ساز معجزہ از جنکی اصلاح کی  
 صفائی پریشب کا فوری قربان آئینہ  
 حلب بلاگردان خط باطل زنگار کدورت

کا مٹاتے ہیں رخساروں کو آئینہ خانہ  
 وحدت بناتے ہیں یا گلستان حسن کے  
 باغبان شاگرد و رضوان ہیں جو سبز و خضر  
 بروت پر مقرر اضیاء جلاتے ہیں اور مہندی  
 کی ٹٹی زمرہ نگار ریش کو اصلاح سے گھٹاتے  
 ہیں باد ام چشم اور گل رخسار سے خضر  
 خاشاک صاف و پاک کرتے ہیں آسترہ  
 سلیم و ار سے چمنستان حسن کو فرحتناک کرتے  
 ہیں مطربان خوش الحان ایک ایک  
 نایک وقت سر آمد روزگار خوش گوئی  
 ہیں کار مشیر اور بہرت کا یادگار کرشن  
 کھاتھ کا جواب فن موسیقی میں انتخاب  
 بختو کبھو بھگوان اونکے مقابل آئندہ  
 نسیمیت کے سبک خان تانین خان  
 سوچ خان کمتر تلیمدان سرگم ترانہ و مہر  
 بدیشان بدایسی الحان و لکش سی گاتے ہیں  
 کہ جنگلی کے وحش و طیور تک حالت و جد  
 آتے ہیں آواز ان کی تیسرے گرام کی  
 ٹیپ تک جان جاتے ہیں تال میں اندرت

سنائے کان کے پر تو تک مشتاق ہیں  
شاعر موصوف نے بعد اصرار بلین  
کے اپنا کلام یوں سنائے ۔  
فی المبح

کجا خیر دچو تو سروی جوان نازک و نر  
شکر گفتار و شیرین کار و گلزار و پیکر  
نبا شد چون لب اندام و گیسو و رخسار  
شکر شیرین و گل رنگین شب کین و صبح آفر  
پرد اندیشہ مهر و فراق و آرزوی تو  
ز شخصم تاب و رویم آب چشم و غلام خور  
مذیم چو تنوئی از شکل و ناز و شوخی خندہ  
برون رنگ درون چنگل سنگ و بلب گور  
جوان عاشق و حیران مست بنیو و خوبان  
فریب انگیز و رنگ آمیز ولی بر سر دغا رنگر  
مشورنیشان ز جور و خشم و رعنائی و بد خوئی  
جگر خار و دل آزار و جفا کارستم گستر  
شہر سبحان اللہ کیا کہنا  
شاعر تسلیم اور سینے ۔

برام درت کی خبر لاتے ہیں ہر ایک تان  
صورت سین کی جاستان گو پال نایک  
اور امیر خسرو انکی شاخاں ارچک انک  
سانک سر امک مین کاں آستان سجای  
بہرگ الہوگ کے عامل ۔

شاہ حجاجہ یہاں کا خمیدہ خصال یوسف  
جمال ماہ خدم بہر ششم مرغ جلال خلیل  
نوال عالی ہم ستودہ شمیم سبحان باغت  
بوعلی ذکاوت حاتم سخاوت رستم  
شجاعت نوشیروان معدلت علی حضرت  
سکندر شوکت ہے ۔ بندہ نواز  
یہ سب علم و لیاقت ایجاد و صنعت  
کے کرشمے ہیں ۔

کب کمال کن کہ غریزہاں شو  
کس بے کمال مہج نیزد و غریز من  
شہر یار قبلہ آپکی خوش سانی اور  
جاد و بیانی سے صاف واضح ہوتا ہے  
کہ حضور بھی شاعر غراشار بے مہتا ہیں  
اگر تقدیر نہ ہو تو کچھ اپنا کلام باغت

در آئے سچو شاخ گل لطیف فانی  
 نشاط انگیز و عیش افزا اور آجست بخش جان پرور  
 ز زیبائی و لطف و نازکی و نازکی پشت  
 چہ ریحان و چہ نسرن شمشاد و چہ نیلوفر  
 ز عکس عارض و جعد و بنا گوش و چشم تو  
 دم لاله چہ سنبل فتنہ نسرن پر دہر  
 ز گلشت و خوی نشان نسیم عطر تو جوید  
 چمن روح و نسیم طیب صبا شک گیا غبر  
 تن و روی خط و خد و بروقد و لب لطفت  
 مہ و مہر و شب و روز و گل و سرو و شکر  
 شبنم در بحر و میدار و شوق و غم بود تے  
 نفس مونس حجر بالمش خست بالین من بستر  
 زہی از ابر و مژگان خمی از زگر و غمرہ  
 خصومت ساز و عاشق سوز و افشون جاگر  
 بیابا تا تو شاد و مخرم و آسودہ و خندان  
 شوم ہدم کنم عشرت رخسارم بادہ کشم رخ  
 شہر ما شمارا آید تو اپنے وقت  
 کے سلمان سادھی مین -  
 شاعر قبلہ سلمان و سادھی ہونا

محال ہے مگر آپ ازراہ انصاف قدوائی  
 فرماتے ہیں ورنہ من آئم کہ من داغم -  
 شہر کچھ اردو کلام سنائے -  
 شاعر بسر و چشم سنے -

اے ساتی سین بدن ای سیم ساق سویتن  
 گلگون قبا گل بیرہن گلبرگ لب غنچہ دہن  
 بنکر بار آئی دولہن پہولا سیم گیتی کا چمن  
 نکہری گل و برو سن و جام رنگین بن  
 وہ جہو متی الی صاحب گلزار پر بر سا گلاب  
 بہر جام من یا قوت ناب دل من بجلی آفتاب  
 ساتی تیر اند خراب کہتا کب سو آب  
 لا جلد کا فوری شراب جس سے بچو و کی حق  
 وہ ابراوٹے گوہر بہری مہی من میں کل نہری  
 قدرت سے بحر و بہری نذر تو شکست تر بہری  
 جلدی کوئی ساغر بہری و جل نیکو تر بہری  
 ایض من گر احمر بہری پہولی شوق عجمی کرن  
 اشبا کیا کیا تن گئے شمشاد گبر و بن گئے  
 روٹے ہوئے دل من گئے بادل مونی چن  
 گلشن زہن بن نہیں گئے یک صبا گلشن گئے



بادِ سحر رکھتا ہے گوش گلِ خیزِ زگس ہے  
روشن بصرِ جلوہ ہے فرشِ معشوق  
نورِ ازل ہے جلوہ گرہ ہے آج ساقی  
تو کدھر لاساغر نہ رفتن -

شہر - بارک اللہ شعا گیا ہیں بھائی  
کی پہونچیاں ہیں بہار یہ تہید نہیں ہے  
پہو لون کی لڑیاں ہیں -

شاعرِ آداب  
شہر کوئی غزل فرمائے  
شاعر بہت خوب عرض کرتا ہوں  
غزلِ لغتِ سیم

خدا خود ہے خریدارِ محمد  
ہمیں گارم بازارِ محمد  
دو عالم محمد ویدار محمد  
خدا سے ہر دور خسار محمد  
شہر صل علی کیا فرمایا ہے -

شاعرِ تسلیم  
راخورد شیدا ہے سایہ آسا  
ہمیشہ زیرِ دیوارِ محمد

اُڑتے ہو ہی سن سن گئے کیا چال اچھی کیا چلن  
سرِ سبز ہی خشکی تری موسمِ مین ہرستی بہری  
ہے جا بجا مینا دہری طادس ہے کبکدہری  
آفاق ہے نیلو فری گل نے رکھا تاجِ زری  
گلزارِ ہر نیلم پری پہو لون کا غنچہ ہرچون  
کیا کیا سرِ سرور چان جو سر کئے ہیں فرمایا  
گل پر ہے میلِ گلستانِ بالا گلزارِ جان  
ہر ابر تر کا سا بنان مین سخنِ گلشن کے  
جوان پہتے ہو ہی آبِ روان بدلی ہے  
پوشاکِ چمن پہ گلشنِ سراہی کو در  
دل سرور ہے سرور ہے سرور ہی  
قدحِ ہے گل تاجِ شمع طور ہے بروین  
فشانِ انکور ہے شبنمِ درخشور ہر زگس  
بھی موتی چور ہے ہے کیا سما او کیا سمن  
او ہٹی گہٹا گہنگھور آج رقصان ہے کیا کیا  
مور آج ہے قدیمِ نوین شو آج زاہد ہے  
حقاک چور آج بنیا ہر چشم کو آج زندہ ہیں  
اہلِ گور آج حرکت ہے کچھ زیرِ کفن  
حالتِ مین ہے اک اک شجر اور درخت

شہر ہاں قبلہ اگر مرج خاطر مستقر ہو تو  
کوئی مستزاد نعتیہ فرمائے اور حضرت  
کا تخلص ہوں گیا ارشاد ہو۔

شاعر حضرت وحید تخلص کرتا ہوں  
شہر فی الحقیقت آپ وحید العصر فرید  
وحید۔ یہ آپ اپنی تعریف فرماتے  
ہیں کیونکہ حکما کا قول ہے کل انما یرشح  
بما فیہ یہہ نالایق اذل خلایق اس لایق  
نہیں ہے خیر اور ہر توجہ فرمائے۔

لغت خیر العباد و صنعت مستزاد  
کیون پرہتے ہو کیا ڈھونڈتے ہو طور پر یہی  
یہاں آئے حضرت

اور دیکھئے جلوہ رخ محبوب خدا کا  
کہل جا ہی حقیقت

کسطح کہلی راز و نیاز شب اسرا  
تہا عالم وحدت

انکھوں سے کیا عاشق و معشوق نے پردا  
اللہ سے غیبت

ہا تہوں میں کرم سر میں ہم رخ میں تجلی

کہلی نیزنگی فردوس کو شہر  
کہ یہ لب ہی وہ خسار محمد  
شہر اہا ہا کیا لب و رخسار ہیں۔  
شاعر کورش۔

کیا جلوہ سے کل ناز عجم کو  
فدا ہی روی گنار محمد  
مہ و خورشید نعلین مبارک  
فلک ہی کفش بردار محمد  
شہر کفش بردار سبحان اللہ کیا زبان  
شاعر آداب

ہوا ہے مطلع آدم سے پہلے  
طلوع صبح انوار محمد

چلو پہچان لو آواز موسیٰ  
کلام حق ہے گفتار محمد

شہر گفتار محمد اللہم صلی علی سیدنا محمد  
وآلہ وسلم۔ کیا روز مرہ ہو بان چم  
شاعر بندگی۔

سفینہ ہے پئے طوفان محشر  
ولائے آل اہل محمد

سینہ میں حقیقت

آنکھوں میں جلاؤں میں ضیا لفق میں احیا

ہو نہ تو نہیں شفاعت

لائی تھی زمانے کے لئے زلف پیسبر

منشور معنبر

منسوخ زمانے سے ہوئی رسم چلیسپا

زلفون کی بدولت

سن سن کے تب گرمی ہنگامہ محشر

پہنیکا نہ زمین پر

سایہ سر کیونے گرہ باندھے رکھا

بہر سرامت

اثار وہی ہیں وہی درہن وہی دیوار

اور ہیں وہی انوار

تہا علم آہی میں تری روضہ کا نقشہ

نقل اسکی جنت

ہنگام عروج اسکا مکان کا مکان تھا

آنکھوں سے نہاں تھا

تہا مہر زمین پر سے ہوا عرش کا تارا

اللہ رے رفت

کیا مج لکھے آئینہ نور خدا کی

اک بندہ غاکی

اللہ نتھے آپ ولیکن ستھے سراپا

اللہ کی قدرت

شہر اشعاعیلمین موتی پر وسے ہیں۔

اے صل علی وجل وجلالہ اتنے میں وحید

صاحب پاس ایک رقعہ آیا کہو لکر پڑھنے

لگے لکھا تھا۔ مکرم بندہ مولانا وحید صاحب

دام غنائکم۔ تسلیم در نیولا دو طبیب

یونانی رزیڈنٹ صاحب کی سفارشی

یہاں وار دہوے ہیں اور سرکار نے

امتحان کے بعد فی اسم دوسو روپیہ

تھواہ دینے کا وعدہ فرمایا ہے اور

مولانا فرید العصر رئیس الحکما متحن قرار

پائے ہیں آج دوبجے امتحان ہو گا چونکہ

اب بارہ پر پنتیس منٹ گزر چکے ہیں۔

اگر حضرت حامل رقبہ کے ہمراہ تشریف

لائیں تو بندہ بھی ہمارے ساتھ چلنے کو مستعد

ہے سنا گیا ہے کہ صدر اعظم بارہ دین

یہ جلسہ مقرر ہے اور صبح سے لوگوں کا  
اجماع ہو رہا ہے ہمارا جانا خالی از  
لطف ہو گا آپ کا نیاز مند محب حسین  
مہتمم تعمیرات سرکار عالی -

وحید خان خوب یاد آیا حضرت  
اپنا اسم مبارک بتلائے اور وطن  
شریف کا پتہ دیجئے -

شہر یار اپنا نام بتلایا اور حقیقت  
کہہ سنائی -

وحید اما تو آپ شاہزادہ عالی تبار  
معاف فرمائے میں آپ کے رتبہ سے  
واقف نہیں تھا -

شہر یار اجی یہ کیا فرماتے ہیں  
نبیلہ آپ سنا نہیں - ع

کا ذرین راہ فلان ابن فلان چیز سی

وحید خان شاہزادہ صاحب اگر  
تقدیر منظور ہو تو آپ تشریف لے جائے

شہر ازین چہ بہتر یہ لکھ دو  
صاحب ملکہ چلے کوئی دو موقدم گئے

ہونگے کہ دیکھتے کیا ہیں کہ ایک بدن  
گاڑی میں کوئی پندہرا سور و پیہ قیست  
کے دو مشکلی یا بولگے ہوئے تیار کھڑی  
ہے اور ایک سفید پوش مہذب وضع  
جنتلین کسی کے انتظار میں ٹھہرے ہیں  
وحید قریب پہنچ کر السلام علیکم  
جنتلین یعنی محب حسین و علیکم السلام  
ورحمۃ اللہ وبرکاتہ -

وحید شہر یار کی طرف اشارہ کر کے  
آپ سے ملاقات کیجئے آپ شاہزادہ  
میں روم کے -

محب حسین آداب عرض کرتا ہوں  
پیر و مرشد کو -

شہر - تسلیم عرض ہے یہ لکھ کر اپنے  
مصافحہ کیا -

محب حسین وحید کی طرف مخاطب  
ہو کر آپ ہی کا انتظار تھا -

وحید دو بجے کو اب کتنی دیر  
باقی ہے -

محب حسین گہڑی دیکھ کر اسے  
 دس منٹ باقی رہ گئے خیر چلے جانور تیز  
 مین اگر خدا چاہا تو سات منٹ میں پہنچ  
 جائینگے یہ کہکرتینون صاحب گاڑی پر  
 سوار ہوئے کوچ بان نے گھوڑوں کو کڑکڑا  
 دیا پانچ منٹ میں لیجے وہ دروازہ سامنے  
 آگیا بارہ دری کا قریب پہنچ کر گاڑی سے  
 اترے اور اندر داخل ہوئے شہر یار نے  
 دیکھا ایک بارہ دری عالیشان نہایت  
 خوبصورت نئی بنی ہوئی رنگی ہے راستہ  
 وپیراستہ صحن میں گلکاری حوض میں  
 فارون کی آبشاری کوچ کریاں میز  
 بچ جا بجا بیچے اونپر معزین و اشرف  
 خاص و عام اپنے اپنے مراتب سے  
 بیٹھے ہیں یہ تینون صاحب ہی سلام  
 علیک کر کے ایک طرف بیٹھ گئے تھوڑی  
 عرصہ کے بعد چہر اسی نے آکر کہا امتحان  
 جمعہ آئندہ پر مقرر آیا ہے آج نہیں ہوگا  
 یہ سن کر جلسہ برخاست ہوا۔ شہر یار

محب حسین اور وحید صاحب تینون صاحب  
 ہوا خوری اور زیارت مزارات اولیاء اللہ  
 کر کے قریب شام محب حسین کے مکان  
 کو آئے گاڑی سے اترے داخل پہاگ  
 ہوئے شہر یار نے دیکھا ایک مختصر سا چھپ  
 ود لربا فرج بخش و دلکش چوٹا سا خانہ باغ  
 ہے روشن صاف خیابان شفاف  
 میوہ دار درخت تحرک نسیم سے چومتی  
 شاخیں بار اٹھاری زمین کو چومتی شاخ  
 گل کی کج ادائی گون کی رعنائی زکس  
 شہلا نظارہ کنان سوسن نیلی خسار صبا  
 کے طماچونکی شکوہ کنان قریب شام  
 درو دیوار عکس شفق ہے طلائی ق م  
 شاہد ان چمن کے ہاتھ میں پھول کے  
 جام حبیبی قیان گلغام گلاب حبیبی موتیا کی  
 بہنی بہنی خوشبو نسیم عنبر شمیم روان ہر  
 سبزی کی حضرت پر زحما علی شاد گل حنفی  
 کی صفوت کے مقابل زر کامل العیار شمسار  
 عادل خوشن الحان غنچے زیر تبسم کنان

سبز ان گلشن کے عکس سے آئینہ سپہر زمر  
 خام عباسی پہولون کے پرتوسی افق چرخ پر  
 شفق کا اہتمام اودی اودی گہاؤن سے  
 باغ پر عجب سمان نہروں کا پانی نار  
 کھینچا لوہی طبع کی طرح روان ابرین برق  
 خاطف کی دشتانی اس طرح پیدا جیسی  
 صفحہ لا جو ردی پر طلائی نقرئی جدولین  
 ہوید اغنجن کی چٹک مسرت خیز ساغر  
 لالہ خون دل سے لبریز سیوتی کی آب  
 و تاب سے در عدن نخل کھنار کی سرخی  
 سے لعل بدخشان شفق -

### نظم

بزم گلشن گون سے تہی آباد  
 کہیں قسری تہی اور کہیں شمشاد  
 بوے گل سے بسا ہوا گلشن  
 ہتا معطر گلون کا سپہراہن  
 سنبل باغ زلف کھولی ہوئی  
 موتی گج بال تہی پروے ہوئی  
 گرد گلشن کے ستے گل سوسن

خط حسار شاہد ان چمن  
 صاف ظاہر تہی عقل سے یہ بات  
 دنگو گہیرے ہوئے تہی کالی رات  
 نخل ہر ایک نخل قامت یار  
 رگ گل موئے گیسوی دلدار  
 وسط باغین ایک خنجر کوٹھی خوبصورت  
 خوش نما فرج بخش مسرت افزا اوس مین  
 دو چار احباب مہذب وضع خوش  
 لباس شگفتہ رو کشادہ جبین لطیفہ  
 سنج مرخان مزج صاحب مکانی انتظار  
 مین بیٹھے مین یہہ تینون صاحب قریب  
 پہونچکر بعد سلام و علیک مصافحہ کر کے  
 بیٹھ گئے -

شہر یار سب کی طرف مخاطب ہو کر  
 عرض کرتا ہوں اے حضرات اسوقت  
 نسیم غالیہ بار کے جھونکون سے دماغ  
 معطر ہو رہا ہے اگر آپ کو اساتذہ عجم  
 کے اشعار آبدار یاد ہوں تو سنائے  
 باعث تفریح تاذہ و مسرت پہلے انداز کا

ہوگا اونین ایک صاحب سہمی میرزا  
عبدالرحیم شخلص بہ لغیم نے شہر یار سے  
مخاطب ہو کر عرض کرتا ہوں سماعت  
فرمائے -

مولانا اہی

ازدوشت و ردلم صدقہ پیدا میشود  
مجلسی کا بنادو بدستند غوغا می شود

ولہ

روز ہجرم یاد آن محل شکر خامی کشد  
خستہ را چون شد اجل پیدا میجای کشد  
خواجہ آصفی

بسوی خلیفتن از لطف گشت خانہ کشد ستم  
کہ من بسیار مجبورم ہم آغوشی نمیدانم

عبدالسلام بیانی

اضطرار ہم نگذارد کہ کشیم از جای  
انتظارت نگذارد کہ زجا برخیزم  
میرزا عبد اللہ الفت

در سر دل ہوس آن قدو قامت افتاد  
باز ویدار من دل بقیامت افتاد

امیر خسرو روح

من شکب بیدلان را خندہ می بنداشتم روز  
کنون بر میدہد تخی کہ من میکاشتم روز  
رسید بر سر بالین بوقت نرغم بار  
چراغ زندگیم شام مرگ روشن شد  
مرزا رضی دانش

چشم بر راہ نسیم خوش خبرداریم ما  
ہججہ بوے گل غریزی در سفر داریم ما

ولہ

گل بدست گل فروشان رنگ سہارا گرفت  
آب غربت ناز پرورد گشتان راخت

ولہ

لاف عشق ای لالہ پیش ما جگر خوان خطا نیست  
سوز و روی نیست با داغی تو خون بدہا نیست

ولہ

بہار صحبت و شور جو آنے  
صغیر لبس و بوے گلے بود

محمد رضای  
کشمیرے

شب بود و دره در از همان جافروشد

وله

غنچه را پیش دمانی تو صبا خندان یافت  
انچنان بر دهنش زد که دهن پر خون شد

وله

سپارد دل بهر کس که رخی چو ماه داد  
بکسی سپارد دل را که دلت نگاه دارد

وله

شاه آن نیست که دارد خط سیر و لعل  
شاه آنست که این دارد و آنی دارد

وله

دامن از من بکش ای مهر و چون آیدان  
من سری در قدمت می نهم و می گذرم

میر حبیب الدین سیادت

شد ز اشکم رفته رفته دیده گریان سفید  
میکند ابر سیه را عاقبت باریان سفید

وله

باز شد چشم دلم از پستی دیوار خویش  
عالمی را دیدم از افتادن دیوار خویش

محبت را پس از قطع محبت لذتی باشد  
که شلخ نخل پیوندی به از اول نثار دارد

وله

خط آئینه از وصل تو محروم نشد  
میتد آن گفت که اقبال سکندر دارد

سعدی شیرازی رح

دلی که عاشق صابر بود مگر سنگ است  
ز عشق تا بصبری هزار فرسنگ است

وله

بلطف دلبر من در جهان بینی دوست  
که دشمنی کند و دوستی بغیر آید

کمال شیرازی

برگ گل نیست که افتاده لطف چمن است  
پنبه داغ دل بلبل خونین کفن است

سلمان ساوجی

گاهی ز دل بود گل گاهی ز دیده ام  
من آنچه دیده ام ز دل دیده دیده ام

وله

افتاد و دوش دل نیم زلف شادی



وله

خود فردشی تا یکی انی نه پیش از غبار  
آخر از موی سفید نوشتن شرمی بدار

مرزا محمد علی صائب

قمریان پاس غلط کرده خود بیدارند  
ورنه یک سر و باند ام تو در گشت نیست

وله

دلیل خواهش خوبان همین عشق تبارازا  
که گل کیالره از بهر پیل باز نمیکرد

وله

آنجا که ابروی تو نماید هلال را  
چون ناخن گرفته بر زیرین کند

ملا طغرا

باین نازک مزاجی تا یکی هر جانمی پارا  
همان بهتر که چون عینک چشم هانی پارا

وله

نیامدی که مبادا بهیرم از شادی  
بیا که مرگ به از انتظار می باشد

ملا طاهر غنی

آب بود معنی روشنی غنی  
خوب اگر بسته بود گوهر است

وله

کند در هر قدم مندر یاد خلخال  
که حسن مکر خان پاد در رکاب است

وله

زاهد اگر ز کرده پشیمان نگشته است  
در هر ناز دست بر آنو چه میزند

وله

بسی مشکل بود دل کردن از خوبان پس از الفت  
هنوز آب از غم یوسف چشم چاه می آید

حضرت منظر ح

معار خود مشو که کتی خانه خراب  
ویرانه باش از تو بنای شود بلند

وله

چشم بر چشم چو افتاد گرفتاری هست  
حلقه بر حلقه چو افروزد و گزنجیر است

وله

انبساط غنچه غنی نیست گرفتاری است

دل بجز دسارنی اجاب کی دامن خود

وله

کجا صفہاے فرنگ از درونی بدیدہ جاب شد  
تبی از بوریا ہم خانہ اہل صفا باشد  
حضرت سلطان المشائخ رح

دل اور برحم آورد آخر مالہ زارم  
بلے اعجاز عشق است اینکہ زاری بیگرود

وله

صبر کردم سر کشید و شور میکردم رسید  
شکوه کردم رنجہ شد سازگاری با بین

وله

از تو نتواند بریدن کس آبانی مرا  
گر نمیدانی کنی اما تو میدانی مرا

وله

تا کے ایدل فکر در پے دوائی من کنی  
از برای خود چه کردی کز برای من کنی  
مولانا بادشاہ

ترا در دیدہ جا کردم کہ از مردم نہان باشی  
نداشتم کہ اینجا ہم میان مردمان باشی

قصیحی

ای روی ترا ترجمہ در دین مصحف  
وز حال و خط یافتہ تر زین مصحف  
یک نقطہ سہو در ہمہ دوی تو نیست  
گو یا بخط مصنف است این مصحف

وله

چون زخم غنچہ زخم دلم غنچہ گیریت  
برگ گل است سینہ عاشق حریریت

میر مومن استرآبادی

چیریکہ خاطر شگفاندہ جان شد  
می زان حرام شد کہ دلی شاد می شود

نظیری نیشاپوری

ز فرق تا بقدم ہر کجا کہ می نگریم  
کرشمہ دامن دل میکشد کہ جابجا است

میر طاهر وحید

دیدم آن چشمہ ہستی کہ جہانش نامند  
آن قدر آب کہ تو دست آن شست ہند

وله

غنچہ دست از شاخ و زریں رخ دارد و حید

ہر گراویدیم از صاحب دلائل کا رست

ولہ

بباغ ہستی خود چون شگوفہ باو ام

جو باز شد نظر م چشم از بہان بستم

شہر یار - ما شاء اللہ اشعار ہنن ہن

لولو سے شہوار ہن اور آپ کے حافظہ پر

بہی ہمارا صا دہے - اسین شام ہو گئی

سب لوگ رخصت ہوئے شہر یار بہی

وجید صاحب سے رخصت ہو کر مولو

صاحبہ پاس حاضر ہوا بعد اواسے

نماز مغرب و فراغ طعام شہر یار اور

مولانا اور وہ دونوں گلبدن صحن میں

کرسیاں بچا کر بیٹھے یاغین روشنی ہو گئی

علم صرف کا امتیاز اصول قانون کا بیان

شہر یار - ہاں مہر النساء بیگم صاحبہ

پرسون کے علم صرف کے امتحان میں

ابھی سوالات باقی ہیں اون کے جواب دیجئے

مہر النساء بیگم فرمائے -

شہر یار - مصدر کی تعریف کیجئے -

مہر - وہ اسم ہے جو دلالت کرے

کرنے یا ہونے پر کسی کام کے اور اوس

سے فعل وغیرہ مشتق ہوں -

شہر - فارسی مصدر کی علامت لفظی کیا ہے

مہر - علامت اوسکی دن یا تن آخر

اسم مشتق مذ کے -

شہر - مصدر کی ہندی ترجمہ میں کیا

علامت ہے -

مہر - آخر میں نا کا ہونا -

شہر - گردن اور خوشن میں دن

دن موجود ہے کیا وجہ ہے جو اوسے

مصدر ہنن کہتے -

مہر - اس واسطے کہ اوس میں معنی

جو پہلے بیان ہوئے ہنن پائے جاتے

یہ فقط اسم جامد ہے -

شہر - فارسی مصدر کی مثال مع ترجمہ

مہر جیسے آمدن و آوردن کہ اوسکے

آخر میں دن موجود ہے اور معنی اوسکی

آنا لانا اور جیسی خفتن و گفتن کہ اوسکی  
آخر میں تن موجود ہے  
شہر۔ مصدر لازم یا فعل لازم کی  
تعاریف کرو۔

مہر۔ جو فقط اپنے فاعل پر تمام ہو  
حاجت مفعول بہ کی نہ رہے جیسی خفتن  
سونا و ویدن دوڑنا۔

شہر۔ متعدی کی تعریف کرو۔

مہر۔ جو کام کے تنہا فاعل پر تمام نہ ہو  
بلکہ مفعول پر اور اسکا اثر پہنچے جیسے  
کشتن مار ڈالنا۔

شہر۔ لازم کو لازم کیون کہتے ہیں

مہر۔ اسواسطیکہ لازم اسے کہتے

ہیں جو کسی چیز سے جدا نہ ہو چنانچہ ان

فعلوں کا اثر یہی فاعل کے ذات سے

جدا نہیں ہوتا۔

شہر۔ متعدی کو متعدی کیون

کہتے ہیں۔

مہر۔ اسواسطے کہ متعدی اسے

کہتے ہیں کہ دوسرے پر اور اسکا اثر پہنچے  
اور ان فعلوں کا اثر یہی فاعل سے  
جدا ہو کر مفعول کی ذات پر پہنچتا ہے  
شہر فاعل کسے کہتے ہیں۔

مہر۔ کام کرنیوالے کو فاعل کہتے ہیں  
جیسے آمد زید پس زید آئیوا لیکو فاعل  
کہینگے۔

شہر۔ علامت فاعل کی ہندی میں

مہر مفرد متعدی میں نے اوسکو بعد بولیں گے۔

شہر۔ علامت معنوی فاعل کی کیا ہے۔

مہر آنا اسم کا بجز آکسنے یا کون غیر کفر کی تہ لگانا

شہر۔ مفعول کی کیا تعریف ہے۔

مہر۔ وہ ذات جسپر کوئی کام فاعل

کا واقع ہو جیسے زرد زید امر را پس

امر جبریر مار واقع ہوئے مفعول ہوا۔

شہر۔ علامت مفعول کی کیا ہے۔

مہر۔ علامت لفظی ہندی میں کو یا

کیتین جیسے آخر ہو اور فارسی میں یا

اور معنوی جو کسی کو یا کسی یا کہا یا کہے

جواب میں آوے جبکہ اول فعل کے لگا دین -

شہر - فعل ناقص کی تعریف کرو۔

مہر - جو باوجود لزوم بدون دوام کے تمام ہو ایک کو اسم دوسرے کو خبر کہتے ہیں نہ فاعل اور مفعول اور مصدر

اوسکے شدن بودن وغیرہم معنی ہیں

شہر - فعل کے کتنے قسمین ہیں -

مہر - اصل فعل باعتبار تین قسم ہے ہر ماضی حال

مستقبل مضارع اور امر وہی اسکے شلخ ہیں -

شہر ہر ایک کا ایک لفظ ہے یا کئے

مہر - ہر ایک قسم کی بھی کئی قسمین ہیں

بعض قید کے سبب مگر باعتبار فاعل کے

ہر ایک کے چھ صیغہ ہیں واحد غائب جمع

واحد مخاطب جمع مخاطب واحد مکمل جمع شکم

شہر - صیغہ کے کیا معنی ہیں -

مہر - معنی لغوی اوسکے گہرا اور

اصطلاح صرف میں صورت لفظ کو کہتے ہیں جو حاصل ہو حرکت اور سکون اور

حرف کی ترتیب سے مثلاً پروردن سے

پروردہ صورت اوسکی بائے فارسی

مفتوحہ راء مہملہ ساکن و او مفتوحہ راء مہملہ

ساکن آخر وال موقوف یہ صورت ہوئی

واحد غائب ماضی مطلق کی اوسی کو

کہنیک صیغہ واحد غائب ماضی مطلق کا

اور پرورد بفتح و سکون ثانی و فتح ثالث

بدستور ماضی و فتح حرف ماقبل علامت

و وال ساکن غیر موقوف کے یہ صورت

واحد غائب مضارع کی ہوئی اوسکو واحد مضارع

مضارع کا صیغہ کہنیک و متس علی ہذا -

شہر - فعل ماضی کسے کہتے ہیں -

مہر - جو فعل زمانہ گذشتہ سے تعلق رکھتا ہے

شہر فعل حال کیا ہے -

مہر جو فعل زمانہ موجودہ وقت تکم سے تعلق رکھے -

شہر - فعل مستقبل کی تعریف کیجئے

مہر - جو زمانہ آئندہ سے علاقہ رکھے -

شہر - فعل مضارع سے کیا مراد ہے

ہم۔ جو دو زمانہ حال و مستقبل سے

تعلق رکھے۔

شہر۔ فعل ماضی کی کئی قسمیں ہیں۔

ہم۔ باعتبار اختلاف صورت چھ و

باعتبار معنی سات قسم۔

شہر۔ ہر ایک ماضی کے نام بیان کرو

ہم۔ ماضی مطلق ماضی قریب ماضی بعید

ماضی احتمالی ماضی ناتمام ماضی استمراری

ماضی تمنائی۔

شہر۔ ماضی مطلق کی کیا تعریف و

علامت ہے۔

ہم۔ جو فعل دلالت کرے ثبوت

یا نفی فعل پر زمانہ گزشتہ میں بلا قید

دور نزدیک وغیرہ کے اور علامت

حذف نون مصدری مع ما قبل احد

غائب میں جیسے آوردن سے آورد

آمدن سے آمد۔

شہر۔ فعل ماضی قریب کی تعریف کیجئے

ہم۔ جبکہ زمانہ گزشتہ نزدیک ہو

زمانہ حال سے۔

شہر۔ ماضی بعید کی تعریف کیا ہے

ہم۔ جس فعل کا زمانہ گزشتہ دور

ہو زمانہ حال سے۔

شہر۔ ماضی احتمال کی صفت کیا ہے

ہم۔ جو کلمہ دلالت کرے اوپر شک

ہونے صدور فعل کے فاعل سے یہ زمانہ

گزشتہ۔

شہر۔ ماضی ناتمام کیا ہے۔

ہم۔ جو فعل زمانہ گزشتہ میں تمام

نہ چکا ہو۔

شہر۔ ماضی استمراری کی تعریف کرو

ہم۔ جو کلمہ دلالت کرے اوپر کثرت

اور دوام صدور فعل زمانہ گزشتہ میں

شہر۔ ماضی تمنائی کی تعریف کرو۔

ہم۔ جو فعل کے فاعل سے صادر نہوا

ہو مگر اسکی آرزو ہو کہ ہوتا۔

شہر۔ ماضی معطوفہ کس کو کہتے ہیں۔

ہم۔ جو ماضی مطلق کے آخر کا مختفی

تے سب صیغوں میں جیسے گفتی گفتے  
گفتی الی آخرہ  
شہر۔ جبکہ صورت اور ترجمہ اون کا  
ایک ہے پہر کیا فرق ہے۔

ہر۔ فرق مقصود اور مراد میں ہے  
مثلاً اگر پورا ہونا کام کا زمانہ گذشتہ  
میں مراد ہے تو ناتمام ہے جیسے فلان  
آدمی کہا نا کہتا تھا یعنی کہا چکا  
نہتا اگر تمام ہونا مع ہمیشگی کے مراد ہو تو  
اسی استمراری کہینگے جیسے فلان ہر روز  
خوراکہا تا تھا یعنی اکثر اور مکا یہی طعام تھا  
شہر۔ ماضی احتمالی کی علامت کیا ہے  
ہر۔ واحد غائب ماضی مطلق کے  
آخر بعد ہائے ختقی لفظ باشد واحد  
غائب میں اور باقی میں ضمیرین لگا کر  
جیسے باشند باشی باشند باشم باشیم  
جیسی گفتہ باشد۔

شہر۔ فعل مستقبل بنانے کا کیا قاعدہ ہے  
ہر خواستن کے مضارع کا کوئی صیغہ اول

اگر دوسرا فعل آوے جیسی آمدو گفت  
بعضی اگر کہا یا آیا اور کہا پس ہ بجائے  
واو عطف ہے اصل میں یہ ماضی مطلق  
مرکب ہے۔

شہر۔ ماضی قریب کیونکر بنتا ہے۔  
ہر بفتح آخر ماضی مطلق و بحق ہائے  
محقق و لفظ است واحد غائب میں اور  
طریق اشتقاق فعل و ضمائر فاعلیہ باقی  
میں جیسے آمدہ است آمدہ اند۔  
شہر۔ ماضی بعید کس طرح بنتا ہے۔  
ہر۔ واحد غائب ماضی مطلق کے  
آخر بعد ہائے ختقی کے لفظ بود زیادہ  
کرنے سے مع ضمائر مذکورہ جیسے آمدہ بود  
آمدہ بودند۔

شہر۔ ماضی ناتمام اور استمراری  
و تمنائی کی علامت کیا ہے۔

ہر۔ اسکے دو علامت ہیں یا آخر  
ماضی مطلق کے یا بے جہول زاید ہو  
تین صیغے مستعمل ہیں یا اول میں لفظ

واحد غائب ماضی مطلق کے آوے۔

شہر۔ وہ کون صیغے ہیں۔

مہر۔ خواہد خواہند خواہی خواہید  
خواہم خواہیم جیسے خواہد گفت الی آخر  
شہر۔ ماضی مطلق کے ترجمہ کا ہندی  
طریق کیا ہے۔

مہر۔ ہندی صحیح مصدر دون میں بعد  
دور کرتے علامت مصدر۔ نا۔ کے  
اگر حرف علت سے آخر ہو تو لفظ  
یا بڑھایا جاوے ورنہ فقط الف۔

شہر۔ حرف علت جہین آتا ہے  
اسکی مثال کہو۔

مہر۔ خفتن خوردن کی ہندی مصدر  
سونا دکھانا اونہین بعد دور کرنے  
علامت مصدر کے کہانا میں الف سونا  
میں و او ہے تو اذن کا ماضی مطلق  
کہا یا سویا ہوا۔

شہر۔ جہین حرف علت نہیں اسکی  
مثال کہو۔

مہر۔ جیسے پروردن کا ہندی مصدر  
پالنا اوس سے نا علامت مصدر گر کے  
ایک الف ماضی مطلق میں کافی ہے یعنی  
پالا ہوا۔

شہر۔ غیر صحیح مصدر ہندی کی کیا  
پہچان ہے۔

مہر۔ یہ پہچان ہے کہ اسکا حرف اصلی  
بعض قسم ماضی میں دوسرے حرف سے  
بدل ہو جاتا ہے جیسے رفتن کردن و  
ربودن بردن کے ہندی مصدر کہ انکی  
ماضی میں حرف صحیح متغیر ہو جاتا ہے  
جیسے جانا سے گیا کرنا سے کیا۔

شہر۔ ماضی قریب کے ترجمہ کا کیا  
طریق ہے۔

مہر۔ ماضی مطلق کے آخر یہ چار لفظ  
اپنے اپنے موقع پر بڑھاوے سے  
ہیں۔ ہوں۔ ہو۔ ہون۔ جیسے آنا سے آیا  
ہے۔

شہر۔ ترجمہ ماضی بعید کا طریق کیا ہے



ہر - آخر ماضی مطلق کے - تھا تھے  
 تھی تھیں کو بڑھانی سے بنتا ہے -  
 شہر - ماضی احتمالی کا ترجمہ -  
 ہر - ہوگا ہوگی - ہونگے - ہونگا ہوگی  
 آخر مطلق کے بڑھانے سے -  
 شہر - علامات ترجمہ ماضی نامتام  
 شدہ تھی -

ہر - لفظ تابتا دتی ہتی دتے تھے  
 اور تافظ بعد دور کرنے علامت مصدر  
 کے اپنی اپنی جگہ -  
 شہر - ترجمہ مستقبل -  
 ہر - ترجمہ مضارع میں گا دگی دگے  
 آخر میں لگا کر آخرین -  
 شہر - فعل حال کی علامت مع ترجمہ  
 بیان کرو -

ہر - اول مضارع فارسی میں لفظ  
 مے لانا اور ہندی میں تا ہے وغیرہ  
 بعد امر حاضر کے -  
 شہر - فعل مضارع بنانے کا کیا قاعدہ

ہر اوسکا کوئی کلیہ ایسا نہیں کہ سب  
 مصدر میں کافی ہو مگر اس قدر کلیہ ہے  
 کہ بعد حذف کرنے آخر ماضی مطلق کے  
 وال ساکن ماقبل مفتوح صیغہ واحد غائب  
 میں ہوتی ہے اور باقی صیغوں میں ضمیر  
 جمع وغیرہ کے بعد دور کرنے اسی وال  
 کے بڑھائے جاتے ہیں - جیسے شگفت  
 ماضی شگفتہ شگفتہ مضارع شگفتن کا ہے  
 یہ طریقہ سب مصدر کے مضارع میں جاری  
 ہے اور تغیر حرف کا قاعدہ اکثر یہ  
 ہر باب کا ابواب یازدہ گانہ سے جدا  
 ہے کہ اعتبار حرف ماقبل علامت  
 مصدر کے مقرر ہے -  
 شہر - باعتبار حرف ماقبل علامت  
 مصدر کے کیا ہے -

ہر - وہ یہ ہے کہ جو مصدر ہے اسکی  
 علامت مصدر سے قبل ایک حرف  
 حروف یازدہ گانہ سے ضرور ہوتا ہے  
 اسی حرف کا تغیر تبدیل مضارع میں

ہوا کرتا ہے وہ حروف مجموعہ فقرہ  
(شرفم از سخن وے) میں موجود  
ہیں پس باعتبار شمار ان حروف  
کے مصدر کی متین شمار ہونگے اور اس  
قسم کا مصدر اوسی حرف کی طرف  
منسوب ہوگا مثلاً اگر الف علامت سے  
پہلے آیا ہے جیسی فرستادن تو اس  
مصدر کو الفی اطلاق کریں گے قس علیٰ هذا  
شہر مصدر الفی کی مضارع کا کیا طریق  
ہم۔ اکثر بحذف اور دادن میں ہا  
ہوز یا کسریا تے۔

شہر۔ مصدر واوی کا مضارع۔  
ہم۔ اکثر واو حرف الف اور یا  
بدلتا ہے جیسے آسودن آزمودن  
نمودن وغیرہ بودن و درودن  
شنودن غنودن میں فقط بحریک  
دفعہ واؤ۔

شہر۔ مضارع یائی کا کیا قاعدہ ہے  
ہم۔ اکثر بحذف یا چون بخشیدن

و دیدن دو د اور کہی با ضافہ نون  
بعد یا کے جیسے گزیدن اور چیدن اور  
آفریدن میں اور دیدن میں دال لول  
بھی یا کے موحده سے بدل جاتی ہے  
جیسے بیند اور گا ہے بحریک جیسی  
سے دید۔

شہر مصدر خائی کے مضارع کا کیا طریق  
ہم۔ اکثر زاء معجمہ سے اور شین معجمہ  
جیسے فروختن سے فروشد یا سین  
مہلہ سے شناختن شناسد یا لام سے  
گینختن گسلد تبدیل ہوتی ہے۔

شہر۔ حرف را کس حرف سے اور  
کس طرح متغیر ہوتا ہے۔

ہم۔ اکثر بحریک را و مردن میں  
یا اول میں اور کردن میں نون سے  
شہر۔ مصدر زائی کا مضارع بیان  
کرد۔

ہم۔ با ضافہ نون جیسی زون سے  
شہر سین مہلہ کس سے تبدیل و متغیر

ہوتا ہے۔

ہر اکثر بحدف جیسی شاید بایزید  
دوم تبدیل یاے تختانی سے مثل آریاد  
کے تیسری تبدیل بہاے ہوز جیے  
خواہد وغیرہ چارم تبدیل واوچول  
ویاے تختانی سے مثل جوید وغیرہ  
کے پانچمین فون ساکن اور دال حلقہ  
سے اور کبھی فون سے مبدل ہوتا ہے  
از شکستن شکند اور کبھی زاء مجہ سے  
جیسی برخواستن برخیزد یا باء معروف  
ونون سے یا لام سے جیسی نشیند و گسد  
کبھی بلا تغیر و تبدیل جیسی خستد پس یہ  
شاذمین ہیں۔  
شہر۔ شین مجہ کیونکر مغیر ہوتا ہے  
ہر۔ اکثر برا دھلم مبدل ہوتا ہے  
رشتن و نوشتن میں یاے تختانی و  
سین ہلم سے کشتن کشد بخریک  
شدن شود یا ضافہ را۔ اوشتن  
مین ہلد لام سے برشتن مین بریدکا

افراشتن مین افراز و زاء مجہ سے  
شہر۔ ف کا تغیر تبدیل بیان کرو۔  
ہر۔ بخریک فا۔ ۲ یا بدل بائی محض  
سے جیسی رفتن سے روید مگر گفتن سے  
گوید گرفتن سے گیر درفتن سے رود  
خفتن سے خواہد و خفتد سفتن سے سفتد  
پذیرفتن سے پذیرد شاذمین۔  
شہر مصدر میمی سے میم کو کس حرف سے  
بدلتے ہیں۔

ہر۔ یا سے اور ایک ہی مصدر شہر  
یعنی آمدن۔

شہر۔ فون کا تغیر بیان کرو۔

ہر فقط بخریک جیسی افشاں

شہر امر کس فعل کو کہتے ہیں

ہر اوس فعل کو کہتے ہیں کہ جس میں لب  
اور حکم مفہوم ہو جیسے پڑھنے اور لکھنے  
کا امر پڑ اور لکھ تو کہنے والا مخاطب سے  
چاہتا ہے کہ اوس سے پڑھنا اور لکھنا  
واقع ہواستے مین دس بجگئے وہ دوا

حسین زہرہ جبین آرام کے کمرہ میں چلے  
گئیں اور شہر یار اور مولانا میں گفتگو آغاز  
ہوئی۔

شہر یار قبلہ کچہ لب کتاب اصول قانون  
کا بیان فرمائے۔

مولانا۔ سنئے۔ نیتہم ایک نامی  
فلسفی تہا لندن میں جو ۱۹۳۷ء میں پیدا  
اور ۱۹۳۷ء میں مرا او کی فلسفہ کا پہلے اصول  
تھا کہ انسان کی خاص فطرت مسرت یا  
نفع کی خواہان اور الم اور نقصان سے  
گریزان واقع ہوئی ہے۔

مسرت کی کسی قسمین میں (۱) مسرت  
نفع (۲) مسرت ناموری (۳) رغبت  
و نفرت۔ افراد انسانی میں ابتداء  
آزمیش سے تا حال کوئی ایسا نہوگا جو  
ان اقسام ثلاثہ میں سے کسی ایک کا ہی  
خواہا نہو۔ عام تو تینوں اصول کے شیعہ  
و فریقہ میں اوسط و وصول کے یعنی نفع  
ناموری اور خاص قسم اول کے مثلاً اولیٰ

مسرت تقای محبوب حقیقی

کے امید میں عبادات اور ریاضات  
میں مشغول رہتے ہیں اور زہاد و عباد  
و علما امید ثواب آخری و نعیم بہشت  
اور حورون کے وصال کے خیال میں  
زندہ و تقویٰ کی مشقت اپنے پرگوارا  
کرتے ہیں اور جگی گوشائیں وغیرہ  
شہرت یا ناموری دنیا یا عالم آخرت  
میں راحت و دوا می پہنچنے کی امید میں  
حظایط دنیوی کو اپنے اوپر حرام کر لیتے  
ہیں اور طرح طرح کی تکالیف اپنے اوپر اٹھا  
تے ہیں۔ اصول ناموری و رغبت  
و نفرت کے عامل مثلاً سلاطین و حکام  
وزرا اُمراء علماء فقرا سے دینی حق و  
ماحق خطا و ثواب پر خیال نفع ماکر ناموری  
اور اپنی رائے کی تسبیحی میں عمر  
صرف کئے جاتے ہیں چنانچہ تمام ممالک  
و قتال مذہبی و غیر مذہبی جو ابتداء سے  
آج تک ہوتے چلے آتے ہیں اور مہاشے

اور مناظرے ہوئے چلے جاتے ہیں وہ  
انہیں دو اصول پر مبنی ہیں جوگی و سیرگی  
وغیرہ کا قول ہے کہ دنیا ناچیز ہے اس میں  
ہم کو ہمیشہ مصیبت اٹھانا چاہئے اور ہر قدر  
ہم یہاں مصیبت اٹھائیں گے اور مصیقت دور  
عالم میں ہم کو راحت ہوگی لیکن یہ خود نہیں  
جانتے کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں زبان سے  
کہہ رہے ہیں زبان سے کہے جلتے ہیں  
کہ ہم کو راحت سے نفرت ہے اور اسی  
راحت کی تلاش میں سرگردان ہیں  
اور جو لوگ اصول رغبت و نفرت کے  
قابل ہیں ہر فعل کو جو ان کی رغبت کے  
موافق ہے اچھا اور ہر فعل کو جس سے  
بذاتہ ان کو نفرت ہے بُرا کہتے ہیں مثلاً  
ایشیا کے پُرانے بادشاہوں کا یہی اصول  
رہا یعنی جو فعل ان کی طبیعت کے خلاف ہے  
وہ جسمہ ہے بغیر اس امر کے لحاظ کے  
کہ اس سے راحت یا مسرت انسانی  
نتیجہ ہوتی ہے یا نہیں تعصب مذہبی بھی اسی

اصول پر مبنی ہے جو ایک مذہب دے  
دوسرے مذہب کے لوگوں کو کافر  
اور مرتد اور واجب القتل قرار دیتے  
ہیں بہت ایام سال کے ہیں جنہیں اگر کوئی  
کسی گروہ کے خلاف رغبت صادر ہوا  
ہے تو وہ گروہ ان ایام کو ہنایت رنج  
و طال کے ایام سمجھتا ہے اور ان لوگوں  
سے وہ گروہ عداوت رکھتا ہے جو لوگ  
اس دن کوئی امر خوشی کا کریں - اور  
سلاطین صرف اپنے ذاتی حشم اور غضب  
یا شوق حصول ملک و شہرت میں لگے کہا  
بندگان خدا کا خون جنگ و جدل میں  
بہا دیتے ہیں یہ سب مثالیں اصول  
رغبت و نفرت کی ہیں چونکہ کوئی شخص  
صاف یہ امر نہیں کہہ سکتا کہ جو میں کہتا ہوں  
وہی صحیح ہے اور جو اس کے خلاف ہے  
وہ احمق ہے یا سہوہ یا کافر ہے لہذا  
ہر زمانے میں جو اس اصول رغبت -  
نفرت کے پابند ہیں مختلف طریقوں میں

اور مختلف الفاظ میں اس اصول کو ظاہر کرتے ہیں حالانکہ غور سے دیکھو تو سب کی مراد یہی ہے جو ہماری رائے میں ہے وہی صحیح ہے اور اسی کی پیروی کرنا چاہئے غرضکہ یہ سب لوگ اپنی رائے کی فحشیا بی کے لئے اور اس واسطے کہ لوگ اس رائے کی پیروی کریں بے انتہا کوفت اُٹھاتے ہیں لڑتے ہیں اور جھگڑتے ہیں اور اپنے متین مصیبت میں ڈالتے ہیں اور دنیا میں کوئی چیز فی نفسہ اچھے یا بُرے نہیں ہے بلکہ صرف خارجی واقعات اور حالات کسی چیز کو اچھا یا بُرا کر دیتے ہیں مثلاً حصول دولت اگر فی نفسہ اچھی فشی ہو تو ہر وقت اچھی معلوم ہوتی مگر ہم کہتے ہیں کہ چوری کے ذریعے سے جو حصول ہو ہو اس کو لوگ اچھا نہیں کہتے اور کسی جسم میں زخم لگانا بظاہر ایک فعل بُرا ہے مگر اکثر ضرورت میں انسان کا عضو کاٹ دیا جاتا ہے پوٹرون میں

نشر دئے جاتے ہیں اور اس کو کوئی بُرا نہیں کہتا پس معلوم ہوا کہ ہر فعل اپنے خارجی اسباب اور نتائج کے سبب سے اچھا یا بُرا کہلاتا جاتا ہے پہلی مثال میں چونکہ چوری سے دوسروں کو رنج و تکلیف پہنچتی ہے اس وجہ سے وہ فعل بُرا ہے اور دوسری مثال میں چونکہ مریض کی صحت مد نظر ہے اس وجہ سے وہ فعل اچھا ہے پس اسلئے ثابت ہے کہ جو فعل مسرت کو پیدا کرتا ہے اور عالم کو رنج کرتا ہے بہتر ہے پس اس مسرت کی زیادتی اور عالم کی کمی کا نام تہذیب الاخلاق اور سیاست مدن ہے پس مسرت اور آلام کی مقدار دریافت کر نیکے لئے سات حالتوں پر نظر ڈالنا پڑتا ہے

(۱) مقدار -

(۲) اونکی دیر پائی -

(۳) اونکا تحقق -

(۴) اوسکا قریب الوقوع ہونا -

(۵) اونکی توریث -

(۶) اونکا خلوص -

(۷) اونکی وسعت پس اب جس فعل کی خوبی و بُرائی کا اندازہ کرنا ہو تو اولاً دیکھو کہ اوس فعل سے کس قسم کی راحتیں یا مسرات کس مقدار کی نتیجہ ہوتی ہیں اسکو تو آمدنی یا منافع قرار دو تب اس نقصان کو اوس منافع سے بھرا کر کے دیکھو کہ مسرت زیادہ رہتی ہے یا الم اگر مسرت زیادہ رہتی ہے تو وہ فعل و مول تمدن و اخلاق کے مطابق ہے والا نہیں - اوقانون بنانے والا یا بادشاہ اور کچھ نہیں کر سکتا بجز اوسکے کہ ایک بُرائی کے ذریعہ سے دوسری بُرائی کی روک کرے مثلاً کسیکو قید کرنا ایک بُرائی ہے لیکن اس کی روک نہیں ہو سکتی مگر سزائے قید کے ذریعہ سے لہذا قانون بنانے والے نے سزائے قید جو ایک بُرائی ہے

ذریعہ ٹھہرایا ہے دوسری بُرائی کے روک کے لئے یعنی چوری کے لئے پس جب بُرائی کی روک صرف بُرائی ہی ہو سکتی ہے تو قانون بنانے والوں کو اس امر کا دریافت کرنا لازم ہے کہ ان دونوں برائیوں میں سے کون بُرائی بڑی ہے کیونکہ ہمیشہ چھوٹی بُرائی کے ذریعہ سے بڑی بُرائی کی روک ہونا چاہئے - انتہی یہ کہ کھڑے مولوی صاحب شہید کی نماز کو اٹھے اور شہر یار سو گیا -

بابو صاحب مولانا قطرب

علی الصباح شہر یار بعد فراغ نماز و وظائف وحید صاحب کے پاس جائیکے قصد سے باہر نکلا چلتے چلتے ایک بابو صاحب سے کہہ بہرے ہوئے بابو صاحب شہر یار کے ہاتھ میں ہاتھ ملا کر گڈ مار تنگ -

شہر یار میں انگریزی نہیں سمجھتا -

بابو - ویل شلام شاہب

شہر یار۔ بندگی آپ کا اسم شریف  
 بابو ہمارا نام ہے اپنی گھوش ہم  
 بنگالی بلوے ہم انگریزی کہو ب جانتا  
 گڈ لکچر دینے سکتا۔

شہر یار اپنے دل میں۔ ایچے لڈ لڈ  
 ابن الگھوش میں پہر بابو کے طرف  
 خفا طلب ہو کر آپ کی معاش کیا ہے۔  
 بابو۔ ہم ہائی کورٹ کا بارسٹر  
 ہے ہم جینیہ کو تھوڑا روپس کو ماتا  
 آپ اب کہاں جا رہے ہیں۔

غفٹ۔ ہمارا پوتری ہمارے  
 سول سرجس ڈاکٹر یاس جاتا۔  
 غفٹ شہر۔ کیا بیماری ہے۔  
 ب۔ ریٹینٹ فیور۔

ش۔ میں نہیں سمجھا۔  
 ب۔ چچا نکا بکھار

ش۔ ڈاکٹر کیا علاج کریگا آپ  
 یونانی کا علاج کریں تو مناسب ہے  
 ب۔ یونانی بڑبائی بڑا کھرا سیرا

اسکا انامی نہ آنے سکتا اسکا پیرانا  
 دوا گھاناش بیونش ہے دوسیر کشام  
 پلاتا پیچ میں مار ڈالتا۔

ش۔ آپ یونانیوں کے علم سے  
 واقف نہیں ہیں نہ اون سے صحبت  
 پڑی ہے یہ لوگ جو یونانیوں کے نام سے  
 مشہور ہیں پوری طور سے حکمت یونانی  
 سے واقف نہیں ہیں ناحق خطائیں کر کے  
 علم کا نام بدنام کرتے ہیں۔

ب۔ ایک یونانی شانائے میں  
 روگن گل یعنی (کیورسٹین ایٹل سٹی) کا  
 تیل (دکھاتا) ڈاکٹر صاحب ہنستا تھا۔

ش۔ ڈاکٹر بسبب عداوت کے  
 ہنسا ہو گا کسی بیوقوف نے گل یعنی پھول  
 کو مٹی سمجھ کر اولٹا ترجمہ کیا بیٹے گلاب کے

روغن کو گیس کاتیل بتایا ہو گا اس میں  
 طبیب کا قصور کیا ہے۔

ب۔ پارسل ہمارا ہائی کاچی  
 کے ذریعہ کا بیماری ہو ا یونانی شالا۔





ہے یا امیر حمزہ کی کہانی اگر اسی طرح  
کے دو چار فقرے فرمائے تو شاید آج  
شام ہی ہو جائے واہ رے علمیت  
ماشاء اللہ رے لیاقت -

م۔ کیا میرے علم و لیاقت میں ایگو  
شک بھی ہے بندہ کا خطاب ستباب  
شاید آپ نے سنا نہیں سنے قبلہ حبیب  
فضیلت آداب کمالات انتاب قدوة  
المحققین زبدة المدققین مجمع الفضائل  
منبع الفواضل کاشف وقایق معقول  
منقول واقف حقایق فروع و اصول  
خلاصہ خاندان اصطفیٰ نقاۃ دودمان  
ارتضیٰ مطلع انوار اہلیت مخزن اسرار  
قابلیت مجمع اخلاق زبدة الہمہ نگار  
آفاق دبیر مکاتبات ملین طلیق اللسان  
حسان جہان سلمان سادجی زمان  
سبحان دوران افصح الفضا بلع البلیغ  
اکمل الکمل افضل الفضل لمعی نودعی شک  
بقراط و جالینوس روکش فنیاء عرس

و بطیموس استاد ارسطو و بوعلی سینا  
مولانا رشد نامولوی قاضی مفتی فرید الزما  
خان بہادر دام ظلکم العالی الی یوم القیامت  
اف و م چڑ گیا -

شش دلمین خاصے قطرب میں  
بتلا میں لاحول و لافقہ انہیں تو حاتم  
نے ہندوستان کو غارت کر دیا گہڑی  
دیکھ کر ارے ڈیرہ گہڑے گزر گیا ہے  
بابو صاحب سے آج معاف کیجئے کل پہر  
اسی مقام پر ملو گا صبح کے ساتھ ہیجے  
اب مجھے ضروری کام ہے -

### فقہ کے مسائل

یہ کہہ کر چلا جب قریب مکان کے پہنچا  
دیکھا بالکلین گاڑی کھڑی ہے اور وحید  
صاحب کہیں جانے کے واسطے مستعد  
کھڑے ہیں -

### شش السلام علیکم

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ  
آپ کا انتظار تھا میرے ایک صاحب ہیں

عبدالعزیز نام اون کے خلف اکبر رشید  
کے علم و لیاقت کا امتحان ہے تمام علما  
شہر جمع ہیں بعد کامیابی دستارِ فضیلت  
باندھی جائیگی اور متحج افسر العلماء  
مولانا عبدالصمد مقرر ہوئے ہیں سنایا  
ہے کہ آج فقہ میں سوالات ہونگے اسلئے  
میرا عقد جاننے کا ہے اگر آپ بھی تشریف  
لیجلیں تو خالی از لطف ہوگا۔

شش مین سر و چشم حاضر ہوں  
یہ کہکر دو نو سوار ہو کر چلے تھوڑے  
عرصہ میں ایک مکان میں داخل ہو  
دیکھا کہ مکان نہایت عالیشان و فرحت  
تو امان فرش سے آراستہ شیشہ  
آلات سے پیراستہ کیچ کر سیون  
علما طلبہ تماشا بین مجھے اب بیٹھ میں  
یہ دونوں صاحب بھی بعد اسلام علیک اک طرف بیٹھے  
افسر العلماء عبدالرشید صاحب  
کی طرف مخاطب ہو کر ہاں جناب  
مولوی عبدالرشید صاحب فرمائے۔

اگر وضو کرنے والا نہ فرمائے تو ترک کر دینا  
پاؤں دھونے کو ہاتھ دھو کر مقدم  
کرے اور جس عضو کا دھونا مقدم ہے  
اوسکو مؤخر کرے تو وضو جائز ہے  
یا نہیں فقہ کی کتاب کے حوالے سے  
جواب دیجئے۔

عبدالرشید - جائز ہے مسئلہ  
مجمع البحرین میں ہے ملاحظہ فرمائے۔  
افسر یعنی مخفف افسر العلماء۔ اگر بعد از  
منہ ہوئے کسی کام میں مشغول ہو جائے  
پھر کسی کام میں مصروف ہو پھر بعد مسج  
سر کا کیا بعد اوسکے پاؤں دھویا تو وضو  
درست ہوگا یا نہیں۔

رشید مخفف عبدالرسید درست  
ہے یہ مسئلہ کافی میں ہے۔  
افسر اگر اعضاء وضو کر کے پھر تہ  
دھویا تو نماز پڑھنا اس سے جائز ہے  
یا نہیں۔

رشید جائز ہے مگر اس شرط سے

کہ پانی اوس عضو پر خوب بہا ہو۔  
ملاحظہ ہو مضمرات۔

افسر وضو میں اگر کھڑا کسی عضو کا  
سو کھا رہ گیا پس ایک قطرہ دوسرے  
عضو سے لیکر اسکو ترکیب تو درست ہے  
یا نہیں۔

رشید درست نہیں خلاصہ میں۔  
افسر اگر ڈاڑھی کے ٹپکتے ہوئے  
پانی سے سر کا مسح کریں جائز ہے یا نہیں  
رشید درست نہیں ہے مضمرات  
افسر آدمی کے جسم سے خون یا پپ  
یا زرد آب نکلے یا پاخانہ کی راہ سے  
کیرا نکلے تو وضو تو ٹاٹا ہے برخلاف اسکے  
کیرا یا گوشت کا کھڑا کسی زخم سے نکلے تو  
وضو تو ٹاٹا ہے یا نہیں۔

رشید نہیں تو ٹاٹا۔ ہدایہ  
افسر اگر خون یا مانند اسکے کوئی  
شے زخم کے منہ پر آ جاوے اوسکو  
روئی سے بند کر دین یا اوسپر مٹی دال دین

سے ٹہر جاوے اگر ایسا کیا جا تو البتہ  
جاری ہوتا پس اسقدر تو رینوالا وضو کا  
ہے یا نہیں۔

رشید نہیں۔ مضمرات  
افسر اگر خون یا مانند اوسکے اندر  
لیکڑ لپیٹری تک پہنچے اور باہر ناک کے  
نہ آیا ہو وے تو تو رینوالا وضو کا ہے  
یا نہیں۔

رشید تو رینوالا وضو کا ہے ہدایہ  
افسر اگر کان سے پپ یا اور کوئی  
چیز بغیر درد کے باہر آوے تو وضو  
تو ٹاٹا ہے یا نہیں۔

رشید نہیں۔ قینہ۔  
افسر اگر آبلہ چوٹا جسم پر ہو اور  
پوست اوسکا چھلا جاوے اور پانی  
اوس سے جاری ہو تو کاسر وضو ہے  
یا نہیں۔

رشید کاسر ہے۔ مضمرات  
افسر اگر جو تک آدمی کے خون سے

رشید جو چیز کہ غالب ہے ہم  
اسیگا ہے۔

افسر اگر خون دہانی سرد و برابر  
ناک سے یا منہ سے نکلے تو کاسر وضو  
ہے یا نہیں۔

رشید کا سر سے تجنّیس و قینہ  
افسر اب پانچ بجے ہیں دقت  
باقی نہیں بقیہ سوالات کل ہونگے ابھی  
تو ایک ہفتہ پڑا ہوا ہے یہ لکھ کر  
کئے جلسہ برخواست ہوا۔

### لطائف ظریف

شہر یار وحید صاحب رخصت ہو کر  
مولانا پاس آیا سرگزشت تمام روز کے  
زبان پر لایا پہر نماز عصر پڑھ کر مولیٰ صاحب  
اور شہر یار اور جہر النسا قمر النسا کریمان  
صحن میں بچا کر بیٹھے گفتگو ہونے لگی۔

مولانا ایک دفعہ کا اتفاق سے کہ  
میں ہمراہ قافلہ کے زیارت کسہ شریف کو  
جاء تھا ایک مقام پر کچھ بچے رنگیا دیکھا

پہول جاوے وضو اس شخص کا لڑتا ہے  
یا نہیں۔

رشید کسور ہوتا ہے۔ سراجیہ  
افسر اگر لپٹو یا چھڑیا گو جڑی آدمی کے  
جسم سے خون چوسے اور پھر جاوے  
وضو تو ٹٹا ہے یا نہیں۔

رشید نہیں تو ٹٹا مگر او وقت  
کہ گو چڑھی بڑی ہو۔ تجنّیس۔  
افسر اگر کوئی شخص دنبل کو دبا یا اور  
خون اس سے نکالا وضو اس کا تو ٹٹا  
ہے یا نہیں۔

رشید تو ٹٹا ہے۔ قینہ  
افسر اگر کسی کو تار نارو کا یا ہند  
اوسکے کوئی شئی بغیر زہریلے و خون  
جاری کی باہر آوے تو وضو تو ٹٹا ہے  
یا نہیں۔

رشید نہیں تو ٹٹا۔ مضرات  
افسر اگر منہ یا ناک سے خون  
پانی سے ملا ہوا یا ہر آوے کیا حکم ہے

ایک ضعیف عورت نیک سیرت زاہدہ  
عابدہ تسبیح ہاتھ میں مصلّا کا ندے پڑالی  
ہوئی چلے آرہی ہے میں نے کہا السلام  
علیہا جواب میں اوس عابدہ کہی -  
طبعمہ فادخلوها خالدين میں نے سمجھا  
سلام کا جواب آیت قرآن سے دیتی ہے  
پھر میں نے کہا آپ کہاں سے آتے ہیں  
کہنے لگی یخرج من بین الصلّٰی الثّٰیث  
میں نے سمجھا کہ پشت پدر اور شکم مادر  
سے کہتی ہے پھر کہا آپ کا مکان  
کہاں ہے کہنے لگی سبحان الذی  
اسّٰوٰی اَبَدًا کَبَلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ  
سمجھا کہ شاید مکان بیت المقدس میں  
ہو۔ پھر میں نے پوچھا اے ماں صاحبہ  
کہاں جاو گے جواب دی و اللہ  
علی الناس حج البیت من استطاع  
الیہ سبیلا سمجھا کہ کعبہ کی زیارت  
کو جاتی ہے پھر میں نے پوچھا آپ کا نام  
کیا ہے کہی راضیہ مرضیہ میں نے

خیال کیا کہ راضیہ نام ہے پھر سوال کیا  
کہاں حاضر ہے اگر تناول کیجئے جواب دی  
وما جعلناہم جسد الا یا کلون الطعام  
پس سمجھا کہ کہتی ہے کوئی شئی ایسی نہیں  
جو جو غذا کھاے اپنا توشہ سامنے رکھ دیا  
اور پوچھا پانی بھی پیو گے کہی وجعلنا  
من الماء کل شئی حی معلوم ہوا کہتی ہے  
تمام اشیا پانی سے زندہ ہیں پانی بھی دیا  
بعد فراغت طعام کے۔ پوچھا کہ اونٹ  
پر سوار ہوتی ہو۔ جواب دی ان  
احتم احتم لا نفسکم سمجھا گیا  
کہ کہتی ہے اگر نیکی کرے نیکی اپنی ذات  
کے واسطے ہے۔ یعنی سوار ہونے کی پس  
اونٹ کو بٹھلایا۔ کہنے لگی قل للؤمنین  
یفضون من ابصارہم جانا کہ کہتی ہے  
ڈھانچو اپنے آنکھوں کو نا محرموں سے  
پھر آنکھیں موند لین پھر اونٹ پر سوار  
ہو کر کہنے لگی سبحان الذی یفعل ما یشاء  
ہذا اوما کنا لامقرنین میں نے

سمجھا یہ کہتی ہے کہ پاکی اور بزرگی نما  
 اسی خدا کو سزاوار ہے جو ایسے  
 جانور کو آدمی کا سحر کیا جب قریب  
 منزل پہنچنے میں نے پوچھا ای صاحبہ  
 اس قافلہ میں آپکے لوگوں میں سے  
 کوئی ہے جو اب دی ابراہیم  
 الذی وفایحی لخذ الکتاب  
 وکلمہ اللہ موسیٰ تکلیما جانا  
 کہ کہتی ہے میرے تین لڑکے ہیں  
 ابراہیم و یحییٰ و موسیٰ جب قافلہ  
 اتر ا پوچھا ای بڑی بی آپکے خیمہ کا  
 کیا نشان ہے کہی علامات و  
 بالفتح ہم بہت دوت پس معلوم  
 ہوا کہتی ہے میرے خیمہ کا نشان  
 کمل ہے پس از بس عابد نے اپنے  
 خیمہ میں گئی اور پہر باہر اگر کسی من  
 جاء بالحستہ فلاہ عشر امثالہا  
 سمجھا و عادی ہے یعنی ایک نیکی کے  
 بدلے خدا تعالیٰ چھ کو دس حسنت دے

پہر در خیمہ پر بیٹھ گئے تینوں فرزند  
 اگر قد مبوس ہوئے اپنے بیٹوں دیکھ کر  
 قبلہ کے جانب متوجہ ہو کر کہی الحمد للہ  
 الذی اذهب عنا الحزن سمجھا کہ  
 فرزندوں کے ملاقات کا شکر کہتی  
 ہے پہر بیٹے فرزندوں سے پوچھا کہ  
 آپکے والدہ سخن دنیاوی نہیں کہتے ہیں  
 کہنے لگے درست ہے پوچھا کہ آپ کے  
 والدہ سخن دنیاوی نہیں کہتے ہیں کہتے  
 درست ہے پوچھا کتنے سال سے کہا  
 اسی برس سے پوچھا کیا باعث ہے  
 کہا خود آپ دریافت کر لیجئے ہم گستاخ  
 نہیں کر سکتے پہر میں نے پوچھا اے  
 صاحبہ آپ سخن دنیاوی کیوں  
 نہیں کرتے کہی یسأل الصادقین  
 عن صدقہم یعنی جس روز صدیقو  
 سے پوچھیں گے کہ تم دنیا میں کیا کلام  
 کئے میں کہوں گی خدا یا میں سوایتیہ  
 کلام کے نہیں کی ہوں -

شہر ماشاء اللہ کیا زائدہ عامہ  
 عورت تھی اپنے زمانے کی رابعہ کہنا چاہیے  
 شہر اکیروز خواجہ حسن بھری حجتہ  
 اللہ علیہ بغداد کے بازار میں پیر سے  
 تھے ایک طبیب پکار رہا تھا کہ جسکو  
 کوئی بیماری یاد رہے ہو اسکی دوا میرے  
 پاس ہے شیخ کو اس کے کہنے سے تعجب آیا  
 اسی وقت اس کے پاس جا کر کہنے لگے  
 میں بیمار ہوں کہا کیا بیماری ہے کہ  
 گناہ کی بیماری طبیب نے کہا اسکا نسخہ  
 یہ ہے بیچ فقر برگ صبر ہلیدہ عفت  
 بلیہ تواضع کو معرفت کے کہڑل میں  
 توفیق و تقویٰ کے ہاتھ سے کوٹ کر شک  
 مذمت داخل کر کے دیگ اشتیاق  
 میں دالکر چولے پر تفکر کے رکھے اور نیچے  
 سے آتش غضب مشتعل کرے اور ذکر  
 و خل کے کپڑے چاکر مہمت کے ہاتھ  
 سے اخلاص کے حلق میں ڈالے شفا ہوگی  
 مولانا عجب ظریف الطبع حکیم تھا

لیکن بزرگوں کے ہی کیا باتیں ہوتی  
 ہیں سبحان اللہ  
 شہر نقل ہے اکیروز حضرت عیسیٰ او  
 حضرت یحییٰ صلوٰۃ اللہ علیہما کے درمیان  
 میں مناظرہ ہوا حضرت عیسیٰ نے فرمایا  
 لب خندان بہتر ہے اور حضرت یحییٰ نے  
 فرمایا چشم گریان بہتر ہے آخر دونو  
 حضرات نے اس معاملہ کو جناب یاری  
 میں رجوع کئے بعدہ جبرئیل علیہ السلام  
 نازل ہو کر جواب لائے کہ جناب ایزدی  
 فرماتا ہے کہ لب خندان کو دوست  
 رکھنا ہواں چشم گریان سے کیونکہ  
 لب خندان ہمارا فضل دیکھتے ہیں۔  
 اور چشم گریان اپنا فضل اللہ ہمارے  
 فضل پر نظر کرنا ادلی ہے اپنے فضل پر  
 نظر کرنے سے۔

مولانا نقل ہے کہ اکیروز حضرت  
 احمد خرقانی رحمۃ اللہ علیہ کلام نبوی  
 پہنکر کسی درخت کے نیچے بیٹھے تھے۔



میں خوب ب کے پلاؤ تیار کر دیا کرتے  
جب دسترخوان پر آیا اسکی خوشبو  
ایسی پسلی کہ تمام مکان معطر ہو گیا نادرشا  
نے مباحثہ کیا داندین بلاؤ نیست  
بلکہ مزار نظام الدین اولیاست -

شہر یار کسی کاہلی نے دریونہ گری  
کر کے ایک اشرفی ہم بیچائی تھی وہ  
چوری گئی کاہلی نہایت محزون و مغموم  
ہوا اور اپنا حال تبناہ کیا اتفاقاً کسی  
کے ہاتھ سے سونیکا کراسنڈاس میں  
گر پڑا اوسنے کہا جو نکالے گا اوسکو  
دس اشرفیان دیوونگا کاہلی مذکور

اشرفیون کے حوصلے سے سند اس میں  
اترا اور کراہیزار حنت نکالا تمام  
چرکین آلود ہوا ندی میں جا کر دو تین ہونڈ  
مک دھوتا تھا اور اپنے پرنفیزین اور  
لغت کرتا تھا آخر ماہولے حسب اقرار  
دس اشرفیان حوالہ کین اوسکے ایک  
نے اگر مبارک باد دی کہ شکر کرو خدا  
یتالی نے ایک اشرفی کے بدلے میں  
دس اشرفیان دین کاہلی نے عصر

جناب باری سے مذا آئی کہ اسی احمد  
کیا ٹوپی بیچتا ہے حضرت نے فرمایا ہاں  
اسکی قیمت کیا دیگا جو کچھ دین دو دینا  
میں ہے اسکو قبول نہیں کرتا ہوں اور  
سوائے اسکے تو ہی میرا ہے - مذا آئی  
کہ گستاخانہ کہتا ہے اور نہیں درتا ہے  
اگر ہم حکم کریں تو کوئی ہمارے بندوں  
سے تیرے پاس رجوع نہ کریں حضرت نے  
عرض کئے الہی اگر میں بھی چاہوں تو  
بیری رحمت مخفی سے خلق کو ایسا آگاہ  
کر دوں کہ تمام خلق اوسکے اعتماد پر عباد  
بکرین -

شہر یار حضرت عبداللہ انصاری  
رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ روزہ  
داشتن صرف زمان و بسیار نماز گزاران  
کا رمیوہ زمان و حج گردن قطع بیابان  
است و دل بدست آوردن کار  
جو امر دان است -

مولانا - ایک روز محمد شاہ نے  
نادرشاہ ایران کے واسطے چمیلی ملا  
میرستی تمام یعنی غنچہ ہائے چمیلی چاول

مین اگر کہا بے خدا اول دہ من گہ سحر  
بعدہ میدہد -

مولانا نواب سادات علیان کے  
سرکار میں فرقہ سپاہیوں میں دو بابا  
بیٹے ملازم تھے ایک روز بیٹا نواب صاحب  
کے سامنے اپنے خجک کا تذکرہ کر رہا تھا

کہ حریف نے مجھ پر نیزہ چلایا اور میں  
نے تہاب دیکر قریب قریب ایسی چلائی کہ لوگ  
کام تمام ہو گیا اس نطق پر لوگ ہنسنے  
لگے باب شرمندہ ہو کر کہنے لگا بیٹا قریب  
غلط نطق ہے مت کہا کرو قرآبادین کہا کرو

یہ سنکر نواب صاحب کے بیت میں  
مارے ہنسی کے بل بڑھ گئے اور فرماتے

گئے ہم نہ سمجھتے تھے کہ اس ہتیار کا نام  
قرآبادین یا قریب قریب ہے لیکن آج تحقیق ہوا  
کہ قرآبادین ہے یہ سنکر حاضرین مجلس  
ہنسی کے مارے بے اختیار ہو گئے -

شہر یار - ایک شخص قلم نگارش سے  
کسی امیر کے پاس وارد ہوا امیر مذکور  
نے فالودہ نہایت عمدہ اسکو دیا اور کہا  
آج سے چھوٹے ہو اور اسکا مزہ

بیان کر دنگش مذکور ایک ایک چچہ  
پیتا تھا اور سہلاتا تھا لوگوں نے اس  
سے پوچھا کہ اسکا مزہ کیسا ہے کہا  
وصف این چہ گویم سرفا شکیکہ بگلو میرود  
گویا علی مرتضیٰ میرود انتہی

## علم موسیقی کا بیان

قر - ہاں شہزادہ صاحب کچھ علم موسیقی  
کا بیان فرمائے جھکو اسکا بہت شوق  
شہر یار اصول علم موسیقی کے تین میں  
سر - راگ تال باقی  
سب اسکے شعبے میں پہلے سر کا بیان  
کرتا ہوں سنئے -

## سر فرمائے -

شہر یار سر بھنم سین مہلہ و سکون  
راے مہلہ آواز موزون ہر شے کی  
خواہ وہ صدا انسان کی ہو یا حیوان  
خواہ ستار یا سازنگی جلد بکھاوج  
وغیرہ کی اور درجے سر کے ساتھ  
میں جھکے نام موسیقی میں یہ ہیں -  
کراج رکب گنگدھار بدھ

پنجم دھیت نکھاد جو ستار پر  
 جیسے ساتوین آٹوین نوین گیاروین  
 باروین تیروین پردہ پر باج کے  
 آمین تار کو دبا کر بجانے سے ساتون  
 سر مرقمہ بالا بولتے ہیں کہ رچ  
 کو اس لئے سر کہتے ہیں کہ وہ اول  
 سر ہے بلکہ ساتون سرون کا منبع  
 ہے اور مرجع کہ اس سے سب شروع  
 اور اسی پر ختم ہوتا ہے اور سر کہج  
 بار ماہ یعنی سال بہر کام آتا ہے اور باقی  
 جیسے سر یا یام مہودہ مثلاً رکھب  
 و گندھار موسم گرما میں۔ اور  
 مدھم اور پنجم۔ موسم بارش میں  
 دھیت اور نکھاد موسم سرد  
 میں اور کہج پہلا سر ہے سر ہا  
 ہنگانہ سے اور نکھاد ساتواں جبکہ  
 ہماوت خوانی ہی کہتے ہیں کہ مخرج  
 اس کا فیل ہے اور اختصار کی واسطے  
 ان سب سرون کا سر حرف یک  
 مرقمہ کیا جو سرگم بدھن نام سرگم  
 پر مبنی ہوا اور سات سرون کا فقط

صحیح یہ ہے۔ سا ری گا ما  
 پا وہ نی جس سے سحر ف  
 لیکر (سرگم بدھنی) بنایا گیا دھیت  
 سے دو حرف یعنی (دوہ) نکھاد سے  
 (نی) لینے کی وجہ یہ ہے کہ بغیر شامل  
 کرنے اس کے سر کی الاپ میں سکتے اور  
 ثقلت پڑھتی تھی اور ہندی میں (ہ)  
 سات دال کے ایک حرف کا الجزد  
 اور نکھاد بھی اسی طرح اور اسی سرون  
 مجموعہ کو سبت کہتے ہیں یہ اس لئے  
 بنایا گیا ہے کہ آسانی سے ہر راگ  
 راگنی کو اسی کے سرون میں جو سرون  
 الاپ سکین اور یاد رہے کہ اس راگ  
 راگنی کے یہ سر ہیں اور راگ راگنی  
 کی صورت سرون کی صحت سے قائم  
 رہتی ہے اور سرگم اس طرح الاپ میں کہ  
 سا کہج رہے رکھب نہو جائے اور  
 رکھب گندھار نہو علی ہذا القیاس  
 اگر کہج سے نکھاد تک بطور عروج  
 کے سیر اور الاپ گرت۔ جیسے  
 (سا۔ ری۔ گا۔ ما۔ پا۔)

وصا - نی ) تو انکو اصطلاح  
موسیقی میں آروھی - اگر بالکس  
اوسکی نزول کرین مثلاً (نی - وہ  
پا - ما - گا - ری - سا )  
تو باضافہ واو اور وحی کہتے ہیں اور  
مجموعہ ہفت سر کو سبتک اور گرام  
اور سبتک اور گرام - تین ہیں یعنی  
ادنی - اوسط - اعلی - ادنی یعنی  
اول گرام کو مندر گرام - اور اوسط  
کو مدیم گرام - اور اعلیٰ کو تار گرام  
کہتے ہیں مخج اول کا ناف ہے دوسرے  
کا لگو ہے تیسرے کا دماغ ہے اور  
دوسرے سبتک کے کہج کو ٹیپ کہتے  
ہیں -

فتر شہزادہ صاحب تینون  
گرام کے ستر ستار کے کوٹ پر دہ پر  
بولتے ہیں محکو تعلیم فرمائے -

شہریار آیکو کچھ تھوڑا ہی ستار کا  
بجانا آتا ہو تو میری ہنایش مفید ہوگی  
ورنہ بیکار ہے -

فتر دس باج نوٹے پونے گنتین

بجالتی ہوں مگر اصل سے بنجیر -  
شہریار آیکو ستار پر جقدر پردے  
ہیں انکے نام یاد ہیں -

فتر جی نہیں

شہریار خیر تعداد شمار کے حساب  
سے تینون گرام کے نکالنے کی ترکیب  
بیان کرتا ہوں بخور و تامل سنئے -

فتر فرمائے -

شہریار ستار پر پانچ تار ہوتے ہیں  
پہلا فولادی جو بابے کا تار کہلاتا ہے  
اور اسکے بعد دو تار برنجی ہوتے ہیں  
جسکو کہج کہتے ہیں اور بعد پہر فولادی  
تار ہوتا ہے جسکو پنجم کہتے ہیں اسکے بعد  
برنجی موٹا تار ہوتا ہے جسکو مندر اور  
جہار کہتے ہیں - اب ترکیب سنئے

اول تار برنجی کہج پر مضرب سے  
ڈا بجاؤ (سا) ہوگا اول کہج

گرام یعنی مندر کا - اور پہر اوسی  
تار برنجی کو ستار کے دوم نمبر کے پردہ

پر دبا کر ڈا بجاؤ - رانی ہوگا  
اول گرام کا پہر اوسی برنجی تار کو سوم

نمبر کے پردہ پر دبا کر ڈا بجائو۔ تاکہ  
 ہوگا اول گرام کا اب پہلے تار فولادی  
 ستار پر کھلا مضرب سے ڈا بجائو  
 گا۔ ہوگا اول گرام کا پھر اسی تار  
 فولادی مدیم کو دوسرے نمبر کے  
 پردہ پر دبا کر مضرب سے ڈا بجائو  
 پا ہوگا اول گرام کا پھر اسی تار کو  
 سوم نمبر کے پردہ پر دبا کر ڈا بجائو  
 دھا ہوگا اول گرام کا پھر اسی  
 تار کو چہارم نمبر کے پردہ پر دبا کر ڈا  
 بجائو نی ہوگا اول گرام کا یہاں تک  
 سب تک اول یعنی مندر گرام تمام ہوا۔  
 اب یہاں سے مدیم گرام یعنی دوسری  
 سب تک آغاز ہوتی ہے اب تار فولادی  
 مدیم کو چھٹے پردہ پر دبا کر ڈا بجائو  
 سا۔ ہوگا کھرج دوم گرام کا اور  
 ساتویں نمبر کے پردہ پر دبا کر بجانے  
 سے ری ہوگا۔ رکھپ دوم  
 گرام کا علیٰ ہذا یعنی آٹھویں پردہ پر  
 گا اور نویں پر گا اور گیارہویں  
 پر پا اور بارہویں پر ڈا اور

اور تیرہویں پر تی اپنے نکھاد ہوگا  
 دوم گرام کا یہاں تک مدیم گرام  
 تمام ہوا اب یہاں سے تار گرام  
 یعنی تیسری گرام کی سب تک آغاز  
 ہوتی ہے اب تار فولادی مدیم کو  
 چودھویں پردہ پر دبا کر ڈا بجائو  
 سا تپ ہوگا کھرج تیسرے گرام  
 کا اور پندرہویں ری اور سولہویں  
 گا پھر یہاں سے اسی تار مدیم کو  
 ستار کے اول نمبر کے پردہ پر دبا  
 ڈا بجائو گا ہوگا تیسرے گرام کا  
 اور دوسرے نمبر کے پردہ پر پا۔  
 ہوگا اور تیسرے پردہ پر دھا ہوگا  
 اور چوتھے پر تی ہوگا یہاں تک  
 تار گرام تمام ہوا۔ تمام راگ  
 در اکینان انہیں تینوں گرام اور  
 بائیس سر تیوں اور اترے چارے  
 سروں میں بجے یا گائے جاتے ہیں  
 مگر آپ کے بیان سے ساتھ  
 سر اور تینوں گرام کی حقیقت  
 معلوم ہوئی مگر سہارن پور کے سر

ارشاد فرمائے۔

شہر۔ سنے جو سر اپنے اصلی  
خج سے نکلے وہ تو سر ہے اور جو  
اوس کے درمیان یا حوالی سے نکلے وہ  
سرت ہے یا کلا۔ اگر سر اپنے خج  
سے بقدر ایک ماترے کے یعنی بمقدار  
تلفظ اس حرف (وال) یا لام  
کے یا بمقدار ایک حرکت نفخ انسان  
صمیع البدن کے پھیرے تو وہ سر ہے  
اگر اوس سے بڑے تو وہ درجہات  
سر کے شمار ہونگے اور سرت  
بیب بائیں ہین کبج کے متعلق چار  
ہین سکے نام یہ ہیں۔ تالو  
مکوؤ دینی۔ منکد رگا۔ جھنڈو  
اور رکب کے سرت یہ ہیں۔  
دیادینی۔ رنجی۔ رگنکا  
اور گندہار کے متعلق دو ہیں۔

سوی۔ گرو دھی۔ مدھم کے  
متعلق جڑا۔ پر سازنی۔  
پنشی۔ مار جنی۔ پنجم کے  
متعلق چھتی۔ رکتا۔ سنڈی

الابیہی۔ دیوت کے متعلق۔  
مندتی۔ روہتی۔ دیتی  
نکھاد کے متعلق اوکرا۔ چھوٹکا  
قمر النسا۔ اترے چڑے سر کو  
کہتے ہیں۔

شہر یار گانے بجانے کی وقت ہر  
راگ راگنی میں اترے چڑے سر  
بولتے ہیں بغیر اسکے راگ کی صورت  
نہیں بنتی اور راگ رنگ پکڑتا ہے  
اترا چڑا سر اوس کو کہتے ہیں کہ ستار  
پر رکب کا پردہ کبج کے پردہ کے  
جانب یجاوین ویا گندہار کو رکب کے  
طرف اوپر کی جانب یجاوین دیا  
گندہار کو جو رکب کی طرف لائے ہیں  
مدھم کی جانب ہٹا دین تو اوسے جڑا  
سر کہیں گے پس ہر سر کے واسطے  
تین درجے چڑے اور تین درجے  
اترے اور ایک درجہ شدہ کا وہ  
پورہ سر دیکھا مقام ہے جسکی تفصیل  
یہ ہے شکاری وہ سر ہے جو  
سدہ سرت تین درجے اترا ہوا ہے

اتکومل وہ ہے جسدہ سے دو درجہ  
اُترا ہو کو مل وہ سُر ہے جسدہ سے  
ایک درجہ اُترا ہو سدہ یعنی صحیح وہ  
سُر ہے جو اپنی اصلی حالت پر ہے  
اتری چڑی نکرے تیور وہ سُر ہے  
جوسدہ سے ایک درجہ چڑا ہو۔

تیور تن وہ سُر ہے جسدہ سے  
دو درجے چڑا ہو تیور تم وہ سُر ہے  
جوسدہ سے تین درجے چڑا ہو۔

قمر النساء۔ یہ سُر ہای ہفت گانہ  
کے خواص نسبت و مزاج رنگ  
و پیدایش و موسم وغیرہ اگر یاد ہو  
بیان فرمائے۔

شہر۔ کہرج۔ سا۔ مقیم  
منوب فلک اول ستارہ قمر سے مزاج  
سرد و تر لون سرخ و سفید مایل بہ  
سیاہی ہمیشہ کام دینے والا مخرج  
اوسکا طالع دس ہے یہ سُر ہر راگ  
در اگنی میں خوشنما معلوم ہوتا ہے  
رکب (دی) متحرک منوب  
فلک دوم ستارہ عطار دسے مزاج

سرد و خشک بلبیہ خشکی رنگ نیلگون  
موسم گرما مخرج اوسکا پتیا ہے یہ  
سُر ویس اور کانہری میں بہلا مالکوں  
اور ہندول میں برا نظر آتا ہے لہذا ان  
میں متروک ہے گندھار (کا) متحرک  
منوب فلک سوم ستارہ زہرا سے  
ہے مزاج سرد و تر بلبیہ تری رنگ  
گندمی موسم گرما مخرج اوسکا گوسفند  
یہ سُر کھاج اور کانگڑی اور پیچ میں  
بہلا سازنگ وغیرہ میں برا نظر آتا ہے اس  
متروک ہے مدھم (ما) متحرک منوب  
فلک چہارم ستارہ شمس سے مزاج گرم و خشک  
بلبیہ گرمی رنگ سیاہ و سرخ موسم بارش مخرج  
گلنگ ہے یہ سُر ہر دین گدار مالکوں میں دن  
وغیرہ میں اچھا اور کلیمان وغیرہ میں برا معلوم  
ہوتا ہے پنجم (پا) مقیم منوب فلک  
پنجم ستارہ مریخ سے مزاج گرم و خشک موسم  
بارش مخرج اوسکا کویل ہے یہ سُر سُرگی  
اور شہانا وغیرہ میں بہلا اور مالکوں میں اور  
ہندول میں برا معلوم ہوتا ہے دھیم  
(دھا) متحرک منوب فلک ششم ستارہ

مشتتری سے مزاج معتدل رنگ سفید بل  
 بہ زردی موسم سرما مخرج ادسکا اسپ  
 اور بعضے غوک کہتے ہیں یہ سر لیا اور بلاد  
 وغیرہ میں بہلا اور زلیف اور جو گیا وغیرہ  
 میں برانظر آتا ہے نکھاد (لنی) متحرک  
 منسوب فلک ہفتم ستارہ زحل سے مزاج  
 سرور و خشک رنگ سیاہ موسم سرما مخرج  
 اسکا فیل ہے یہ سر ہاگ اور برج وغیرہ  
 میں بہلا اور سورج وغیرہ میں برانظر معلوم  
 ہوتا ہے اس لئے متروک ہے -  
 قمر النساء کیا سر کا بیان تمام ہوا یا ابھی  
 کچھ باقی ہے -

شہر یار مورجنا اور بادی آبادی  
 اور تان وغیرہ کی کیفیت باقی ہے -  
 قمر النساء مورجنا کا حال بیان مانے  
 شہر یار مورجنا او سکو کہتے ہیں جو  
 وقفہ درمیان دوسروں کے بڑا ہے مثلاً  
 کہرج سے رکب پر اور رکب سے گندھار  
 پر جانا ہے پس ان دوسروں کے درمیان  
 جو آواز جا نہیں گئی ہے او سکا نام مورجنا  
 ہے پس تینون گرام میں سات سات

مورجنا مثل روہے اور آر دہی کے  
 بندھے ہیں اس حساب سے سر گرام کے  
 انکیس ہوئے -

قمر نام تینون گرام کے مورجنا کے  
 بیان فرمائے -

شہر نام مندر گرام کے مورجنا کے  
 بجوار سبتک کہراج<sup>(۱)</sup> او ترا مندا  
 رکب رغبی گندھار او ترا تھا  
 مدیم سدا کھرجا پنجم بحری کرتا  
 دہیوت سو کرتا نکھاد اچھو کٹا  
 نام مدیم گرام کے مورجنا کے بجوال  
 سبتک مدیم سو پو کی پنجم ہرن  
 سودا دہیوت کلوہنا نکھاد بادی  
 کہرج پر کھرجا رکب سدا ہیا  
 گندھار گودی اسمارتاک گرام کے  
 مورجنا کے نکھاد پیدل کہرج بھالا  
 رکب سو لکھی گندھار بیستار کا  
 مدیم روئی پنجم ہو کھتا دہیوت  
 اوتا -

قمر بادی آبادی کسکو کہتے ہیں -

شہر یار ترکیب سرراگ راکنی کی پنچ



سہ سے کم اور ساتھ سہ سے زیادہ نہیں ہے  
 استادوں نے واسطے تمیز کے اور  
 فرق باہم کے اسی راگنی کے سر و زمین  
 سے کسی سہ کو اصل راگنی کا اور کسی کو  
 مددگار ایک دوسرے سہ کا اور کسی کو  
 ایک دوسرے کا دشمن قرار دیا ہے  
 تاہم راگین فرق پیدا ہوا اور ب  
 علیحدہ علیحدہ صورت پر قائم رہیں اس  
 اعتبار سے سہ چار قسم ہیں بادی  
 سمبادی انبادی بیادی  
 لیکن بادی وہ سہ ہے جو اپنے مرکز  
 پر قائم رہے کہئے نہ بڑھے اور اس پر  
 راگ راگنی روشن ہو جیسے بہرون  
 مین و سیوت اور مالکوس میں مدہم  
 اس لئے اس سہ کو اصل اس راگ  
 کا قرار دیا ہے اور سمبادی مین  
 و مددگار بادی کا ہے اس کے ثمول  
 سے وہ راگ افزون ہوتا ہے انبادی  
 وہ جو کہ اپنے سہ سے تھوڑا سا بڑھے

اور وہ معاون سمبادی کا ہے مثلاً  
 توڑی اور کانہڑ مین سرگندھار بادی  
 اور دھیوت سمبادی اور باقی پنج وغیرہ  
 سہ انبادی ہیں اور تیور گندھار بادی  
 بیادی وہ سہ ہے جو اپنے سہ سے  
 بڑھ کر غیر ہو جاوے اور اس کو راگ راگنی  
 کا دشمن کہتے ہیں مثلاً کسی راگ مین جو  
 سہ اس کے ترکیب مین نہ داخل  
 کریں تو فوراً راگ بگڑ جاتا ہے جیسے  
 چڑھا گندھار سنگ مین ۔

قصر بان شہزادہ صاحب تان  
 اور راگ اور تال کے بیان کو بہر وقت  
 پر منحصر فرمائے بالفعل کچھ سہ گرم راگ  
 کے بتلائے تائیں ستار پر مشق کر کے  
 جی بھلاؤں ۔

شہر یار موسیقی کے اصول تو بتلادیا  
 اب سہ گرم جو جان موسیقی کے کہلاتے  
 مین یوں ہی بتلادین جو استادوں کا  
 کئی خدمت کر کے سیکھے ہیں شیرازی

نذر رکھئے تب شاگڑی میں قبول کر کے  
کچھ بتائیں گے۔

فتم شیرنی اور نذر کیا چیز ہے  
میں خود کفش برداری کو حاضر ہوں  
شہر یار یہ رسم بچانے کے یا تین  
ہیں۔

فتم نے فوراً پانچ روپیہ کی مٹائی  
منگوائی تھوڑے عرصہ میں آدمی نے  
تازہ مٹائی لائی اور پچاس اشرفیاں  
نذر کیں۔

شہر یار نے فاتحہ دیکر تقسیم کروا دیا  
اور نذر خود لے لیا اور کہا ستار منگوائے  
قمر نے ستار منگوا یا ستار آیا شہر یار  
نے کہا میں آج کو سرگرم صبح لکھ دیتا ہوں  
پہلے ہاتھ جس راک کا سرگرم سے  
بنالیے اور یہ خیال رکھئے کہ جس شہر  
کے نیچے ایک کا ہندسہ ہو پہلے گرام  
کا سر سمجھ لیجئے اور جس کے نیچے دو کا  
ہندسہ ہو دوسرے کا اور جس کے

نیچے تین کا ہندسہ ہو۔ تیسری گرام  
معلوم کر لیا جائے بعدہ سرگرم حسب  
مندرجہ ستار یا بین یا طادس پر  
نکالو۔

فتم شکر بہرن کا سرگرم بتائے  
شہر یار مناسب ہے سرگرم شکر  
بہرن روپ آردھی۔ آردھی۔  
سب چڑھی سرہن۔ س رگ  
م پ۔ دہانی سا۔ سانی  
دہ پ م گ ری گ م  
پا۔ م گ ری سا۔

یہاں تک روپ تھا اب آگے  
پھیلا د مثل توڑی فقرے وغیرہ  
کے ہے گ م با۔ دہانی سا  
نی دہ پ م گ ری سا۔  
نی سا دی۔ م گ ری پ  
م گ ری۔ دہ پ م کا  
ری۔ سانی دہ پ م کا  
ری نی س ری کام کاؤٹ

جہنجوٹی ٹھاٹھ سنکر بہرن نی دہ  
 پ دہ سا پ دہ س ری  
 گ - م گ ری سا - س نی  
 دہ پ - م گاری سا گ  
 ری س نی دہ پ - م گ  
 پ دہ ری گ م گ ری  
 س - س نی دہ نی دھا  
 پ دھا پ س - م گ ری  
 قمر النساء - بلاول کا سرگم فرمائے  
 شہر - سرگم بلاول ٹھاٹھ امین  
 س ری گ پ دہ سا -  
 س نی دہ پ م گ ری س  
 یہاں تک روپ تمام ہوا ری گ  
 پ دہ پ م گ ری س -  
 نی دہ پ م گ ری س -  
 سانی دہ س ری گا پیا -  
 رم گ پیا - دہ دہ پیا - ری ری  
 سا - س ری گا - گ ری سا  
 ری سانی دہ س ری گا پیا -

پ م گا وقف دہ پ م  
 گا - م گاری گا مایا - سا -  
 پ م گاری نی دہ پاری  
 گ م سندر اثر پ دہ  
 نی سا - س نی دہ پ نی  
 نی پ م گاری گا مایا -  
 تی ساری م گا - پ م گا -  
 دہ پ م پ پ گا -  
 س پ م گا - ری گاری  
 گا م - گا مایا مایا دھا -  
 پ دھانی - دہ نی سا - سا  
 نی دہ - پ م گاری گا مایا  
 سا -

قمر النساء - ستار پر لکھا لکھا  
 کیا رنگ دار سرگم ہے - ہاں حضرت  
 شہزادہ صاحب جہنجوٹی کا سرگم  
 بتلائے -

شہریار اچھا مین زبان سے کہتا  
 جاتا ہوں آپ ستار پر لکھے سرگم

پ دہ پ ماگ ری سا۔	امین سن رگ پ دہ س۔
ساری گا پیا۔ م گ ری س۔	س دہ پ گ ری سا۔ ری
نی دہ پ سا۔ س پ دہ	گ ری سا۔ پا دہ س ری
نی سن رگ م۔	گ پیا۔ دہ پ گ دہ پ گ
قمر النساء۔ اور کوئی سرگم فرماے	ری۔ س ری سا۔
شہر یار سرگم نیلم بری ٹھاٹھ	قمر النساء سجان اللہ کیا رنگ بین
امین س گ م پیا۔ دہ نی سا۔	دو باہو اسرگم سے۔
س نی دہ پ م گاری گ م	شہر یار یہ سرگم کو نکالے سرگم
گ ری گ سا۔ علامت اور	بست ٹھاٹھ امین اسین پنجم ہنر رک
ساگ م پا۔ دہ پ سانی دہ	ہے س گام دھانی سا۔ س
پ م گ۔ ری گ م پ	نی دہ م گ رس = گام دھا
م گ۔ ری گ م گ رگ سا۔	دھانی نی سانی ری س لی۔
ری نی سا گا ماگ گ تا۔	دہ نی دہ ما۔ دہ نی دہ دہ
گ م پا۔ دہ پ نی دہ پانی	نی س نی دہ مانی دہ نی س
دہ پا۔ ما گاری۔ گ م پ	نی دہ تا۔ م نی دھانی سا
دہ نی سا س نی دہ پا۔ م گ	دہ نی دہ نی تا۔ گام نی دہ
ری گ م پ۔ م گ ری گ م	م۔ گ م نی دہ گ رس۔
گ ری گا سا۔	س نی دہ نی سا۔
شہر یار سرگم بہ پانی ٹھاٹھ	قمر النساء اور کوئی سرگم فرماے

فرمائے کوٹ سرگرم کیجیے گا۔

مہر النساء کہنا دتی گا۔

شہر سینے سرگرم کہنا دتی ٹھاٹھ

ایسا س ری ماید دہ سا۔

پ دہ پ م ری م۔ س نی

دہ پ م گ ری س۔ ری

م پ دہ پ م گ ری س

ری ما۔ م پا۔ م پ نی دہ

سا۔ م گ ری سا۔ پ دہ

پ نی دہ پ م گ ری سا

م پ نی دہ پ دہ پ نی دہ

پ دہ پ نی دہ پ م گ

ری سا۔

مہر النساء۔ اچھا کیدارا کا سرگرم

بتلائے۔

شہر سینے سرگرم کیدارا ٹھاٹھ ایسا

گ م پ نی سانی پ م۔

گ م گ ری س ری گ

سا۔ پ م گ سانی پ

شہر۔ سرگرم نہ ٹھاٹھ این۔

ساگ م پ کی س۔ س نی

پ م گ رس۔ م م گ سا

م ری سا۔ م پ م ری س۔

ری س م ری پ م نی پ۔

س نی پ م۔ رگ م پ۔ د

ہانی س۔ س نی م۔ پ گا

سا۔ س م ماگ سا۔ ساپ

م گ سا۔ م پ نی س۔ م

گ س۔ ری۔ م گ س نی

پ نی س۔

مہر النساء۔ ہکو کہنا دتی کا سرگرم

بتلائے۔

شہر جی چاہے اکو ضرور بتلانگے

مہر النساء۔ کیون کیا میں اکبلی شاگر

نہیں ہوں شاہد آپ شیرینی اور

خدر کے لئے فرماتے ہیں وہ بھی حاضر ہے

شہر نہیں میں نے تقریبا کہا بتلاؤ

وغیرہ کی کوئی ضرورت نہیں اچھا

دہ نی سا۔ س نی دہ م گادی

س =

مہر الفسا۔ سہری راگ کا سرگم  
بتلائے۔

شہر اسکے ٹھاٹھ میں دہیوت متروک  
ہے اور گند ہار آروی میں بعد رکھب  
کے جائز ہے سرگم سہری راگ ٹھاٹھ  
امین س ری م پ نی سا۔

س نی پ م ری گ ری سا۔  
نی س ری س نی سا۔ پ نی

س ری گ ری س۔ ری پ  
م ری گ ری س۔ ری م با  
نی پ پ ما پ ماری ما پ

نی۔ م پ نی س نی پ م ری  
گ ری سا۔ پانی <sup>اول</sup> س ری گ

س۔ یہ نی س سکی۔ م پ  
نی س ری م م پ نی پ نی

پ نی س نی پ نی پ نی۔  
م پ نی سانی پ نی پ نی۔

م گ م پ نی۔ س ری س

نی دہ پ۔ م گ پ نی س

ری۔ سانی پ نی س گام گ

ری گ سا۔ س ما گادی

ری ری گا گ ری۔ س ری

گ سانی پ م۔ گ م پ نی

س ری سانی پ م۔ پ م

گ م پ نی۔ س ری س

ن پ م۔ گ م گ سا۔ نی

پانی ساری۔

مہر الفسا لیت کا سرگم بتلائے

شہر۔ سرگم لیت ٹھاٹھ الفسا۔

گا ما ڈھائی دھا دھا۔ نی سا

دہ نی س ری سانی دہ م۔

گام دھام گ م دہ م۔ گ م

نی دہ م۔ نی دہ نی دہ م۔

گ م دہ نی س دہ نی س ری

س نی دہ نی دہ م۔ م دہ م۔

م گادی س۔ س ری گ م

پ م ری گ رس نی س  
ری سا۔

مهر النساء۔ بہر دین کا سرگم شہائے  
شہر بہر دین کے ٹھانڈے مین کل سر  
اترے ہین سو اے کہرج اور بنجیم  
اور شیب کے سرگم بہر دین ٹھانڈے مین  
سانی دھا۔ ری سانی دھا۔

گ ری س نی دہ۔ پ دہ نی  
پاماگا۔ م گاری سانس دیگا۔  
س ری گ م گ م گ ری۔  
س نی دہ نی سانس نی دہ پ  
گانی۔ نی دہ پ م گام گای  
س۔ س ری گ م پ دہ  
نی س نی دہ ما۔ گ م کا  
ری س۔ پ دہ پ م  
گاری سا۔ ساوری۔ پ دہ  
پ مایام پ گ۔ م پ دہ  
پ۔ پ دہ پ دہ م نی دہ  
پ م پ م نی دہ نی سانی دہ۔

پ دہ نی سا۔ گام گا۔ م گ  
رگ م گ۔ م گانی دہ م گا۔  
م گاری سا۔ س گ گاری س  
نی س ری س نی س نی دہانی  
سادہانی دس ری گا۔ گای  
سا۔ نی س س م گ ری س  
س پ گ ری سانس دہ م گ  
ری سا۔

مهر۔ اسوری کا سرگم فرمائے۔  
شہر۔ اوسکا ٹھانڈے بہر دین کا ہے  
مگر اوس مین گند ہار اور نگہا دسر  
متروک ہے۔ سرگم اسوری۔  
س ری م پ دہ سا۔ س دہ  
پ م ری سا۔ ری پ م  
ری ری سا۔ دہ دہ پ م  
پ م دہ س۔ س دہ پ م  
ری س پ م ری۔ س ری  
سیاف۔  
مهر۔ شہانا کا سرگم فرمائے۔

شہر - یہ سرگم دہنا سری کے  
 ٹھانڈے پچتا ہے صرف ایک گندہ بار اس  
 میں اترا ہے سرگم شہانہ س ری  
 گ ما پ دہ نی کس - س نی  
 دہ پام دری سا - ری ری  
 گ م پ دہ پ م گا گاری  
 س - نی دہ پ دہ نی سا -  
 پام گ ری س - گ م پ  
 گ وس - ساری گام پا -  
 دہ پ م گ ری س ری -  
 س نی دہ پ م گاری س ری -  
 وگ م پ دہ پ م - گا گاری  
 سا - نی دہ پدہنی س ری سا -  
 مہر گانہری کا سرگم بندے -  
 شہر اس کا ٹھانڈے کافی کا جے جین  
 گندہ بار اور دیوت دو سر اترے ہیں  
 لہو گندہ بار اور دم میں زعفران ہے -  
 سرگم کا ہر پام پ گا وقفہ ہے -  
 س ری م دہ پ م گاری سا -

رس نی پ گاری س - نی  
 س ری م پ م گا - پ م گا  
 دہ پ م گ ری س نی س گا  
 ری س - نی س ری م پ  
 نی س ری - گاری س -  
 نی دہ پ م گاری سا فظ  
 مہر دہنا سری کا سرگم فرمائے -  
 شہر اس کے ٹھانڈے میں صرف اترے  
 گندہ بار ہے باقی سب سر تیور سرگم دہنا  
 س گ م پ نی سا - س نی دہ  
 پ م گاری سا - گ م پ نی  
 س ری س - س نی پ نی س  
 پ نی س - سانی دہ پا - م بی  
 دہ م گانی دہ پ م گا - دہ پ  
 م گا - پ م گا - ما گاری سا -  
 نی م گ م پام م پ م گ م  
 پ گ م پ نی دہ پ -  
 م کام پام کام دہا پ م کام پام  
 نی پام کام پا - م پانی پانی پام



م پانی سا - م پانی میں دی پانی  
 میں دی میں نی دہ پ ما - نی دہ  
 نی پ دہ - م نی دہ پ م گ  
 م پام گاری دی سا - نی س گ  
 م پ نی س سا باقی آئندہ انتہا  
 محض نہ ہے کہ کمترین نے اس سرگون کو  
 گویہ ہاے گوالباری و برہمنان کرنا کئی  
 سے جو اپنے فن میں کامل اکمل تھے حاصل  
 کر کے اور مشق کر کے لکھا ہے یہ سرگم نہایت  
 صحیح اور بے میل اور رنگین ہیں اگر کوئی صاحب  
 علم موسیقی سے تھوڑی بھی آگہی رکھتے ہو گئے  
 اس کو ستار یا طادوس پر بجانگے تو نہایت  
 حظ اٹھائینگے۔

### حکیم صاحب اور اختری حکیم

اتنی میں شام ہوئی دسترخوان بچھا سب نے  
 خاصہ تناول فرمایا بعد فراغ طعام سخن  
 میں کر سیمان بچا کر بیٹھے کسی نے دروازہ  
 پر دستک دی آدمی نے جا کر خبر لایا کہ  
 عجیبہ خانم آئے ہیں۔

عہد النسا پردہ کرا کے اتر و او۔ اور  
 شہر یار سے کہا کہ یہ بی بی بڑے نیکی  
 اور پارسا ہیں اور فارسی میں علمی لیاقت  
 رکھنے کے علاوہ بڑے ظریف الطبع ہیں  
 یقین ہے کہ آپ ان سے بہت  
 محفوظ ہونگے یہ کہہ رہیں تھیں کہ عجیبہ  
 خانم تشریف لائیں کوئی پچاس برس کا  
 سن دسالی سیر کے سفید بال تقویٰ  
 اساس حجابوں کا لباس قریب اگر  
 مولانا کو سلام کیا اور عہد النسا اور  
 قمر النسا کے ملائیں لین شہر یار نے بھی  
 بزرگ جاکر تسلیم کی بڑی بی بی نے عادی  
 پہر ایک جانب کرسی پر ٹھکن ہوئیں۔  
 مولانا آپ بہت دن کے بعد آئیں  
 خانم صاحبہ۔

عجیبہ خانم میری بہن کی رچکی تھی اس کے  
 اہتمام میں فرصت نہ تھی۔  
 مولانا لڑکا ہوا لڑکی۔

عجیبہ خانم لڑکا

مولانا نام کیا رکھا ہے۔

عجیبہ جی عبدالعزیز۔

مولانا بہت اچھا ہے خدا مبارک کرے  
مہر النساء ہاں حجابی مان کوئی حکایت

عجیب یا واقعہ غریب فرمائے بہت  
روز ہونے آپ کے زبان سنئے کا  
اشتیاق ہے۔

عجیبہ صاحبزادی کیا کہوں اس وقت  
تو مجھے کچھ یاد نہیں ہے خیر آپ کے  
تقریج خاطر کے واسطے یک حکایت عالیہ  
میرے ہمسایہ کی بیان کرتی ہوں سنئے  
مہر النساء فرمائے۔

عجیبہ میرے مکان کے ایک دیوار  
آر ایک یونانی حکیم رہتے ہیں بجا رہے  
دیہاتی آدمی ہیں اور مفلس مطلب بہت  
سخت چلتا ہے شاید روزانہ آٹھ  
دس آنہ لجاتے ہوں اوس وہ اور  
اور ان کے پاس فتنہ نامی ایک آدمی  
ملازم ہے دونوں کی بدمعاشی ہے۔

ہمسایہ کی کیوجہ اکثر وہ مجھ سے پاس آجاتے  
ہیں اور کبھی میں ہی وہاں چلے جاتی ہوں  
بجائے عقل کے معذور تو ہیں حکمت میں  
اپنے کو بوعلی سینا کا ثانی جانتے ہیں اور  
غور بھی بدرجہا برا ہو اسے یہی بحث  
کساد بازاری کا ہے شامت اعمال  
نے جو گھیرا چار پانچ روز کا عرصہ ہوتا ہے  
کسی بڑے آدمی کی لڑکی کو پہلا کر باغ  
سبز تاکر بھگالائے ہیں جس کا نام اختر بیگم  
ہے اب آگے لطف سنئے جب وہ  
مکانین آئیں دیکھتی کیا ہیں کہ ایک الان  
دو ٹھکرے سفاپوش کوئی دو سو برس  
کے بنے ہوئے والان میں بوریہ پر پرانا  
سٹرائٹ اوپیر میلی چاندنی پٹی پڑی  
چھلنی بھی ہے ایک کونہ میں چار پائی  
ہاں سے پٹی ہوئی اوپیر بھی ایک سوزنی  
دو سترے ہوئے تکیہ اور ایک موہری  
کہا دی کی چادر پڑی ہے ایک طرف  
پرائی کہا وہ کاکا دیکھ رکھا ہے اور

کہوئی پر ایک شال کا رومال سبز  
 نہایت کہنہ کوئی دوسو جاسے روکے  
 قابل آویزان ہے ایک جانب چھوٹی  
 سی الماری ادس میں دس بارہ  
 شیشیاں اور آٹھ نو ڈبے سفوف  
 اور گولیوں کے رکھے ہیں اس کے قریب  
 دو پرانے ٹوٹے پونے کرسیاں اور  
 ایک فرقت میز رکھا ہے جس پر دو  
 چار کتا بین اور دو است قلم دسرا ہے  
 دالان کے شرقی رخ حجرہ پر ایک  
 خام بگلہ تھا جس کا نام خلوت منزل  
 رکھا تھا اور حجرہ یا درجیانہ کہلاتا تھا  
 جس میں فتنہ پکایا کرتا تھا بس حکیم جی  
 کی سب اتنی ہی کائنات تھی اب  
 حکیم صاحب اور ان کے ملازم میان فتنہ  
 اور اختر جی حکیم کی تقریر سننے کے لائق  
 حکیم حکیم یون تشریف لائے۔  
 اختر جی حکیم غنڈ کا غلبہ ہے۔  
 حکیم انام کچھ پلنگ پر

اختری اپنے دل میں پلنگ نہیں  
 سہری یا چہیر گہٹ جو اسے لگا رہا تھا  
 چونکہ رات کا وقت تھا اور ہوا سرد  
 چل رہی تھی اور نصف شب گزر چکی تھی  
 مجبوراً چارپائی پر لیٹ کر چادر اوڑھی  
 لیٹتے ہی انکھ لگ گئی۔ حکیم جی نے  
 حقہ بہرہ دیا اور آدمی کو یون تعلیم  
 کرنے لگے۔

حکیم میان فتنہ تم صبح کو اون سے  
 کہنا کہ آپ بڑی ذی اقبال ہیں وہ  
 پوچھنی سب یہ کہنا کہ ہمارے میان  
 جو آپ پر عاشق ہوئے ہیں بڑے امیر  
 ہیں انکے باپ امیر الملک اون کے نانا  
 وزیر الدولہ تھے اب بھی انکے پاس  
 ہاتھی گھوڑے میانہ بگیاں وغیرہ موجود  
 ہیں اور مقلے اور باغ اور کتے کوشیاں  
 ہیں اور دو سو روپیہ خرچ مایانہ  
 تو صرف تھوڑے دن کا ہے لیکن ہاتھی  
 سہ کار بڑے سچا اور دل جو ہے

فتنہ اس سے حافل (حاصل) -  
حکیم اجی وہ سمجھیں گے کہ بڑے حکیم  
فتنہ اچھا میان اب آپ آرام کئے  
غلام بھی سوتا ہے -

حکیم ہکو دو پہر تک بنگلانا سنا  
آج بہت جاگا ہے

فتنہ جو حکم - حکیم جی نے جو بلے

تانی تو گیارا کیجے کی خبر لائے اوہر

اختری نے ہی قریب ساڑھے دس بجے

کے بیدار ہوئیں فتنہ نے پانی دیا مونہ

ہات دھو بیٹھے مین سے گلو ریان

نکا لکر کہا مین اور کہا انکو جگا دیجیو -

فتنہ حکم سے گیارا بجے بیدار کرنا -

اختری کا حکم -

فتنہ ہمارے میان کا -

اختری آج سے ہمارا حکم ہے -

فتنہ بہت خوب -

اختری کا نام کیا ہے -

فتنہ - فتوت -

مین سیکرٹون کھاتے ہیں اور لٹاتے ہیں

اور پرے سرے کے بے تکلف اور بے

نفس اور اہل اللہ میں ملاحظہ کیجئے

تو کس بے تکلفی کے ساتھ رہتے ہیں -

اور نواب صاحب کے پاس جا کر تقریباً

کے بہانہ سے اسباب بیش قیمتی گجری کے

لانا -

فتنہ میان اس چڑک بڑک کی کہیاں

کو دل سے نکال ڈالو ورنہ کر خن دار

(قرضدار) ہو جاؤ گے اگر روٹی کپڑے

پر راضی رہے خیر ورنہ راستہ بتائے -

حکیم اجی ایک بیماری علاج میں سب

کسر نکل جائیگی -

فتنہ جب باپ مر گئے تو بیل بیٹنگے -

حکیم کیا ننھوس زبان نکالتا ہو -

فتنہ مین سچھہ چھہ کتا ہوں خوشام

نہیں آتی -

حکیم ہلا ایک کام تو کرو وہو ایک

آدمیوں کو اچھا لباس پہنا کر امیر بنانا

اختری کیا۔

فتنہ اجی ندو۔

اختری اور اونکے باپ کا نام۔

فتنہ قدو۔

اختری سبحان اللہ تو ضرور عجیب

الطرفین ہونگے۔

اختری اور پیشہ کیا ہے۔

فتنہ غسالی

اختری اونی اللہ بناہ میں رکے۔

اتنے میں حکیم جی اوٹھ بیٹھے۔

میان فتنہ

فتنہ حاضر ہوا سرکار۔

حکیم کہو شفا خانہ میں کتنے لوگ ہیں

فتنہ۔ سب واپس ہو گئے۔

حکیم رحیم دانی کہاں ہے۔

فتنہ چوٹی حکیم صاحبہ نے بلایا ہے

حکیم اور شیخ مدار جرح کہاں گیا۔

فتنہ راجہ صاحب نے پیر چوڑے کیلئے

طلب فرمایا۔

حکیم پاؤں کب ٹوٹا۔

فتنہ رات کو گھوڑے پر سے گرتے

حکیم شکر ہے ہزار شکر ہے اب پاؤ

بارہ میں خدا نے چاہا تو پانچ چھ ہزار

میں لپٹوں تو سہی۔

فتنہ مہنہ دہو رکھے سول سرجن بلایا

گیا ہے۔

حکیم ایسی قیسی سول سرجن کی ہماری

برابر علاج کیا کر سکیگا بیوقوف۔

فتنہ جی بجا ہے۔

حکیم اور مددگار کہاں ہے۔

فتنہ نواب صاحب بلایا ہے

حکیم مریضوں کو کیوں واپس کیا۔

فتنہ سرکار آرام کرتے تھے۔

حکیم افسوس ہے بیچارے مایوس

ہو کر گئے ہونگے خیر ایسے مریضوں کی

کچھ پروا نہیں ہے جی ہم تو شاہی

طیب ہیں اور شیخ چمن اور شیخ وطن

دونوں کہاں گئے۔

فتنہ گودام کے ادویہ خریدنے  
راوی داہرے فتنہ اچھا تکمین  
مک ملایا جاتا ہے۔

اختری آپکا اسم مبارک۔  
حکیم ہمارا نام جناب مولوی حکیم میر  
فدا علی بیگ صاحب۔

اختری جی خیریت ہے۔

حکیم کیوں کیوں

اختری تمہارا نام فدا ہے اور  
قدو کے لڑکے ہو۔

حکیم فدا کس احمد کا نام۔

اختری فتنہ تمہارے میان کا  
کیا نام

فتنہ ہمارے میان کے مان چنپابی  
پیارے فدا و قدو پکارتی تھیں۔

اختری مان کا نام چنپابی ارے  
ہاے ہاے تو ضرور شریف ہونگے۔

حکیم چنپابی ہوگا اسکے میا کا نام  
ہمارے والدہ ماجدہ کا اسم شریف

چاندنی بیگم صاحبہ ملقب بہ عفت ہو  
بنت حکیم الممالک سیج الدولہ بہادر شاہ  
حکیم کیوں نک حرام طوفان باندھتا  
فتنہ آپ کے پاس میں اکیلا تھوڑا ہی  
نوکر ہوں کسی دوسرے نے سلگایا ہوگا  
حکیم بیگم آپ اس گدھے کے کہنے  
میں بچائے۔

اختری آپ کی آمدنی کیا ہے۔

حکیم کچھ روپیہ مقطون سے آتا ہے  
کچھ باغ اور کوٹھنوں کے کرایہ کا باقی

طبابت کے ذریعہ سے پیدا کر لیتے ہیں۔

فتنہ۔ خداوند کبیرو ہم گاڑی جوڑن

دو سہزار روپیہ میں فوروز جی کے پاس

سے خریدی ہے نکلوا اور کیپ کی

جوڑی حواؤ جو بیٹی سے آئی ہے۔

فتنہ جو حکم۔ باہر چاکر پہر آیا خداوند

گوڑے کے پاؤں میں دروہے۔

حکیم اچھا فاضل نکلواؤ

فتنہ بہت خوب پہر پہر سے آکر

فتنہ سرکار تو بھولے جاتے ہیں کل  
صبح کو حضور ہی نے دو این خریدنے کے  
واسطے دہلی کو روانہ کیا تھا۔

حکیم ارے ہاں سچہ ہے لاول ولا  
قوة ہول گیا تھا خیر مضیٰ ماضیٰ اب کیا  
کین بنے مجبور ہیں

اختری صبح سے دوپہر گزر گئی اب  
ایک بجا چاہتا ہے کچھ کہنا بھی کہتے ہو  
یا دایم العوم رہتے ہو اگر ایسی عادت  
ہو تو ہم بے موت مرے۔

حکیم فتنہ خاصہ نکالو۔

فتنہ بہت خوب جب کہنا آیا تو چھ سٹا  
جوار کے بڑے بڑے داغی روٹیاں اور  
ایک پیالے میں انبارے کا ساگ بکھارا  
حکیم ارے نہ کسی کیاب اور تے ہوئے  
کو فتنے کیا ہوئے۔

فتنہ حضور بی کہا گئی۔

حکیم اور شامی شکم پور قلمی اور ورتی  
سمو سے کیا ہوئے۔

خداوند سامنے کا دندا او کھر گیا۔  
حکیم اچھا ماہتی پر ہودا کو او جی  
فتنہ سرکار کل شام سے کھنا مستی  
اٹھایا ہے۔

حکیم شگون برا ہوا خیر بے آج  
ہوا خوری موقوف ہی۔ لیکن فرش  
تو اچھا بچا دجین آپ کو یعنی (اختری)  
کے طرف اشارہ کر کے (تکلیف ہو۔  
فتنہ بہت خوب خداوند۔

حکیم وہ بڑی خطر نچی دس گرجا بھگندہ  
سے آئی ہے نکالو اور ریشمی قالین شیرازی  
اور سفید چاندیان اور آبنوسی کریان  
اور میر سنگ مرمر کے اور عمدہ لمب کے  
جوڑیاں اور آئینے کو ہٹا کھلو اکے نکلاؤ  
اور سنگ نفردی جو اورنگ آباد سے  
بھگو اتی تھی تیار کر لاؤ۔

فتنہ خداوند کو ہنہ بند ہے اور  
گنجان داروغہ صاحب باس ہے۔  
حکیم خداوند کو ملاؤ۔

فتنہ سرکار آدمی تو آج میں ایک  
ہی ہوں پانی بہرے گیا تھا کتا چکھ گیا۔  
حکیم لاجول و لا قوۃ تو آج ہم برسے  
ذیل ہوئے۔

اختری کوئی ذلت کی بات نہیں ہے  
اتفاق ہے کہی ایسا ہو جاتا ہے کیا مضائقہ  
الغرض اختری اور حکیم صاحب کہنا  
کہاٹے دسترخوان برخواست ہوا  
ہاتھ موہ نہ کر ڈبیہ سے سیگریٹ نکال کر  
پینے لگے اور اختری نے ہی گھوری کہانی  
اتنے میں دروازے پر گاڑی کی آواز  
آئی۔

فتنہ نے جا کر خبر لایا کہ نواب صاحب  
تشریف لائے ہیں۔

حکیم کون نواب صاحب ہیں۔

فتنہ اچی کوئی نووارد دیو پال کے  
رئیس ہیں۔

حکیم اختری کے طرف مخاطب ہو کر  
آپ دزی کو بٹے پر تشریف لیجائے

میں نواب صاحب کو بلا لیتا ہوں۔  
اختری بھنگے پر چلے گئیں اور نواب صاحب  
اندر تشریف لائے جسم میں دوڑا رہا  
سورویہ کا کوٹ جامہ وار کا اور طلائی  
زنجیر کی گھڑی جیب میں پڑی ہوئی  
ٹیلون مثل بگلے کے پرکے سفید بوٹ  
پندہ بیس روپیہ قیمت کا حکیم صاحب  
استقبال کر کے اعزاز و اکرام سے لائے  
اور مقام صدر پر بٹھائے۔

حکیم حضور نے کیوں تحف فرمایا فدوی کو  
یاد فرماتا تھا۔

نواب آپ کے اوصاف حمیدہ  
اور کمال حکمت سنکر اشتیاق ملاقات  
کا ہوا۔

حکیم - ع۔ زواج و شوکت سلطان  
نگشت چیزے کم۔ بہان سرادھانی  
راوی سبحان اللہ پوری رباعی  
ہو گئی۔

نواب حکیم صاحب نگشت کا



مزاج گرم ہے یا سرد۔

حکیم بار دیابلس ہے درجہ دوم  
مین شاید حضور امتحان فرماتے ہیں مجھے

سنئے گل درجہ دوم کے بار دیابلس

ادویہ بہہ ہیں۔ **نظم**

سنگ شب حجر الکوکب حجر المحکذ نب الخلیل

گلزار و جوزا سرو و حاشا صرم و منج و مصل

بزار و ورد و جارا نہر و تاج و خان و صفر

ریاس و ساج و فوفل و کجھار و بن کثیر تر

کشک پنیر و حصرم و خروب و بیطی و عدس

قشر فشق قشر میض و بارتنگ و لودیس

اشت و حب الائن و راکب کالج کرم و عقیق

نگ و دار غامونی اسفنداج افانی ای رفیق

لوسما خیس و کبر و زبان حامض و مہسا

ایر افارون طین مخوم و کویت ای با صفا

کمرک و شیج و دلیک و طفر قط ہذا لقیاس

بار و دیابلس بدرجہ دوم اینہار شناس

حکیم اب پہلے درجہ میں بار و اور

دوسرے درجہ میں یابلس جو ادویہ میں

ادویہ حال سنئے۔ **نظم**

آس اثل اسرخی و ملیہ بید و بلوط و حنا

جادرس و حماض و خن طلع و عقص و طرنا

عویج و نیم و کشری حامض بلیہ و بہ ترش

خروب بستانی بنفشہ قرطاس غیرا

طین الارمنی طین طوطیا اسوخ بربری

بارد اول درجہ دیابلس در دوم نگرہی

اختری حکیم حیران تہی کہ حکیم صاحب

کیا یک رسے ہیں اور نواب کون ہیں۔

حکیم اور سنئے۔ **نظم**

اشد و کشیر خشک و صندل و تون البقر

آملہ و سندر لپس و سج و گز مارخ و نگر

جھجو طلق و طباشیر و غظم منشیہ

در دوم بارد و سوم یابلس تہی با صفا

نواب ماشاء اللہ ایکو تمامی ادویہ

مزاج بر زبان ہے۔

حکیم حضور اوایل میں مخزن کو حفظ

کیا تھا۔

فقتہ و بے دانتوں پہرہ اور شیش

کے

لڑکے ہیں کچھ نہاے ۔  
 حکیم چپ مردک بڑا گدھا کہیں کا  
 فتنہ خداوند بے ناخ کا خون میں  
 گہیت تے ہیں بڑے توحفہ ہیں ۔  
 نواب بے چپ رہو کیا گستاخی  
 کرتے ہو ۔

حکیم کہنے دیجے مغر چاہے اسکو  
 قہر ہے ۔ اور سنئے ۔ نظم  
 آبدوس ابرار دابہں اٹھو وسعدنگر  
 اسطو خودس ایرسا لبسان بہمن بحیر  
 فافد انجدان و بادنجان خس حب البقر  
 بسیتاح آیل و اسخیس و برگ حجر البقر  
 سوسن و برلف و بزواق و بجان گدنا  
 خلیج و خزان و دینا قوس و تچ فاذا اپنا  
 حب راس جوزقی لببار و چار خطا  
 کالج کراٹ و کندھ مصلکے ای بدو فا  
 موسک و جب الزلم پوید مریم رب العوس  
 بارنگ راوندوزنرب زکچور سلیقویں  
 شاغل و ریت و شبت ہر ہر و ملک العظم

صعتر و زو فاد علیہ چاکو ای مقمر  
 حرف و بادنجان و شتی ہنگرہ پیکر مہل  
 سنبل الطیب و شکامعی جوز ارقم و ان حیر  
 نار قیصر یا سن نسرن و نضامی صغیر  
 قشتر اترج انکہ فودج و لو فاسے کبیر  
 موصلی و عود عطاس و ملح کاوی و ترش  
 قشتر نارنج و وچ ترکی و فلفل و یس  
 اوخرو قلیں و مرزنجوش و فاکسیر شک  
 فلفل احمر و زاج اصفر و اسود شک  
 یہ اودہ درجہ دوم میں جار یا بس ہر  
 اتے میں ایک شخص کالا ہنجا شیشم  
 کاکندہ کاکندہ تاکر اہتا آیا اور کینے لگا  
 حکیم صاحب آپ کا نام سنکر آیا ہوں  
 کہ آپ ہاشم بہت اچھی کرتے ہیں مجھکو  
 کل شب سے دیر خصیہ اتر آیا ہے  
 درد کی بہت شدت ہے یہ دوائی  
 حاضر سے دنا ہاشم کر کے درست کر دو  
 حکیم نہایت ترش دو ہو کر کاکندہ  
 ہوا فرا دے کو مجھکو کوئی حجام یا جراح

## احادیث صحیحہ

مولانا - صاحبزادے اگر احادیث صحیحہ عبادات و معاملات میں مسئلہ کے متعلق یاد ہوں تو دو دو احادیث صحیح بیان کیجئے غالی از منفعت و ثواب شہر یار آپ سوال فرمائے کمترین عرض کرتا ہے -

مولانا - ایمان کے متعلق فرمائے شہر یار وَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ بَيْنَا مَعْنَى عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يَرَى عَلَيْهِ أَثَرَ السَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ حَتَّى جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَدْبَرَ وَحَكَمْتُهُ وَوَضَعَ كَفِيَّتَهُ عَلَى خَدَّيْهِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ عَلَى لَاحِظِهِ قَالَ لَا لَاحِظَ لَمْ أَنْ فَشَدَّدَ اللَّهُ

مقرر کیا ہے -

نواب حکیم صاحب ذرا مکان تک تکلیف فرمائے بچہ کلام از عیدین حکیم حاضر ہوا یہ کہ کہ حجرہ میں گئے چھپنے میں لیا دستار سر پر رکھے باہر نکلے دیکھا کہ ایک جھنگا پیرانا کھڑا ہوا ہے چاہتے تھے کہ سوار ہوں فوراً نواب صاحب مصنوعی نے سامنے آکر ٹوپی اتار کر سلام کیا اور کہا خداوند میرا غلام ہوا ہے فردوسی جو قلمون بہر و بیاسے سرکار نے میان فتنہ کے وزیر سے بلوایا تھا غلام نواب صاحب کی نقل لیکر حاضر ہوا -

حکیم صاحب پہلے تو متحیر ہوئے پھر اپنی تجویز پر متغفل اور خجل ہوئے ناچار بہار منت اکیرو بیہ بہر و بیہ کہ دیکھ لالا اور کسی دوست کے مکان کو چلے گئے اور وہ فتنہ نے کہا چھٹا آخری اسے اگر فردیہ کیفیت سنکر آخری کچھ بیٹ میں سے منی کے بنی رہ گئے -

اَلَا اللّٰهُ وَاَنْ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ  
 وَتَقِيْمَ الصَّلٰوةَ وَتُوْتِيَ الزَّكٰتَ  
 وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ وَتُحْجَّ الْبَيْتَ  
 اِنْ اَسْتَطَعْتَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا  
 قَالَ صَدَقْتَ فَحَبَّالَهُ يَسْمُكُهُ  
 وَيُصِدِّقُهُ قَالَ فَاخْبَرَنِي عَنْ  
 الْاِيْمَانِ عَنِ الْاِيْمَانِ قَالَ اَنْ  
 تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ  
 وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَتُؤْمِنَ  
 بِالْقَدْرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ فَسَالَ  
 صَدَقْتَ قَالَ فَاخْبَرَنِي عَنْ  
 الْاِحْسَانِ قَالَ اَنْ تُعْبُدَ اللّٰهَ  
 كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ  
 فَانَّهُ بَرَآكَ قَالَ فَاخْبَرَنِي عَنْ  
 السَّاعَةِ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا  
 بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَاخْبَرَنِي  
 عَنْ اِمَارَاتِهَا قَالَ اَنْ تُلِدَ الْاُمَّةُ  
 رَقَبَةً وَاَنْ تُرَى الْحَفَاةُ الْعُرَّةُ  
 الْحَالَةُ رَعَاءُ الشَّامِ يَطَارُوْنَ

فِي الْبُنْيَانِ قَالَ ثُمَّ اُطْلِقْ فَلَمَّثَتْ  
 مَلِيًّا ثُمَّ قَالَ ثُمَّ قَالَ يَا عُمَرُ اَنْتَ  
 مِنَ السَّائِلِ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ  
 اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهُ جِبْرَائِلُ اَتَاكَ  
 لِيُعَلِّمَكَ وَيُنَكِّمَكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ  
 وَرَوَاهُ ابُو هُرَيْرَةَ مَعَ اخْتِلَافٍ  
 وَفِيهِ اِذَا رَأَيْتَ الْحَفَاةَ الْعُرَّةَ  
 الصَّمَّ اِلَيْكُمْ مُلُوكُ الْاَرْضِ فِي  
 خَمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ قَرَأَ  
 اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ  
 وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي  
 الْاَرْحَامِ الْاَيَةُ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ

### ترجمہ

روایت ہے عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا اوس اثنا  
 میں جو ہم نزدیک رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے تھے ایک روز ناگاہ پیدا  
 ہوا ایک مرد اور آیا ہمارے پاس  
 نہایت سفید لباس اور سیاہ بالوں والا  
 دیکھا نہیں جاتا تھا اور ہر شان سفر کا

حالانکہ نہیں پہچانتا تھا کوئی اسکو مارتے  
 یہاں تک کہ یہاں آگے آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے پاس تکبہ دیا اسنے ہر دو  
 زانو کو آنحضرت کے دو زانو ہی مبارک  
 سے اور کہا وہ مرد دونوں گفت  
 اپنے آنحضرت کے رہناے شریف  
 پر اور کہا اسی محمد خبر دیجے مجکو حقیقت  
 سے اسلام کے فرمایا حضرت نے اسلام  
 یہ ہے کہ گو اسی دیوے تو کہ نہیں ہے  
 کوئی معبود بحق مگر خدا اور تحقیق محمد ہیجا  
 ہوا خدا کا ہے اور قایم رکھہ نماز کو اور  
 دے زکوٰۃ کو اور روزہ رکھہ ماہ رمضان  
 میں اور ادا کر مساک حج کو اگر قدرت  
 رکھتا ہے طرف اوس راہ کے کہا اوس  
 مرد نے سچہ فرمایا آپ نے یا رسول اللہ  
 پس تعجب ہوئے حال سے اوس مرد  
 کے کہ پوچھتا ہے حضرت سے پہر اوسکی  
 تصدیق ہی کرتا ہے پہر کہا اس مرد نے  
 خبر دیجئے ایمان سے فرمایا کہ ایمان

لاوے تو خدا پر اور فرشتوں پر اور  
 کتابوں پر اور پیغمبر پر اور آخرت پر اور  
 ایمان لاوے تو کہ خدا پر کہ تمام چیزوں  
 کو نیک اور بد کو ازل میں مقرر اور تقدیر  
 کیا ہے کہا اوس مرد نے سچہ فرمایا آجے  
 پہر کہا خبر دیجے مجکو احسان سے فرمایا  
 اپنے احسان یہ ہے کہ عبادت خدا کا  
 کی ایسی کر کہ گویا تو دیکھتا ہے اوسکو  
 پہر اگر نہیں ہے تیرا ایسا حال کہ دیکھے  
 تو اسکو ایسے یقین سے عبادت کر کہ وہ  
 تجھے دیکھ رہا ہے - پہر کہا خبر دیجئے  
 مجکو قیامت کے وقت سے - فرمایا کہ  
 نہیں ہے مسؤل سؤل سے دانا تر پہر  
 کہا خبر دیجئے علامات قیامت سے  
 فرمایا یہ ہے کہ جنے لوندی اپنے مربی کو  
 اور دیکھے گا برہنہ پایاں برہنہ تنان کبریاں  
 جرانے والے زیا وئی کرنے والے ایک  
 دوسرے پر مینا دون میں کہا حضرت  
 عمر نے پس چلا گیا وہ مرد پس دیر کیا

میں نے زمان دراز تک پہنچا کر فرمایا کہ  
 نے اسی عمر کیا جانتا ہے تو کون سائل کیا  
 میں نے خدا اور اس کا رسول دانائے  
 فرمایا پس یہ سائل حیران تھا آیا تھا  
 اسی حالت میں کہ تعلیم کرے تھو دین تھا  
 روایت کیا اس کو مسلم نے۔ اور روایت  
 کیا اس حدیث کو ابو ہریرہ نے اسی  
 خلاف سے جو حدیث عمر سے رکھتی ہے  
 اور حدیث ابو ہریرہ میں ہے کہ جب  
 دیکھے تو برہنہ پاؤں اور برہنہ تنوں  
 پہرون اور گنگون کو عاف ملک جا  
 اور علم قیامت اس پانچ خزانوں سے  
 ہے کہ نہیں جانتا ہے اذکو بحر خدا کے  
 پہنچا کر انحضرت نے اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ  
 عِلْمُ السَّاعَةِ یعنی تحقیق کہ اللہ کے  
 پاس ہے علم قیامت کا وَیُنْزِلُ  
 الْعَبَثُ اور علم باران کا وَیُعَلِّمُ  
 مَا فِی الْاَنْحَامِ الْآیۃ اور علم اوس  
 چیز کا جو پیٹ میں زن حاملہ کے ہے

آخر آیت تک یہ حدیث متفق علیہ ہے  
**وعن ابن عمر** قَالَ قَالَ  
 رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی اَیْمَنِ شَهَادَةٍ  
 اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ  
 وَرَسُولُهُ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاِتَّعَا  
 الزَّكٰوةَ وَالْحَجَّ وَصَوْمَ رَمَضَانَ  
 مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ **ترجمہ** روایت  
 ہے ابن عمر سے کہا کہ فرمایا پیغمبر خدا  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے بنایا گیا ہے گھر  
 مسلمان کا پانچ چیز پر اول گوہی دینا  
 ہے اوپر وحدانیت خدا تعالیٰ اور  
 پیغمبری محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دوم  
 قیام کرنا نماز کا سوم دینا زکوٰۃ کا چہارم  
 حج کرنا پنجم روزہ رکھنا ماہ رمضان کا  
 یہ حدیث متفق علیہ ہے۔  
 مولانا علامت نفاق کے بیان  
 میں کہے۔  
 شہر یار سنئے۔

عن ابی ہریرۃ قال قال  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
اِحْتَنُوا السَّبْعَ الْمُؤَلَّاتِ قَالُوا  
يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَاهُنَّ قَالَ الشَّرْكُ  
بِاللَّهِ وَالسَّحَرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ  
اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَآكُلُ الرِّبَا وَآكُلُ  
مَالِ الْيَتِيمِ وَالتَّوَلَّى يَوْمَ الرَّجَفِ  
وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ

المومنات متفق علیہ ترجمہ

روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ  
سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم  
نے پرہیز کردسات سے جو ہلاک کرنے  
والے ہیں عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ  
کیا چیز ہیں وہ سات فرمایا شرک لانا  
خدا کے سات اور جادو کرنا اور مارنا  
اوس نفس کا جو حرام کیا ہے خدا نے  
مگر حق اور سووکھانا اور یتیم کا مال کھانا  
اور نشت و پھار و زخک سے اور مال  
اور گالیوں و تیا زناں یا رساکہ قتل

بدکرداری مسلمانوں سے یہ حدیث متفق  
علیہ ہے۔ وعن عبد اللہ  
بن عمر و قال قال رسول  
اللہ علیہ وسلم اربع من کن  
فیہ کان منافقا خالصا ومن  
كانت فیہ خصلۃ منہن كانت  
فیہ خصلۃ من النفاق حتی یدہما  
اذا اتقن خان واذا حدثت  
کذب واذا عاہد عدد او

واذا اخاصم فخر متفق ترجمہ

روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ  
عنہ سے کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے چار خصلت ہیں جس شخص میں  
کہ ہوں یہ چار خصلت وہ شخص منافق  
خالص ہے اور حسین ہوے ایک خصلت  
ان چار سے پس اس میں ایک خصلت  
نفاق سے ہے بیان تک کہ چھوڑ دیوے  
اسکو جب امانت سپرد کیا وے  
خیانت کرے اور جب سخن کہی

جھوٹ بولے اور جب عہد باندھے تو ردا  
اور جب لڑائی کرے سرکشی کرے یہ  
حدیث متفق علیہ ہے۔

مولانا وسوسے کے متعلق فرماتے  
شہر یار عن ابی ہریرۃ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ - إِنَّ اللَّهَ تَجَاوَزَ عَنْ  
أَمْتِي مَا وَسَّوَسْتَ بِهِ صَدُورَهَا  
مَا لَمْ تَعْلَمْ بِهِ أَوْ تَكَلَّمَتْ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ  
رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا کہ پیغمبر خدا  
صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کہ خدا تعالیٰ  
نے درگزر فرمایا ہے میری امت سے  
جو چیز کہ وسوسہ کی سات او سکے کہنے  
انہوں کے جینک کہ علی کیا سات اوں

چیز کے یا کہنا۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے  
وَعَنْهُ قَالَ جَاءَ نَاسٌ مِنْ  
اصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَسَالُوهُ أَنَا كَجِدْ فِي أَنْفُسِنَا مَا  
يَتَعَاظَمُ أَحَدُنَا أَنْ يَتَكَلَّمَ بِهِ  
قَالَ أَوْ قَدْ وَجَدْتُمُوهُ قَالُوا نَعِمْ  
قَالَ ذَاكَ صَرِيحُ الْإِيمَانِ رَوَاهُ  
مُسْلِمٌ ترجمہ روایت ہے  
اور نہین ابی ہریرہ سے کہا کہ آئی ایک  
جماعت اصحاب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ  
وسلم سے طرف بنی صلی اللہ علیہ وسلم  
کے پس سوال کیا انہوں نے آنحضرت  
سے تحقیق کہ پاتے ہیں ذاتوں میں اپنے  
دوسو اس وہ ایسی چیز ہے کہ راست  
سمجھتا ہے ہر ایک ہماری سی یہ کہ کہی  
اوسکو فرمایا تحقیق پاتے ہو تم اسکو  
عرض کیا ہاں فرمایا یہ محض ایمان  
روایت کیا اسکو مسلم نے۔

مولانا تقدیر پر ایمان لانے کے  
بیان میں فرماتے۔

شہر یار عن  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ



عمر و قال قال رسول الله  
 صلى الله عليه وسلم كتب الله  
 مقادير الخلايق قبل ان يخلق  
 السموات والارض بمائتين الف  
 سنة قال وكان عرشه على الماء  
 رواه مسلم **ترجمہ روایت**  
 سے عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے  
 کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے کہ لکھا خدا تعالیٰ مقادیر خلائق کو آگے  
 پیدا کرنے آسمانوں اور زمینوں کے بچا  
 ہزار برس فرمایا تہا عرش خدا کا پانی  
 پر روایت کیا اس کو مسلم نے عن  
 ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم اجتمع آدم و  
 موسیٰ عند ربہما فجر آدم قال موسیٰ  
 انت ادم الذی خلقک اللہ  
 بیدہ و کلم فیک من روحہ و  
 اسجد لک ملککۃ واسکنک  
 فی جنتہ ثم اھبطت الناس

بخطیتک الی الارض قال ادم  
 انت موسی الذی اصطفیک اللہ  
 برسالتہ و بکلامہ واعطاک  
 الاکوار فیہا تبیان کل شیء و  
 قربک جنتا فیکم وجدت اللہ  
 کتب التورۃ قبل ان اخلق قال  
 موسیٰ یارب تعین عما قال ادم  
 فھل وجدت فیہا وعصى ادم  
 فغوی قال نعم قال ائتوا متی علی  
 ان عملت عملاً کتبہ اللہ علی  
 ان اعملہ قبل ان یخلقنی یارب تعین  
 سنۃ قال رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم فجر آدم موسیٰ رواہ  
 مسلم **ترجمہ روایت** سے  
 ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے  
 کہے ادم اور موسیٰ اپنے پروردگار کے  
 پاس ہیں غالب انی حجت ادم کی -  
 کہا موسیٰ علیہ السلام نے تو وہ ادم ہے

سے کہ پیدا کرے جھکو چالیس سال  
پہر فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم  
پس غالب آئے آدم موسیٰ علیہ السلام  
پر روایت کیا اوسکو مسلم نے -  
مولانا اعتصام بالکتاب السنۃ  
میں بیان کیجئے -

شہر یار - عن عائشہ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَدَثَ  
فِي أَمْرِ بَاغِضًا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ  
رَدٌّ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ **ترجمہ روایت**

سے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے  
کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے جس نے کہ نوپیدا کیا ہمارے دین  
میں کوئی چیز نئی جو نہیں ہے اوس سے  
پس وہ چیز مردود ہے یہہ حدیث

متفق علیہ ہے - عن جابر

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ اِمَّا بَعْدُ اِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ

کہ پیدا کیا جھکو خدا اپنی دست قدرت سے  
اور یہو نکاحہ میں اپنی روح سے اور  
ساجد کر دیا جھکو خاص اپنے فرشتوں  
سے اور کہا جھکو اپنے بہشت میں پہرنچے  
آتا راتجہ آدم کو بسپگناہ کے زمین جو نوین  
کیا - کہا آدم نے تو وہ موسیٰ ہے کہ قبول  
فرمایا خدا تعالیٰ الجھکو اپنی پیغمبری اور  
کلام کرنے میں اور عطا کیا جھکو تختان  
کہ بیان میں ہر چیز کے سے اور نزدیک  
کیا جھکو راز کہنے والا پس کہہ کہ سات  
کتنی مدت کے پایا خدا تعالیٰ کو کہ کہا  
توریت کو پیشتر اوس سے کہ پیدا کئے  
جاوین ہم - کہا موسیٰ نے چالیس برس  
کہا آدم نے کہ آیا پایا تو توریت میں کہ  
گناہ کیا آدم نے اپنے پرورگار کا پس  
گم کیا راہ کو - کہا موسیٰ ہاں پایا میں نے  
کہا آدم نے آیا یہ ملامت کرتا ہے تو  
جھکو - کہ کہا میں نے ایسے کام کو جو کہا  
خدا تعالیٰ مجھ پر کہ کروں میں پیشتر آگیا

فَضَّلُ الْعَالَمِ عَلَى الْعَابِدِ وَالْآخِرِ  
عَالَمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلَى أَدْنَا  
كَمْ نَتَمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ  
وَأَهْلَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ حَتَّى  
النَّمْلَةُ فِي حُجْرِهَا وَحَتَّى الْحَوْتِ  
لِيُصَلُّوا عَلَيَّ مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرِ  
رواه الترمذی ترجمہ

روایت ہے ابی امامۃ الباہلی رضی اللہ  
عنه سے کہا کہ ذکر کیا گیا رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم سے واسطے دو مرد کے  
ایک اون دو مرد سے عابد تھا دوسرا  
عالم پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ  
وسلم نے بزرگی عالم کی اوپر عابد کے مانند  
بزرگی میرے کے ہو اور یاد دہانی تھا میرے  
کے یہ فرمایا آنحضرت نے تحقیق کہ خدایا  
اور فرشتگان اور ان کے اور اسمانیان  
اور زمینیان چوبیسی تک ایسے سورت  
ہیں اور چالیس تک البتہ درود بھیجے ہیں

كِتَابُ اللَّهِ وَخَيْرُ الْهَدْيِ هَدْيُ  
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرُّ الْأُمُورِ  
مُحَدِّثَاتُهَا وَكُلُّ يَدْعَةٍ ضَلَالَةٌ  
رواه مسلم ترجمہ روایت  
ہے جابر رضی اللہ عنه سے کہ فرمایا پیغمبر  
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ میں بعد  
حمد و نعت کے پس بہترین سخن کتاب  
خدا ہے اور بہترین طریقہ محمدی سے  
صلی اللہ علیہ وسلم اور بدترین چیزوں کا  
وہ ہے کہ نوپیدا کیا گیا ہے اور سرایت  
سبب گمراہی کا ہے روایت کیا اسکو  
مسلم نے -

مولانا فاضل علم اور عالم میں بیان  
کیجئے -

شہر - عن ابی امامۃ  
الباہلی - قَالَ ذَكَرَ لِرَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا  
أَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَالْآخَرُ عَالِمٌ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تعلیم کرنے والے خیر مردم کے روایت کیا اسکو ترمذی نے۔ وعن

ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ

عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ

جَارِيَةٍ أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ أَوْ وَلَدٍ

صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ

رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا پیغمبر خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مر جاتا ہے

آدمی کٹ جاتا ہے اوس سے ہر عمل جو

کرتا ہے مگر تین ایک اوس سے صدقہ

جاریہ ہے یا علم کہ نفع لیا جاوے اوس

یا فرزند نیک کہ وارث دعا کرے اسکو

روایت کیا اسکو مسلم نے۔

مولانا علی بن علی اور علمائے شہر

کے باب میں فرمائے۔

شہر یار۔ عن ابی ہریرہ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ مَثَلُ مَنْ لَا يُنْفَعُ بِهِ كَمَثَلِ

كَتَرٍ لَا يُفْقُ مِنْهُ فَيَسْئِلُ اللَّهَ

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ تَرْجُمَهُ

روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے کہ مثال ایسی علم کی کہ نفع نہیں لیا جاتا

ہے اوس سے مانند حال اوس خزانہ کے

ہے جو دیا نہیں جاتا ہے اوس سے

راہ خدا میں روایت کیا اسکو احمد اور

دارمی نے وعن ابی الدرداء

إِنَّ مِنْ أَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ مَثَلُهُ

يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَالِمٌ لَا يُنْفَعُ بِعِلْمِهِ

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ تَرْجُمَهُ

مردی ہے ابی درداء سے کہ تحقیق

تمام بدترین لوگوں سے خدا میتائے

کے پاس قیامت کے دن وہ عالم جو

نفع نہیں اٹھاتا ہے اپنے علم سے موت

کیا اسکو وہی نے۔

مولانا فضیلت مسواک میں فرمے -  
 شہر مایہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا  
 قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ السَّوَّاءُ مُطَهَّرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاءٌ  
 لِلزَّيْبِ وَرَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَاحْمَدُ الدَّارِمِيُّ  
 وَالنَّسَائِيُّ وَدُرَيْسُ الْجَارِيُّ فِي  
 صَحِيحَةٍ بِإِسْنَادٍ - ترجمہ  
 مروی ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے  
 کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم  
 کہ مسواک پاک کرینوالی ہے خاص دہن  
 کو اور راضی کرینوالی پروردگار کی روت  
 کی اسکو شافعی اور احمد اور دارمی اور  
 نسائی نے اور روایت کی بخاری نے  
 اپنی صحیح میں بلا اسناد و عنہا  
 قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَفْضُلُ الصَّلَاةِ الَّتِي  
 يُسْتَاكُ عَلَى الصَّلَاةِ الَّتِي لَا يُسْتَاكُ  
 لَهَا سَبْعِينَ ضِعْفًا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ  
 فِي شُعْبِ الْإِيمَانِ - ترجمہ

روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے  
 کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے زیادہ ہوتا ہے ثواب اس نماز میں  
 جس میں مسواک کیجاتی ہے اور اس نماز  
 جس میں مسواک نہیں کیجاتی ستر برابر روت  
 کی ہے یہی نے شعب الایمان میں -  
 مولانا فضیلت نماز میں فرمائے -  
 شہر - عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ  
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ  
 أَحَبُّ إِلَيَّ اللَّهُ قَالَ الصَّلَاةُ لَوْ قَتَلْتُ  
 قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ قَالَ يَا أَوْالدِّينِ قُلْتُ  
 ثُمَّ أَيُّ قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ  
 قَالَ حَدَّثَنِي بَعْثٌ وَلَوْ اسْتَرْدَتْهُ  
 لِرِزَادِنِي مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ - ترجمہ روایت  
 ہے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
 کہا کہ پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم سے کہ کونسا عمل اعمال سے  
 محبوب تر ہے نزدیک خدا تعالیٰ کے

فرمایا نماز ادا کرنا اول وقت میں پھر  
 کیا پھر کونسا فرمایا نیکی کرنا بان باب سے  
 عرض کیا پھر کونسا فرمایا جنگ کرنا کا خزون  
 راہ خدا میں کہا ابن مسعود نے حدیث  
 کہا آنحضرت نے سات اس اعمال کے اگر  
 زیادہ طلب کرتا آنحضرت سے (البتہ)  
 فرماتے یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى  
 عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ  
 وَرَمَضَانُ إِلَى ارْمَضَانِ مُكْفِرَاتٌ  
 لِمَا بَيْنَهُنَّ إِذَا اجْتَنَبْتَ الْكَبَائِرَ  
 رَوَاهُ مُسْلِمٌ ترجمہ روایت الی  
 ہر یہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا پیغمبر  
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچوں نمازیں  
 ہر روز کی اور نماز جمعہ کی دوسرے جمعہ  
 اور روزہ رمضان کا دوسرا رمضان تک  
 محو کرنے والے ہیں گناہوں کے جو درمیان  
 میں واقع ہوتے ہیں انہو کے جبکہ پرہیز کر

کبیرہ گناہوں سے روایت کی اسکو مسلم  
 مولانا ترک نماز کی بُرائی میں ہائے  
 شہر۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَفِيقٍ  
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ  
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 لَا يَدْرُونَ شَيْئًا مِنَ الْأَعْمَالِ تَرَكَهُ  
 كَفَرًا غَيْرَ الصَّلَاةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ  
 ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن شفیق رضی  
 اللہ عنہ سے کہا کہ تھے اصحاب رسول اللہ کے عقائد  
 نہیں کرتے تھے کسی عمل کو کہ ترک کرنا کفر  
 ہوے سوائے نماز کے روایت کیا اسکو ترمذی  
 نے وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي  
 أَنْ لَا تُشْرِكَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَقَطَعْتَ  
 وَحَرَّمْتَ وَلَا تَتْرُكَ صَلَاةً مُتَكَوِّنَةً  
 مُتَعَدِّدَةً مَنْ تَرَكَهَا مُتَعَدِّدًا فَقَدْ  
 بَرَّئَتْ مِنْهُ مِنْهُ الذِّمَّةُ وَلَا  
 تَشْرَبَ الْقَمَرَةَ فَإِنَّهَا مُفْتَاتِحُ كُلِّ  
 شَرٍّ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ترجمہ  
 روایت ہے ابی ذر سے کہا کہ وصیت کیا

عجبو دوست میرا کہ شریک نہ کر خدا تعالیٰ کے  
ساتھ کسی کو اگرچہ ٹکڑے ٹکڑے کیا جاوے  
اور جلایا جاوے اور ترک نہ کرنا فرض کو  
دیدہ و دانستہ پس جس نے ترک کیا نہ  
فرضیہ کو دیدہ و دانستہ پس بیزار ہوا  
اوس سے عہد مسلمان اور نہ پی شراب  
پس تحقیق کہ وہ کبھی تمام بدی کی سرِ ریا  
کی این ماحہ نے -

مولانا - فضیلت تعجیل الصلوٰۃ میں  
شہر - عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الْوَقْتُ الْأَوَّلُ مِنَ الصَّلَاةِ ضَرْبُ  
اللَّهِ وَالْوَقْتُ الْآخِرُ عَمَّا لِلَّهِ رَوَاهُ  
الترمذی ترجمہ روایت ہوا بن  
عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا پیغمبر خدا  
صلی اللہ علیہ وسلم نے اول وقت نماز سے  
سبب خدایتعالیٰ کی رضا مندی کا ہے اور  
آخر وقت باعث عفو کاروایت کی اسکو  
ترمذی نے - وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ النَّبِّیِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عَلِيُّ  
ثَلَاثٌ لَا تُؤَخَّرُهَا الصَّلَاةُ إِذَا نَسِيتَ  
وَالْجَنَازَةَ إِذَا أَحْضَرْتَ وَلَا تَسْمُ  
إِذَا وَجَدْتَ لَهَا كُفُورًا وَلَا  
الْتِمَازَ تَرْجُمَهُ رَوَايَتُ هِيَ  
حَضَرَ عَلَى كَرَمِ اللَّهِ وَجْهَهُ سَيِّدُ الْحَقِّ كَرَّمَ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسًا أَيْ عَلَى تَيْنِ  
خَيْرِينَ كَرَّمَ تَوَقَّفَ كَرَّمَ أَوْ سَمِ الْأَمْرَ  
نَمَازُ هِيَ جَبُّ قَتْلٍ أَوْ دُوسَرِي جَنَازَ  
هِيَ جَبُّ حَاضِرٍ أَوْ سَمِ تَسِيرِي زَيْنِ بِي شَوْرٍ  
جَبُّ يَأْوِي تَوَاسَكَ لَيْسَ كَفَرٍ رَوَايَتُ كِي  
أَوْ سَمِ تَرْجُمَهُ نَفْسًا -

مولانا - فضیلت اذان میں قرآن  
شہر - عن ابی سعید بن الحدادی  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْمَعُ مَدَى  
صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ حِينَ وَلَا اِنْشَاءِ  
وَلَا شَيْءٍ إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ روایت ہے

ابی حذری رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی  
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سنتے ہیں قیامت  
آواز موزن کو نہ جن نہ انس نہ کوئی  
شئی مگر یہ کہ گواہی دیتا ہے واسطے  
قیامت کے روز روایت کی اوسکے  
بخاری نے وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ  
عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اطْوِلُ النَّاسَ  
اعْتِقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ  
ترجمہ مروی ہے معاویہ رضی اللہ عنہ  
سے کہا کہ سنا ہوں میں رسول اللہ صلی  
علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے موزان قیامت  
کے روز گروں دراز رہینگے لوگوں سے  
روایت کی اسکو مسلم نے۔

مولانا - درود شریف کی فضیلت  
میں فرمائے۔

شہر - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى  
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَيْكَ

صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحُطَّتْ عَنْهُ  
عَشْرُ خَطِيئَاتٍ وَرَفِغَتْ لَهُ  
عَشْرَ دَرَجَاتٍ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ  
ترجمہ روایت ہے انس سے کہا کہ فرمایا  
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص  
کہ درود بھیجے میرے پر ایک بار بھیجتا ہے  
خدا تعالیٰ اوس پر دس بار درود کے  
اور گرا دیتے جاتے ہیں اوس سے دس گنا  
اور بلند کیا جاتا اوسکو دس درجے طرف  
نزدیکی حق تعالیٰ کے روایت کی اوسکو  
نسائی نے۔ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَوَّلَى النَّاسِ بِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
أَكْثَرُهُمْ عَلَى صَلَاةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ  
ترجمہ روایت ہے ابن مسعود رضی  
اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ  
علیہ وسلم نے نزدیک ترین آدمیوں  
میرے وہ شخص ہوگا قیامت کے دن



ہو زیادہ ہو گا میرے پر درود پڑھنے والا  
روایت کیا اسکو ترمذی نے ۔

مولانا ۔ فضیلت ذکر میں فرمائے  
شہر عن ابی ہریرۃ قال  
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
من سجد اللہ دبر کل صلوۃ ثلثا  
وثلاثین وکبر اللہ ثلثا وثلاثین  
فیکلک تسعة وتسعون وقال  
تمام المائۃ لا الہ الا اللہ وحده  
لا شریک لہ لہ الملك ولہ الحمد  
وہو علی کل شیء قدید مغفرت خطا  
وان کانت مثل زید الجبر رواہ  
مسلم ترجمہ روایت ہے

ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا  
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بے جو شخص  
سبحان اللہ کہے پیچھے ہر نماز فریضہ کے  
۳۳ بار اور الحمد شہ کہے ۳۳ بار اور اللہ  
کہے ۳۳ بار پس مجموعہ اسکا نو دہ بار  
ہوتے ہیں اور کہے واسطے تمام کرنے عدد

سود کی یہ کلمہ لا الہ الا اللہ وحده  
لا شریک لہ لہ الملك ولہ الحمد  
ہو علی کل شیء قدید بخشتے جاتے ہیں  
گناہان اور کہے اگرچہ مانند کف دریا کے  
ہوں روایت کیا اسکو مسلم نے وعن  
کعب بن عجرۃ قال قال رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معقبات  
لا یحیب قائلہن اوقاعل ہن  
دبر کل صلوۃ مکتوبۃ ثلث و  
ثلثون سبیحۃ وثلث وثلثون  
تحمیدۃ واربع وثلثون تکبیر  
رواہ مسلم ترجمہ روایت  
ہے کعب بن عجرۃ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ  
فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض  
معقبات ہیں کہ نو میدہنیں کیا جاتا ہے  
کہنے والا اون کلمات کا کہنے والا اور  
پیچھے ہر نماز فریضہ کے تیس بار سبحان اللہ  
کہنا اور ۳۳ بار الحمد شہ کہنا اور ۳۳ بار  
اللہ اکبر کہنا روایت کیا اسکو مسلم نے

مولانا - فضیلت تعمیر مساجد میں فرمایا  
 شہر - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ أَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَى اللَّهِ مَسْجِدُهَا  
 وَأَبْغَضُ الْبِلَادِ إِلَى اللَّهِ أَسْوَأُهَا  
 رَوَاهُ مُسْلِمٌ ترجمہ روایت  
 ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ  
 فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے دو سترین جایوں سے شہر کے نزدیک  
 خدا کے مساجد میں اور دشمن ترین شہروں  
 سے طرف خدا کے بازار میں اور شہروں  
 کے میں روایت کیا مسلم نے وَعَنْ  
 عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ  
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ مَنْ بَنَى لِلَّهِ مَسْجِدًا ابْنَى اللَّهُ  
 لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ تَرْجَمَ  
 روایت ہے عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
 کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 جس نے بنا کیا واسطے اللہ کے مسجد بنا کر یا

بنا کر تا ہے خدا تعالیٰ واسطے اس کے گھر  
 جنت میں متفق علیہ -  
 مولانا - جماعت کی فضیلت میں فرمایا  
 شہر یار - عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 صَلَوةُ الْجَمَاعَةِ تَقْضِلُ صَلَوةَ  
 الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً  
 مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ تَرْجَمَ روایت ہے  
 ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا پیغمبر  
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نماز کہ جماعت  
 کے ساتھ پڑھی جاوے زیادہ ہوتی ہے  
 ثواب میں اس نماز پر جو تنہا پڑھے ۲۷  
 درجے متفق علیہ وَعَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ  
 قَالَتْ دَخَلَ عَلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ  
 وَهُوَ مُغَضَّبٌ فَقُلْتُ مَا غَضَبَكَ  
 قَالَ وَاللَّهِ مَا عَرِفَ مِنْ أَمْرِ  
 مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا  
 إِلَّا أَنَّهُمْ يَصَلُّونَ جَمِيعًا رَوَاهُ  
 الْبُخَارِيُّ - ترجمہ روایت ہے

کرنا دوسرے کی عیب جوئی میں ہرگز  
نہنچا جائے۔

**نصیحت** - دوستوں سے لطف  
اور مہربانی اور دشمنوں سے رعایت  
اور مدار رکھنا چاہئے تاکہ دوستوں کی  
محبت زیادہ ہو اور دشمن عداوت سے  
باز آویں۔ **۵** آسائش و دلگتی  
تفسیر این دو حرفت: باد و ستان  
تلف باد دشمنان مدارا۔

**نصیحت** علم سے زیادہ شریف  
کوئی نعمت اور دولت نہیں ہے سبکو  
ریلون اور مالایقون کو تعلیم کرنا ایسا  
جیسے گوہر شجاع کو کچر میں ڈالنا۔  
**نصیحت** دولت کو جب قدر خرچ  
کر و کم ہوتی ہے اور علم کو جتنا صرف  
زیادہ ہوتا ہے اسی جاعے حضرت  
علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے

**نظم**

رَضِیْنَا قِیَمَتِ الْجَبَّارِ قِیَمَاتَا

ام در داو سے کہا آیا میرے پاس  
ابو در داو حالانکہ غضب میں آیا ہوا  
تھا پس کہا میں نے کیا چیز غضب میں  
لائی ہے پس کہا کہ خدا کی قسم نہیں جانتا  
ہوں میں کام سے امت محمد صلی اللہ  
علیہ کے کسی چیز کو مگر یہ کہ نماز ادا کریں  
جماعت کے ساتھ روایت کیا بخاری  
نصایح ارجمند و نکات دلپسند  
شہر یار۔ قبلہ کچھ نصایح بزرگان  
دین و نکات و اقوال علماء کاملین  
بیان فرمائے۔

مولانا۔ مناسب فقیر گذارش  
کرتا ہے ساعت فرمائے۔

**نصیحت** - اپنے تمام کاموں کو کار  
حقیقی کے سپرد کرنا اور طاعت حق تعالیٰ  
سعی و تدبیر کر کے منتظر فضل و کرم کے  
رہنا صرف تدبیر اور عقل اور قوت  
اور قدرت پر اعتماد نہ رکھنا چاہئے  
**نصیحت** - اپنے عیب کی اصلاح

لَنَا الْعِلْمُ وَلِلْأَعْدَاءِ مَالٌ  
فَإِنَّ الْمَالَ يُفْنَى عَنْ قَبْرِ يَتِيمٍ  
وَأَنَّ الْعِلْمَ يُبْقَى لَا يَزَالُ

نصیحت - مکروہات زمانہ پر  
صبر کرنا چاہئے اور کنشائش اور نعمت  
پر شکر کیونکہ صبر سے دریاے رحمت  
الہی جوش میں آتی ہے اور شکر کرتے  
نعمت زیادہ ہوتی ہے -

نصیحت کسی کے دکھ بیہوش نہ دیکھنا  
نہ چاہئے کیونکہ دل کا دکھانا کعبہ کے  
دھمانے کے برابر ہے

در راہ خدا دو کعبہ آمد منزل :  
یک کعبہ صورت است و یک کعبہ دل :  
تا متوانی طواف و لمسا کن :  
کا فزون ز ہزار کعبہ باشد کدل :  
نصیحت خدا تعالیٰ کے ذکر سے  
غافل نہ رہنا چاہئے جس کی برکت سے  
آفات و بلیات دفع ہوتی رہتی ہیں  
اور مقاصد دلی برآتی ہیں کسی عوجگی

کیا خوب کہا ہے - دو ہرہ  
سکھ میں ہر کو بھی نہیں اور دکھ میں بھی  
سکھ میں ہر کو بھی تو دکھ کا ہی کو ہوئے

نصیحت - اپنے کو جو معلوم نہ ہو  
اوسکے سیکھنے میں تنگ و عار نہ کرے  
کیونکہ حضرت غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے  
شہربان کی ایک سئلہ میں شاگرد کی

نصیحت کبر و نخوت کو ترک کرنا  
واجب ہے اور عجز و انکسار اختیار  
کرنا لازم ہے کیونکہ مقبول باری ہیں  
نصیحت جس شخص سے اتفاق

مصاحبت و مجالست کا نہ پڑا ہو  
اور اسکی اخلاق کا کامل تجربہ حاصل  
ہوا ہو اوسکو دوست نہ بنانا چاہئے

نصیحت راست گفتار و نیک کردار  
کو دوست بنانا چاہئے کیونکہ محبت  
دوستان نان اور زبان کی نایدار ہے

نکات دلپسند  
عقل وہ شخص ہے جو خدا تعالیٰ کی

کبھی غافل نہ رہے اور موت کو قریب جانے اور خلق کو نفع پہنچا دے اور مخلوق کی اذیت رسائی کو پہنچا دے۔

**نکستہ** انسان تین جزو ہے دل اور زبان اور جو ارج دل واسطے توحید

کے ہے اور زبان واسطے شہادت کے اور ہاتھ پاؤں وغیرہ عبادت کیلئے

**نکستہ** آدمیان تین گروہ ہیں ایک اولیاء کہ باطن اور ظاہر سے

بہتر ہے دوسرے علما کہ ظاہر و باطن اور ظاہر برابر ہے۔ تیسرے جھلا کہ ظاہر

اور ظاہر بہتر ہے ان کے باطن سے چار چیزیں چار چیزوں سے پیدا ہوتی ہیں شکر

سے زیادتی نعمت کی خاموشی سے سلامتی سخاوت سے سرداری سیاست

سے امینی ملک کی۔

**نکستہ** بہترین صفات بادشاہوں کے لئے تین ہیں سخاوت شجاعت عدالت

**نکستہ** جو شخص بے عیب دوست

دہونڈے اور سکی دوست کم ہوں اور جو دوست کی ادنیٰ خطا پر عتاب

کرے اسکی دشمن زیادہ ہوں اور جو شخص اپنے نفس کے نفع کو دوستوں کے

فائدے پر مقدم سمجھے ہمیشہ غمگین رہے **نکستہ** جو شخص جھوٹ نکمہ اور وعدہ

خلاف نکرے اور لوگوں کو دروغ نکرے لوگ اسکو دوست رکھیں۔

**نکستہ** تواضع سے دوستی زیادہ ہوتی ہے اور صبر کرنے سے مراد حاصل

ہوتی ہے اور عدل سے حکومت نصیب ہوتی ہے۔

**نکستہ** دو شخص دشمن ملک اور دین کے ہیں بادشاہ بے علم زاہد بے علم۔

**نکستہ** شجاعت شجیع کی لڑائی کے روز تجربہ کرنا چاہئے اور دیانت امانت دار

کی دین لین کے معاملہ میں اور جہد و فاعل زوجہ کی ایام فاقہ و تنگدستی میں اور

حقیقت دوستوں کی کثرت اور خلافت میں

نکستہ عافیت تین چیزیں ہیں عافیت  
دین کی پرہیزگاری میں ہے اور عافیت  
مال کی ادائیگی حقوق و رعایت اہل حاجات  
میں اور عافیت تن کی اعتدال غذا اور  
جماع میں ۔

نکستہ تین چیزیں ہمت کو توڑ دیتی  
ہیں دشمنان کثیر قرض مفقود زوجہ برونج  
نکستہ چار چیزیں دلیل بزرگی کی ہیں  
علم کو عزیز رکھنا بدگوئی سے دفع کرنا  
غصہ کو روکنا جواب با نواب دینا ۔

نکستہ چار چیزیں نادانی کی دلیل  
ہیں اپنے سے زیادہ عقل سے لڑائی کرنا  
اور نا آزمودہ پر اعتبار کرنا عورتوں کے  
مکر سے بے فکر رہنا بچوں سے صحبت کہنا  
نکستہ علم زیور ہے اور نسب جمال  
جیسا کہ زیور جہیل کو خوشنما ہوا وہی طرح  
علم شریف کو زیبا ہے ۔

نکستہ اقربا اس زمانے کے ماند  
چشم و ابرو کے ہیں باوجود قربت کے

ایک دوسرے کو نہیں دیکھ سکتے ۔

نکستہ جب دوستی مستحکم ہو جاتی  
ہے ادب درمیان میں سے اٹھ جاتا ہے  
نکستہ جس شخص میں یہ چھ صفیں ہیں  
لائق دوستی کے ہی ۔ اول یہ کہ جب  
کسی کے ہنر پر واقف ہو تو مشہور کرے  
دوم یہ کہ اپنے دوست کے عیب پر  
اطلاع پاوے تو پوشیدہ اسکو نصیحت کرے  
بر ملا ظاہر نہ کرے سوم یہ کہ کسی سے  
احسان کرے کہی زبان پر نہ لاوے چہارم  
یہ کہ اگر کسی سے اپنے کو نفع پہنچو تا عم  
اوسکا احسان فراموش کرے پنجم  
یہ کہ اگر کسی سے کوئی خطا ہو جائے مٹا  
کر دے اوسکا کینہ ہمیشہ دلیں نہ رکھے  
ششم یہ کہ اگر کوئی عذر کرے قبول  
نکستہ چھ چیزیں مانع ترقی معاش  
ہیں ۔ اول کاہلی دوم رغبت عورتوں سے  
سوم بیماری دوام چہارم الفت ملن  
پنجم قناعت ششم خوف ۔

نکستہ دنیا میں تین چیزوں سے خوش  
 گذرتی ہے فکری اور تندرستی دولت ہر  
 نکستہ چار چیزیں آدمی کو خراب  
 کرتی ہیں بزرگوں کو بخل۔ عالموں کو عجب۔  
 عورتوں کو بے شرمی۔ مردوں کو جھوٹ۔  
 نکستہ آدمی چار قسم کے ہیں ایک  
 لئیم۔ دوسرا بخل۔ تیسرا سخی۔  
 چوتھا کریم۔ پس لئیم وہ ہے جو آپ  
 کھائے نہ دوسروں کو کھانے دے۔  
 اور بخل وہ ہے جو آپ کھائے دوسرے  
 کو نہ دے۔ اور سخی وہ ہے کہ خود بھی کھا  
 اور دوسرے کو بھی دے۔ اور کریم  
 ہے جو آپ کھائے دوسرے کو کھلائے  
 نکستہ قدر تین چیز کی تین گروہ جاتے  
 ہیں قدر جوانی کی پیران۔ قدر صحت کی  
 بیماریان۔ اور قدر نعمت کی محتاجان  
 نکستہ ہر شے زندہ رہے تک  
 پاک رہتی ہے مرے پرنا پاک ہو جاتی  
 ہے مگر نفس امارہ مر کر پاک ہوتی ہے

نکستہ دوستی کے چار درجے ہیں  
 پہلا درجہ وہ ہے کہ دوست دوست کے  
 گھر کو جاوے اور دوست کو اپنے گھر میں  
 بلاوے دوسرا درجہ وہ ہے کہ دوست  
 کے گھر میں خود مہمان رہے اور دوست کو  
 اپنے گھر میں مہمان رکھے تیسرا درجہ وہ ہے  
 کہ زر نقد سے دوست کی مدد کرے اگر  
 دوست بھی کچھ دے تو قبول کرے چوتھا  
 درجہ یہ ہے کہ دوست کو حادق جان کر  
 اپنے راز سے اطلاع دے اور دوست  
 بھی اپنے راز اس سے بیان کر کے جب  
 اس مرتبہ کو پہونچی دوستی تمام ہوئی۔  
 جناب امیر المؤمنین علی رضی  
 کرم اللہ وجہہ کے اقوال  
 الزُّهْدُ ثَرَوَةٌ یعنی زہد تو انگری  
 ہے اسلئے کہ زہد متاع دنیا سے کنارہ  
 کر نیکے معنی میں اور وہ مستلزم غنا  
 نفس ہے الْعِفَافُ زِينَةُ الْفَقْرِ  
 بازر مہمانیت سے زینت درویشی کی

الْعَفْوُ زَكَاةُ الظُّمْرِ مَعَاذَ كَرَاهَا  
 کا زکوٰۃ فتح مندی کی ہے دشمنوں پر  
 الصَّبْرُ شَجَاعَةٌ مَبْرُكَةٌ شَائِعَةٌ  
 الْمَسَالِمَةُ خِيَارُ الْعَيُوبِ بِغَيْرِ مَصَالِحٍ  
 کرنا چھپانا عیوب کا ہے الْقِنَاعَةُ مَالٌ  
 لَا يَنْفَدُ بِغَيْرِ قَاعَتِ الْيَمَالِ  
 جو فانی نہیں ہے الْأَعْيَادُ مُنْذِرٌ  
 نَاصِحٌ - زمانے کو حوالہ نیکے بد سے  
 نصیحت لینا ماصع خوف دلالت والا ہے  
 نَفْسُكَ لِي إِذَا تَمَّ الْعَقْلُ نَقْصُ الْكَلَامِ  
 جب عقل کامل ہوتی ہے فصول گوئی کم  
 ہو جاتی ہے الْأَدَابُ حُلُّ مُجْدَدٍ  
 ادب شریعت خلعت تازہ ہیں التَّوَدُّدُ  
 يَصْفُ الْعَقْلَ دُوسْتِ پیداکرنا لوگوں  
 نَصْفُ عَقْلٍ شَرَفُ الْغِنَى تَرْكُ  
 الْمُنَى بَرِي تَوَكُّرِي امیدوں کا ترک  
 کرنا ہے الْأَسْتِشَارَةُ عَيْنُ الْهَدْيِ  
 یعنی مشورہ کرنا مین ہدایت ہے الْهَوَا  
 بِاللَّشْرِ مَعْلُوبٌ یعنی بد بین غالب

ہونے والا مغلوب الْفَقْرُ مَوْتُ  
 الْأَكْبَرُ یعنی درویشی موت اکبر  
 الْمُقْلُ غَرَبٌ فِي بَلَدٍ يَدِهِ يَتَوَرَّ  
 مال رکھنے والا مسافر ہے اپنے وطن میں  
 اللَّهُمَّ لِيْضْفُ الْهَرَمِ یعنی عم نصف  
 پیری ہے الطَّمَعُ رِقٌّ مَوْتٌ  
 یعنی طمع علامی ہے مَسْطُورُ الْفَيْسُ  
 مِرْآةٌ صَافِيَةٌ یعنی فکر ایک آئینہ  
 ہے صَافُ الْبَشَاشَةِ جِبَالَةُ الْمَوْتِ  
 یعنی خوشخوئی دام محبت ہوا شَدُّ  
 الذُّؤُوبِ عِنْدَ اللَّهِ مَا اسْتَمَّا  
 بِهِ صَاحِبُهُ کبیرہ گناہ خدا تبتا  
 کے پاس وہ ہے جو مہل بھیجتا ہو اسکا  
 اقوال صمد

سقراط - تین کام فاضل ترین اعمال  
 ہیں - دشمن کو دوست بنانا - جاہل کو  
 تعلیم کرنا - فاسق کو پند و نصیحت کرنا  
 کسی نے اوس سے سوال کیا کہ نزدیک  
 ترک کیا چیز ہے اور دور ترک کیا چیز ہے



اور کس شخص سے محبت رکھنا چاہئے اور  
عجیب ترکون چیز سے کہا نزدیک تے موت  
اور بعید تر امیدین اور عجیب تر و عاقل  
ہے جو ناکامی سے تاسف کرے یہ حکیم تے  
وقت اپنے شاگردوں سے وصیت  
کر گیا کہ ان نصائح کو یاد رکھو اور اس پر عمل  
کرو اول یہ کہ قناعت اختیار کرو اور  
حرص دہو کو چھوڑ دو دوم یہ کہ کشائش  
روزی اور فراغت کی وقت شکر آہی  
بجلاؤ اور تنگی معاش اور تکلیف کی حالتیں  
ممبر داسٹے کہ ممبر کبھی ہے کشائش کی  
سوم یہ کہ وقت ظہور حادث کے اپنے دلو کو  
مضبوط رکھو کیونکہ استقلال سے کام نہجی  
انجام پاتے ہیں چارم یہ کہ چھوٹے کام کو حقیر  
نہ سمجھو اسٹے کہ ہر کام جب اپنے کمال پہنچتا  
ہے کمال اور بزرگی رکھتا ہے پنجم دوست  
مخلص کی تربیت سے غافل نہ رہنا چاہئے  
ششم دوستوں ایکدم انہما رحمت کرنا  
چاہئے کیونکہ جو وقت تم سے کمی دیکھیں گے

آزردہ اور بد دل ہو جائیں گے ہفتم اپنے  
زبان کو کلام نفول اور بیہودہ سے بچاؤ تا  
کسی سے نوبت جنگ و جدل کی نہ پہنچی  
ولہ موت مانند اس تیر کے ہے جو  
کمان سے کھینچ کر چھوڑا جائے اور زندگی  
تیر سے پہنچنے تک کے توقف کا نام ہے  
ولہ فرحت جلد جانیوالی ہے اور دیر  
سے آنیوالی اور بچ جلد آنیوالا ہے اور دیر  
رہنے والا جو شخص غفلت اور پرہیزگاری  
نہ رکھتا ہو عقل میں اس کے نقص ہے اور  
کھا محبوب خدا وہ شخص ہے کہ جب بڑے خیال  
اس کے دل میں گزریں تو عقل کے زور سے  
اسکو رد کرے اور کہا ایمان اور حکمت  
خدا تعالیٰ کے نزدیک جدا نہیں اور کوئی  
شخص عادل نہیں ہو سکتا جب تک کہ اسکی  
دل میں خوف خدا نہ ہو اور بہترین صفات  
انسان کی واسطے تحصیل کرنا مال حلال  
کا ہے کسب حلال سے اور صرف کرنا محرم  
اور ماکین پر اور غصہ سے وقت اپنی ناکو

اور کہا - آدمی تین قسم کے ہیں ایک  
عاقل دوسرا نیم عاقل تیسرا جاہل  
پس عاقل وہ ہے کہ کسی حادثے  
کے واقع ہونے کے پہلے باخبر ہو کر  
اوسکا علاج پیشتر کر رکھے اور نیم عاقل  
وہ ہے کہ جب بلا نازل ہو اوسوقت  
اپنے کو مستقل مزاج رکھ کر عقل  
اور تدبیر سے اوسکا دفعیہ کرے اور  
اور جاہل وہ ہے کہ جب بلا نازل  
ہو اوسوقت پریشان اور مضطرب  
ہو کر اوسکا دفع نہ کرے اور بصیرت  
میں پڑ جاوے -

### تاجدار کا حال فرحت مآل

اب تاجدار کا حال سنئے کہ جاتے  
وہ آہو نظروں سے غائب ہو گیا  
اوسوقت اوسکے انگبین کھلین دیکھا  
ایک دشت ہول خیر نمونہ رستخیز ہے  
یوے انسان نہ آبادی کا گمان

روکنا بخش کہنے سے اور ہاتھ کو روکنا  
ایذا رسانی ہے یحییٰ ابن معاذ بہتر چیز  
کلام صحیح ہے زبان سے فصیح کہے کسی نے  
پوچھا کہ بلاغت کیا چیز ہے فرمایا بلاغت  
وہ ہے کہ خواص اور اہل علم اس سے  
راضی ہوں اور عوام اوسکے سمجھنے  
سے عاجز رہیں

### شیخ الرئیس ابو علی ابن سینا

یہ ہوس صفتیں معدن تمام نیکوین  
کے ہیں اول صدق - دوم اقدار  
سوم قہر اپنی نفس کے ساتھ چارم  
علم کے صحبت رکھنا پنجم تعظیم نزرگون  
کی ششم شفقت خوردون کے ساتھ  
سہم موافقت رکھنا دوستوں سے  
ہشتم علم دشمنوں سے ہم خیرات  
محتاجوں کیساتھ دہم نصیحت جاہلون  
کو کرنا -

حکیم سولون اگر ہزار دوست  
ہوں کم ہیں اور ایک دشمن بہت

تابش شمس سے سطح بیابان گرہ انگرا  
 نسیم بہاری کے عوض صرصر خزان  
 سبزہ زار کی جگہ فرش خارتا بد اسبل  
 کے بدل اگھاڑے اور تالکھانے کے  
 جھاڑ بجائے گل بزمندی بالکل سیب  
 وہی کے بجائے حنظل انار کے بدل پھل  
 مقام جام دہتور کے مٹھرام کچ کے  
 پھل بجائے بادام چپا کے عوض غنچہ بول  
 شبو کے مقابل گنیر کے پھول سرقرئی  
 کے معاوضہ میں کچلے بیر کے بدل گلے ایک  
 جانب سرش کے سوکھے ہوئے جھار ایک  
 طرف چل سینڈ کی قطار جانور مردہ  
 جا بجا پڑے ہوئے بقایت سڑے ہوئے  
 اچیلین سڈ لائے کر گس غل مچاتے متن کریم  
 سے تمام دشت عفوت سرشت اور  
 بدبو صرصر خزان کا اہتمام ہر سو بیل کے  
 جائے چند شوم قمری کی جگہ یوم انہار کے  
 بدل شراب ریک روان ماہ جو خوار  
 بجائے ماہ میلان طوطی کے بدل سبز خزان

گلے کے عوض سیاہ کلاغ ہوا میں صاف  
 طبقہ دغانہ کے اوصاف جب صرصر  
 سموم کے جھونکے آتے درک جہنم کی خبر لاتے  
 جسم کو جھلساتے پتے درخون کے سکر جاتے  
 شمس مقیم برج سرطان دھوپ کی وہ گرمی  
 کہ الامان زمین گرہ مار وقت نصف  
 النہار سنگریزے انگارے ذرے شرآ  
 وہ خاک اوڑھ رہی ہے کہ زمانہ تیرہ تار  
 ہے سالک وہم کے زبان پر وقتا و بنا  
 عذاب النار ہے نظم  
 وہ دھوپ وہ لون و دست سنان  
 وہ ریگ تپتی ہوئی وہ میدان  
 اٹھنا وہ بگولون کا ہو اسے  
 صرصر کے وہ گرم گرم جھونکے  
 اٹھتے تھے زمین سے کچھ نجارات  
 تارے نظر آتے ذکوہی است  
 رستم بھی ہو گر تو رنگ فق ہو  
 روئین بدنون کا سینہ شق ہو  
 سنائے ہوا کے وہ کہ ہول آئے

فولاد کا دل دہین بچل جاسے :  
 ہر گام پہ جان کا خطہ تھا :  
 جنگل کیا تھا فضا کا گہر تھا :  
 تاجدار - یہ عالم دیکھ کر گہر آیا :  
 باخستہ ہوئے کلیجہ منہ کو آیا ہر نب  
 موسے پسینہ جاری ہوا غش کا عالم  
 طاری ہوا البعد عجز سر نیاز سجدہ حل  
 مشکلات میں چکا کر کہا - نظم  
 تو گفتی ہر آنکس کے در بچ و تاب :  
 دعا کے کندھ من کتم ستیاب :  
 جو عاجز رہا بندہ و انم ترا :  
 درین عاجزی چون نخواست ترا :  
 شکستہ چنان گشتہ ام بلکہ خود :  
 کہ آبادیم را ہمہ باد برو :  
 توئی کہ شکستہ رہائی دہی :  
 و اگر شکستی مویا منی دہی :  
 نگہ دارم از رخسہ بہر زمان :  
 مکن شاد و بر من دل دشمنان :  
 فضل حق شامل حال بہتیر دعا

ہدف مراد سے لب معشوق ہوا  
 جب سجدہ سے سر اٹھایا اوس  
 دشت کو بنایا اور کچھ تماشہ نظر آکا  
 یعنی سامنے ایک چار دیواری کسی  
 باغکی نظر آئی روح نے فرحت تازہ  
 پائی دروازے کو حشیم مشاق کے  
 مانند کہلا پایا بسم اللہ کہہ کر آند آیا  
 دیکھا ایک چمن پر فضا فرحت انسا  
 خلد برین کا منوہ حدیقہ ارم سے دونا  
 فرش زمین سبزہ زمردین خود و  
 پہلوں سے گلزمین غیرت نقش قالین  
 اشجار سرکشیدہ و پذیر باہم بگلگیر  
 سبزان چمن ہر رنگ گل سے گل بہر  
 ایک طرف سرد آواز سبز پوش خانہ بہار  
 ایک جانب یا من تقویٰ اساس  
 لباس سوسن رطب اللسان بیا  
 اپنی جہک کا مرجع خوان زر گس خواب  
 ناز سے بیدار اشرفی زہر بدست  
 نذر و دیکھانے تیار گل چاندنی صبا

ہر ماہ شب افروز قربان گندی کی پہلو  
 کی شوخ رنگی پر شفق چرخ بلا گردان گل فرط  
 طرب سے کہلکھلاتے غنچے زیر لب مسکراتے  
 شمیم جانفزا سے بلبل مست و مدہوش  
 گلوں کی کثرت سے چمن سرخ پوش نہال  
 یار و آرتواضغ گرین بار اثمار سے سربر  
 زمین پہل ایسے بزم کہ نالہ لبیل سے رمان  
 کا کلیجہ شوق پھول ایسے نازک کہ کلی کی  
 چٹک سے رخسار کا رنگ فوق کشتیق بقی  
 و لالہ و لغمان کسی جاے سنبل و ضمیر  
 نسترین و نستران انواع و اقسام کے  
 گروٹن زمین پر بکھرے ہوئے مولسیر  
 کے پھول جنکی بھتی بھتی خوشبو سے  
 دماغ کو تازگی حاصلی پہلو کی کثرت سے  
 ڈالیاں چمیلی کے ہار موتیا پر موتی تار  
 ہزار داستان کے چھپے چھور کے قہقہے  
 اہوان مینا سم جرتے طاووسان ہر قسم  
 دم رقص کرتے کہ یور لہریل کا لطف  
 عمیم کلیمین کا خوف نہ باغبان کا پیہر پہ

سامنے ایک حوض لطیف تن رشک عد  
 شب کی اینٹین زمر کی تحریر گلبوٹے  
 بنیطیر لطافت تخمیر باہمین وہ آب و تاب  
 جسکے سامنے موتی فرط خجالت سے آب  
 خوشبو میں بہ از گلاب جو ایک بار نہائے  
 بدن خوشبو ہو جائے گلے کرے تو شکو  
 ہو جائے خضر و الیاس کو اسکے قرب  
 میں رہنے کی تلاش فوارہ خیل گلاب نش  
 نسیم عطر فشان ہر سور و ان چمن میں فیض  
 ترشح سحاب سے آبشار ملکی سی ہو ہار  
 سبزہ خوابیدہ پر قطرات شبنم اس طرح  
 نمایان جیسے فرش مخملی پر گہر غلطان وسط  
 باغ میں بارہ درسی عالیشان نقل جان  
 دروازوں کی رنوں زر نگار مرصع کار  
 اونین رنگ برنگ آئینوں کی بہار درواز  
 چشم مست نیم خواب کی طرح کچھ بند کچھ کھلے  
 چلنیں مرگان حسین شرکین کے مانند  
 اونیر پڑے ستون منت منقش رنگارنگ  
 جس کی صفائی اور بار کی نقش و نگار پہ

عقل مافی و ہیراد دنگ باریک چونین  
 سنگ مرمر کی صفائی کار نسون میں  
 عجب دلربائی ہر کرے میں فرشتہ  
 نرم دنیا بیاں جس پر آشوب والا  
 خواب گریبان مندل و آنوس کے  
 متعدد و ششیم و زلف عروس کے کوچ  
 نہایت نازک و نفیس نعل کاشالی و  
 دیباے شستری سے مند ہے قرینہ بقرینہ  
 آگہی ہوئی بادکش زرتار جہاں وار جہاں  
 ہوا سے سرد کے مقال باد سحر کے چو  
 تہندی ساسین بہرتے گرمی والے  
 وجد کرتے الغرض تاجدار نے حوض  
 میں وضو کیا اور نماز عصر پڑھ کر درود  
 شریف پڑھ رہا تھا کہ کمرے سے بارہ کی  
 کے ایک صدا سے دلکش قرأت  
 کلام مجید کی آئی جس سے روح نے  
 فرحت تازہ پائی بیابان وجد کی تین  
 اوسے جانب قدم بڑھایا جب قریب  
 پہنچا دیکھا کہ ایک بزرگ خضر صورت

فرشتہ سیرت و اصل حق و ملی مطلق  
 تلاوت میں مشغول ہے ہمکلامی جتا  
 باری کی حصول ہے شہزادہ چندے  
 متوقف رہا جب اوس بزرگ نے  
 تلاوت سے فرصت پائے اسی طرح  
 انگلی اٹھائے تاجدار نے تسلیم  
 اوس بزرگوار نے دعا وے پھر  
 حال فرمایا تاجدار نے اپنا ماجرا  
 کہہ سنایا۔

تاجدار میں بلا مبالغہ عرض  
 کرتا ہوں کہ حضور کی قدمبوسی سے  
 بدرجہ غایت مستفیض ہوا مقدس بزرگوار  
 کی تعریف جو سنا کرتا تھا وہ حضرت  
 میں پایا الحمد للہ کہ یہ سعادت آج  
 نصیب ہوئی زہے طالع حضور کا اسم  
 مبارک۔

بزرگ فقیر کو روشن ضمیر کہتے  
 ہیں۔ برعکس ہند نام رنگی کا فرقہ  
 تاجدار بیشک قبل آپ مسمی

باسمِ مین -

روشن ضمیر صاحبزادے میں اس  
امر کو آپ کی سعادت مندی اور حسن خلق  
پر محمول کرتا ہوں ورنہ منِ آئم کہ  
منِ دائم -

تاجدار گستاخی کی معافی چاہ کر  
عرض کرتا ہوں کہ یا حضرت یہ گزار  
سہ پایا بہار کس کا ہے اور حضور  
کا قیام مبارک یہاں کب سے ہو -

روشن ضمیر صاحبزادے اسقدر  
اضطراب اور بیقراری اللہ کی پناہ  
دیکھئے یہی اور نا تجربہ کاری کی باتیں ہیں  
تاجدار عرصے سے کترین کے  
خلجان بمرتبہ خفقان تھا اس لئے مجبوراً  
عرض کیا حضور مالک مین -

روشن ضمیر - خیر صاحبزادے  
ایک غلطی سے فقیر یہاں کی حقیقت  
کہہ سنا تا ہے یہاں سے ایک میل  
کے فاصلہ پر ایک شہر ہے مجتہد آباد

نہایت آباد یہاں کا شاہ کجکلاہ سلیمان  
تخت سکندر تخت ہے فقیر سے بیعت  
رکھتا ہے اس کے شہستان عصمت میں  
بجائے پسر دو دختر فلک حسن خوبی  
کے اختر مین نہایت حسین مر جبین  
جمع علوم میں طاق شہرہ آفاق چوٹی  
کا نام لکھ رنگین ادا اور بڑی کاٹکڑیاں  
ہے اور شاہ نے شادی کا اختیار انکو  
دیدیا ہے اور وہ جمع علوم میں امتحان  
لیتے ہیں جو پورا اترے گا وہ کامیاب  
ہوگا بہت سے شاہ و شہر یار اسی  
ہو س میں یہاں آئے امتحان میں  
فیل ہو نیکی باعث ناکام واپس ہو  
چونکہ شاہ نے انکی تولد کے وقت  
فقیر کے گود میں ڈالا تھا اسلئے فقیر  
اپنے بچن سے زیادہ پیار کرتا ہے  
اور مدام لقصیہ نفس و تہذیب اخلاق  
کی تعلیم میں مصروف رہتا ہے سلسلہ  
میں رہا کرتے ہیں ہفتہ عشرہ میں الیہ

ملنے کو جاتے ہیں شاید شام کو آجائیں  
کیا آپکی شادی ہو گئی ہے -

تاجدار قبلہ ابھی نہیں -

روشن ضمیر تو صاحبزادے آپ  
امتحان کو مستعد ہو جائے پر بھی اچھا

گھر بھی اچھا - درکار خیر حاجت بیج

استخارہ نیت - اگر فضل خدا شامل

حال ہے تو کیا عجب ہے کہ کامیاب

ہو جاؤ ہنگ لگے نہ پہنکری رنگ چھا

تاجدار میں حضرت کی فرمان سے

انحراف نہیں کر سکتا خیر قسمت آزمائی

کر دیکھتا ہوں مگر ایک نظر دیکھو لون

روشن ضمیر دیکھنا کون مشکل امر

ہے اگر آج شام کو بڑی شہزادی ملے

ماہ سیما آجائے ملاقات کیجئے -

تاجدار حضور نے اپنے اخلاق

کر میاں اور نوازش بزرگانہ سے

خدوی کو غلام بنے دام بنایا فدوی

اسکا شکریہ ادا نہیں کر سکتا -

یہ گفتگو ابھی تمام نہوئی تھی کہ ایک

آدمی شاہ صاحب کے پاس آکر کہا

کہ شمالی دروازہ سے ملکہ عالم تشریف

لا کر وہ غربی کمرے میں جلوہ گر ہیں

حضور کو یاد فرمایا ہے -

روشن ضمیر - لیجئے خدا مبارک

کرے فقیر جا کر ملاقات کی تقریب

کرتا ہے - سہ سالیکہ نکوست

از بہارش پیدائہ شاہ صاحب تشریف

لے گئے -

تاجدار بیٹھا رہا تھوڑی دیر

کے بعد وہی آدمی آکر کہا شاہزادہ

صاحب آپ کو حضرت پیرو مرشد نے

یاد فرمایا ہے -

تاجدار اس کے ہمراہ ہو لیا جب

قریب پہنچا دیکھا کہ کمرہ فرش فرش

سے آراستہ شیفہ نکالت سے پیرا

روشنی کی کثرت سے کندن کی طرح

دیکھا ہے اور خوشبو سے طہر عطا



جبین شاعر دن کا یہ مقال سے کہتا ہے  
کو بال اوسی کوئی رگ گل کچھ میں بھی  
کہوں تری کمر گر نظر آئے ساق پاز  
یشب کا نور غیرت شاخ بلور صنم ستم کو من  
نار فروش خود بر آئینہ زانو نو خیر سراپا  
نور غیرت حور۔

تاجدار - اوسکا حسن گلو نو غار نگہ  
شکب ملائیک فریب دیکھ کر بے اختیار  
یہ شعر زبان لایا سے بدائع زلف دلم  
راشکار خود کردی : ترحمی کن اکون  
کہ کار خود کردی :

روشن ضمیر سیما کی جانب مخاطب  
ہو کہ آپ سے ملاقات کیجئے آپ شہزاد  
میں روم کے ملکہ سرو قد تعظیم کے لئے  
اُٹھی اور تاجدار سے مصافحہ کر کے بہ کریم  
بہلایا -

ملکہ آپ کے اخلاق حمیدہ و خصایل  
پسندیدہ حضرت کی زبان فیضِ رحمان  
سے سنکر اشتیاق تھا ملاقات کا

یا جملہ عروس زینا نگار کی طرح ہنک رہا ہے  
بیچین مسند جو اہر نگار ایک عنبرین مو  
قوس ابرو شیرین حرکات مجموعہ صفات  
کائنات شوخ و طرار پری رخ گلزار  
جلوہ گر ہے - سدا پاک سیوی عنبر  
فتان مجموعہ آہ عاشقان جبین بسین  
سورہ نور کا جواب ہے دیوان حسن کا  
مطلع انتخاب ابرو ہلال عید قربان  
شمیر اصفہان چشم سحر حلال آیات  
قتال مہرگان ترک خنجر گزار دل شکار  
بینی شمع طور فوارہ نور رخسار جہیز گزار  
و خار نار دہن جزو لایتخراغیہ نو مدید  
دندان الماس کے پارے شعلہ رخ کے  
مشرارے لبون میں مسیحا ئی دھنگ  
گلاب کے پہول سے خوشترنگ ذوق  
سیب جان یلکر حسن میں چاہ کنگان  
سطح سینہ نور کا آئینہ ادر نکھیلے  
پستان جوہر بہری جیسے گلشن  
فردوس کے رنگرزے کمر باریک بدرجہاں

بعض مسائل مشکل رہ گئے ہیں حضرت کی  
توجہ سے امید حل ہونیکی ہے۔  
روشن ضمیر فرمائے فقیر کو جو  
کچھ معلوم ہے راست بلا کم و کاست  
بیان کرے گا۔

تا جدار قبلہ التَّوْحُّدُ مِنْ أَمْرِ  
کے بیان سے یہ لازم نہیں آتا کہ اس  
میں کلام کرنا منع ہو یا اسکی حقیقت  
اولیائے کرام پر تکلیفی ہو یا اہل لیت  
وفہم و فراست پر اسکی حقیقت بیان  
نفرمائے جائے بلکہ اسکی وجہ یہ ہے  
کہ مشرکین کو اسکی حقیقت سمجھنے کی  
قابلیت نہ تھی اور خاص اسکی غرض  
اس سوال سے یہ تھی کہ حضرت راست  
اگر کچھ بیان فرمادیں تو ادلہ لایعنی  
اعتراض کریں اس لئے حضرت کو جواب  
باری سے ایسا جواب مجھل دینے کا  
حکم ہوا کہ وہ آگے سوال نہ کرنے یا وہ  
اور بعضوں نے یوں لکھا ہے کہ نظر میں

تا جدار یہ میری زبان ہی جو آپ  
فرما رہی ہیں اور میں اسکو آپ کی ذات  
لیاقت اور حسن ظن پر محمول کرتا ہوں  
بعد تہوری گفت و شنید کے شاید صاحب  
ملکہ سے مخاطب ہو کر آپ کا قصد امتحان  
دینے کا ہے

ملکہ مناسب ہے۔ مگر ظل سبحانی سے  
اجازت حاصل کر لیں۔

روشن ضمیر تا جدار سے مخاطب  
ہو کر آپ مطمئن رہیں صبح کو میں علی حضرت  
سے تذکرہ کر کے اجازت امتحان کی  
لیتا ہوں یہ لکھ کر شاید صاحب اور تا جدار  
ملکہ سے رخصت ہو کر اپنے کمرے میں  
چلے آئے دسترخوان پہچا دو نوں نے  
الطعمہ لطیف و اغذیہ لذیذ تناول فرمایا  
بعد الفراغ طعام فیما بین گفتگو آغا زہدین  
معرفت روح تا جدار قبلہ بعد  
مدیر کے آپ سے مقدس بزرگواری کی  
صحبت میسر ہوئی ہے علم تصوف کے

حارث کبیر قریش نے یہودیوں کی تعلیم کے موافق حضرت سے تین سوال کئے تھے یعنی احوال سکندر و ذوالقرنین اور اصحاب کہف اور حقیقت روح حسین روح کا بیان اور انکے کتابوں میں نہیں تھا یا روح کا بیان نہ کرنا علامت نبوت کی تھی بہر حال حضرت کا ارشاد **قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي** اس امر کو مستلزم نہیں کہ روح کی حقیقت اصحاب استعدا دیر بیان کرنا ممنوع ہو۔ اگلے حضرت سے کمترین کی یہ استعداد ہے کہ حقیقت روحی جو سینہ بسینہ مرشدان دین سے موافق اشارات و کنایات آیات و احادیث کے جو حضرت کو پہنچی ہے زبان فیض ترجان سے سماعت کرنے کے مستفید ہوں کیونکہ اگر وہ حکمائے جو بیان کیا ہے وہ عاصی معلوم ہے۔

روح شن ضمیر صاحبزادے پہلے

آپ بطریق حکماء و علمائے کلام روحی حقیقت بیان کیجئے پہر فقیر اپنے پیٹیاؤں سے جو یہو بچا ہے گزارش کرتا ہے۔ تا جدار قبلہ روح بقول اطباء پیدا ہوتی ہے بخار لطیف سے اخلاط محمودہ کی وہ اسی طرح پر ہے کہ جب خون بطن السیر قلب میں وارد ہوتا ہے نفع یا ہرک لطیف ہوتا ہے بعض اجزاء اوسکے مستحیل بخار لطیف کے ساتھ ہو جاتے ہیں وہی روح ہے اور بعض کا قول ہے کہ ہوائے لطیف چہنی ہوئی اوسکے ترکیب میں شامل ہے یعنی شش کے ذریعہ سے ہوا چہنکر اوسکے اجزاء کے ساتھ مرکب ہو کر روح بن جاتی ہے وہاں سے تین حصے ہو کر ایک حصہ دماغین پہنچتا ہے اوسکو روح نفسانی کہتے ہیں اور ایک حصہ جگر میں جاتا ہے وہ روح طبعی کہلاتا ہے اور جو قلب میں متکثر رہتا ہے وہ روح حیوانی سے مستحق کیا جاتا ہے یہ تینوں

ارواح مع قوائے ثلاثہ مدبر بدن و  
 حامل نفس ناطقہ ہیں جو مزاج کے ساتھ  
 موسوم ہیں فعل روح حیوانی کا ہر  
 قوت کے انقباض و انبساط قلب و شہ  
 و تزویج روح اور اخراج بخارات غائے  
 کا اور حرکت خوف اور غضب کی بھی  
 سے متعلق ہے۔ اور فعل روح نفسانی  
 کا مع قوت کے حس و حرکت جمیع بدن  
 اور ادراک کرنا ماہیت اشیاء کا بذریعہ  
 حواس خمسہ ظاہری و باطنی کے۔ اور  
 فعل روح طبعی کا تغذیہ و تنمییہ تمام  
 بدن کا ہے بذریعہ اخلاط صالح کے  
 اور نفس ناطقہ یعنی روح حقیقی جس کے  
 بیان سے شرع ساکت ہے اور عقل  
 جسکو دانش کہتے ہیں یہ دونوں حکما  
 کے نزدیک ایک ہیں اور بعضہ اعتباراً  
 کے لحاظ سے مختلف جلتے ہیں اور  
 کہتے ہیں کہ لطیف مدبر کہ انسانی باعتبار  
 تعلق بہ بدن و تدبیر نفس ناطقہ ہے اور

اور باعتبار توجہ رکھنے عالم امر یعنی  
 قدس کے روح ہے اور بعض عقل اور  
 نفس ناطقہ میں بھی فرق کرتے ہیں اور  
 کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ فاعل فی الحقیقتہ  
 نفس ناطقہ ہے اور عقل ایک قوت ہے  
 نفس کے واسطے بمنزلہ چاقو کے ہے  
 نسبت قاطع کے یہ قول اقرب ہے۔  
 معلوم ہوتا ہے۔ اور حکیم فر فرقیوں  
 کا قول ہے کہ روح انسانی بدن میں  
 حلول کئے ہوئے ہے اور بعد حلول کر نیکی  
 او اس سے متحد ہو گئی ہے جیسا کہ نمک  
 پانی میں بعد حلول کر نیکی متحد ہو جاتا  
 ہے اور افلو طر خلیس کا یہ عقیدہ  
 ہے کہ روح ایک ہوا ہے بدن میں پیرا  
 کئے ہوئے کیونکہ دیر تک آدمی جس نفس  
 کرنے سے مر جاتا ہے اور طالعیس نسطری  
 کا یہ قول ہے کہ روح پانی کا نام ہے  
 کیونکہ وہ منشاء نشو و نما ہے۔ اور  
 انبساط فلس ابقار الاکوار میں کہتا ہے

کہ روح ایک جسم ہے مرکب اربعہ عناصر سے اور بدن میں اسکا طول ہے کیونکہ اور اک مناسبت کا مقتضی ہے روح کا موالید کو اور اک کرنا ترکیب کو چاہتا ہے اور صاحب شفا کہتا ہے کہ روح چھ امور سے مرکب ہے یعنی اربعہ عناصر اور قوت اور محبت سے اور بعض کا قول ہے کہ خون کا نام ہے کیونکہ دوسرے اخلاط سے خون افضل و اشرف ہے اور انسانی موت کے وقت معدوم ہو جاتا ہے اور بعض کہتے ہیں اخلاط اربعہ کا مجموعہ جو کم اور کیف میں معتدل ہو وہی روح ہے اور وہ مزاج ہے اور بعض نے صرف روح حیوانی و نفسانی و طبعی کے مجموعہ کو روح سمجھا ہے اور مکملین کا مذہب یہ ہے کہ روح انسانی جسم لطیف ہے بدن میں سرایت کئے ہوئے جیسا کہ رس پتے میں رہتا ہے اور اسکی

اسکی ثبوت جسمیت میں آیات ثبوتات اور اسکی رکبنے اور اخراج اور رجوع وغیرہ کے پیش کرتے ہیں اور قاضی باقلانی اور نظام معترلی کا یہ عقیدہ ہے کہ روح ایک جسم لطیف بدن میں سرایت کئے ہوئے ہے اور تغیر اور تبدیل کے قابل نہیں ہے اور وقت قطع ہونے کسی عضو کے جزو روحانی منقطع نہیں ہوتی بلکہ جزو متصل کے طرف جذب اور منقبض ہوتی ہے اور فرقہ اشاعرہ کا یہ مذہب ہے کہ روح جسم مرکب ہے اجزاء ثلاثہ تجزائی اور روح عبارت وجودان اجزاء ثلاثہ تجزائی سے ہے جسکو اجزاء ثلاثہ کہتے ہیں اور ابن راوندی کا قول ہے کہ روح جزو ثلاثہ ہے قلب میں اور امام رازی کہتے ہیں کہ روح عضو ہے یعنی حیوانہ کا نام ہے جسکی سبب بدن حی ہے انتہائی

لیکن کترین کے نزدیک بجز قول اولی کے تمام اقوال و مذاہب ضعیف اور لائق تسلیم نہیں ہیں کیونکہ جب روح انسانی مرکب ہے اور ادراک ہر کے شان سے ہے تو عرض کیونکر ہوگی اور جب اس کے مرکب ہونے سے ایک ہی حالت میں اس کا ایک شئی کی عالم اور جاہل ہونا لازم آتا ہے جو محال ہے تو جسم کیونکر ہوگی یا عوارض جسمیت اسکے لئے کیونکر ثابت ہوگی اور متکلمین نے جو دلائل و فائات اس کے وارسال و رجوع وغیرہ قرآن شریف سے پیش کئے ہیں ان اوصاف میں سے کوئی بھی صفت روح کی جسمیت کی مقتضی نہیں ہے کیونکہ وفات روح کے بدن سے رفع تعلق کا نام نہ روح کا معدوم کرنا اس لئے کہ روح فانی نہیں ہے اس طرح امساک سے مراد تعلق روح کا بدن سے

ہونے دینا اور ارسال سے مقتضی بعد امساک کے اس کا تعلق بدن سے کر دینا اور رجوع الی اللہ سے مراد روح کا تصرف فی البدن سے باز رہنا اور خدا کے طرف متوجہ ہونا اور اخراج عبارت ہے تعلق نفس باطراف کا بدن سے موقوف کر دینے سے پس قرآن شریف میں روح کی ان اوصاف کے بیان ہونے سے جسمیت کا ثبوت کرنا یا اعتبار سے ساقط ہے ۔

روحشن ضمیر صاحبزادے آپ کی لیاقت علمی اور ذکاوت طبیعی سے فقیر بہت مسرور ہوا باریک اللہ فی علمک و عملک ۔

تاجدار اب کترین حضرت کے بیان فیض ترجمان کا مشتاق ہے ارشاد روحشن ضمیر صاحبزادے آپ نے روح کی جسمیت کی نفی اور اس کا غیر منقسم ہونا جو سمجھا ہے بہت درست

یہی اصل اصول ہے لیکن اقصیٰ شریعت  
 گزارش کرتا ہے سنئے روح عرض  
 نہیں ہے جو بدن میں حلول کرے جیسا  
 کہ سیاہی کا حلول سیاہ چیز میں اور علم  
 کا عالم میں ہے بلکہ وہ جو سر ہے کیونکہ  
 اپنے آپ اور اپنے خالق کو پہچانتی ہے  
 اور معقولات کا ادراک کرتی ہے  
 اور عرض میں یہ صفتیں نہیں ہوتیں  
 اور وہ جسم بھی نہیں ہے کیونکہ جسم  
 تقسیم کو قبول کرتا ہے اور روح منقسم  
 نہیں ہوتی اگر منقسم ہو تو چاہئے کہ ایک  
 جزو ہے مثلاً رند کا اسکو علم حاصل ہو  
 اور دوسرے جزو سے اسکا جہل  
 جس سے لازم آتا ہے کہ روح ایک ہی  
 حالتیں ایک شئی کی عالم ہی ہوئی  
 اور جاہل بھی ہوئی اور جاہل بھی ہوئی  
 اور شئی کا علم اور جہل ایک شخص میں  
 محال ہے دو شخصوں میں محال نہیں کیونکہ  
 قیدیوں کا تناقص محل واحد میں ہوتا ہے

مثلاً سیاہی سپیدی آنکھ کی ایک  
 جزو میں تو تناقص ہے دو جزو میں  
 تناقص نہیں ہے اس سے معلوم ہوا  
 کہ روح ایک چیز غیر منقسم ہے سب  
 عقلا کے نزدیک جزو لا یتجزا ہے لغتی  
 ایک چیز ہے کہ تقسیم قبول نہیں کرتی  
 اور اسکو جزو بھی نہ کہنا چاہئے  
 اسلئے جزو تو اپنے کل کی نسبت  
 ہوتا ہے بیان تو کل ہی نہیں جزو  
 کہان ہو گا مگر اس اعتبار سے ایک  
 کو دس کا جزو کہتے ہیں کیونکہ اگر  
 تمام موجودات یا تمام اشیا جس سے  
 انسان کا قوام ہے اعتبار کیا جائے  
 تو از انجملہ ایک روح بھی ہے جب  
 اپنے سمجھ لیا کہ روح ایک غیر منقسم  
 شئی ہے اب دو حال سے خالی نہیں  
 یا تو ذی مکان ہوگی یا لامکان اسکا  
 ذی مکان تو ہونا باطل ہے کیونکہ  
 جو ذی مکان ہوتی ہے تقسیم قبول

اور نہ دکھائی دے نہیں ہوتی اور  
جب سورج اوسکی ایک طرف کی  
مقابل ہو گا وہی طرف روشن  
ہوگی دوسرے طرف نہیں ہوگی  
پس جب اوسکی ٹے دو طرفین نکلے  
تو جزو لایتجزا نہ رہی۔

تاجدار اس جوہر کی کمال حقیقت  
ہے اور اسکا بدن کے ساتھ کس  
طرح کا تعلق ہے آیا وہ داخل بدن  
ہے یا خارج متصل ہے یا منفصل۔

روشن ضمیر روح نہ بدن میں  
داخل ہے نہ خارج نہ بدن کے ساتھ  
متصل ہے نہ منفصل کیونکہ یہ صفتیں  
جسم میں ہوتی ہیں اور روح جسم  
نہیں پس دونوں ضدوں سے  
الگ ہوئی جیسا کہ پتھر نہ عالم ہے  
نہ جاہل کیونکہ علم اور جہل کے لئے  
حیات چاہئے جب حیات ہی نہیں تو  
علم و جہل ہی نہیں۔

کرتی ہے اور جزو لایتجزا (یعنی ایسی  
جزو کہ ذی مکان تو ہو تجزیہ اور تقسیم  
قبول نہ کرے دلال عقلیہ اور ہندسیہ  
باطل ہے اور اون دلائل میں سے  
آسان دلیل یہ ہے کہ اگر اسکو دیر  
دو چیزوں کے رکھا جائے تو ضرور  
کہ وہ دونوں چیزیں اطراف مختلف  
سے اسے مس کر سکیں جب اوسکے مختلف  
طرفین نکلے تو ہو سکتا ہے کہ ایک طرف  
سے ایک شئی کا اسکو علم ہو اور  
دوسرے طرف سے اوسکا جہل پس  
ایک ہی حالت میں ایک شئی کی عالم  
اور جاہل ہوئی یہ باطل ہے اور جزو  
لایتجزا کیونکہ باطل نہو اگر ایک شئی  
بسیط اجزاء لایتجزا ہے سطح فرض  
کیجائے تو اوسکی وہ طرف جسکو ہم  
دیکھ رہے ہیں اس طرف کے مختلف  
ہو گئے جسکو ہم نہیں دیکھتے کیونکہ ایک  
شئی ایک ہی حالت میں دکھائی دے



تاجدار۔ روح کسی جہت میں  
ہے یا نہیں۔

روشن ضمیر۔ روح غلول میں  
حلول کرتے اور جسموں کے ساتھ  
متصل ہونے اور جہتوں کے ساتھ  
مختص ہونے سے پاک ہے کیونکہ یہ  
سب باتیں۔ اجسام اور اعراض  
کی صفتیں ہیں جب وہ اجسام اور اعراض  
نہیں تو وہ عوارض سے پاک ہے۔  
تاجدار۔ حضرت رسالت مآب صلی اللہ  
علیہ وسلم کو ردحکی حقیقت بتانے  
اور اس راز کے ظاہر کرنے کا کیون  
نہ اذن ہوا۔

روشن ضمیر لوگوں کے فہم کو  
سمجھ نہیں سکتے کیونکہ لوگ دو قسم  
پر ہیں ایک عام اور ایک خاص جن  
عام ہونے کی صفتیں غالب ہیں وہ ان  
باتوں کو اللہ جل شانہ کے حقیقی  
نہیں کرنا روح انسانی کے حق میں

کب تصدیق کر لیا اس لئے فرقہ  
کرامیہ اور خابلیہ ان باتوں کا  
منکر ہے سو جہن عامیت زیادہ  
ہوتی ہے وہ ان باتوں کو نہیں سمجھتا  
اور اللہ جل شانہ کو جسم نہیں مانتا ہے  
کیونکہ کسی موجود کو سوای ذی جسم  
اور شائد الیہ یعنی ذی اشارہ ہونے  
کو نہیں اور اک کرتا۔ اور بعضوں نے  
ان عاموں سے کچھ ترقی کر کے جسم  
کی نفی کر سکے اور جہت کو عوارض  
جسمیہ سے ہے باری تعالیٰ کے لئے ثابت  
کیا اور بعضوں نے ان سے بھی زیادہ  
ترقی کی انہوں نے خدا تعالیٰ کو کلاً  
فی جہت یعنی لامکان ثابت  
کیا ہے وہ اشعریہ اور معتزلہ ہیں اور  
جو لوگ فہم و فراست رکھتے ہیں وہ  
اون سے یہ بیان کیا جائے تو قایل  
کو کافر ٹھہرائیں گے اور کہیں گے کہ صفت  
اللہ کی تھی وہ اپنے نفس کی واسطے

ثابت کرنا گویا خدائی کا دعویٰ کرنا  
**تاجدار** اس صفت کو اللہ  
 تعالیٰ اور اسکی غیر میں مشترک ہونی  
 محال کہوں جانا۔

**روشن ضمیر** وہ لوگ جیسا کہ  
 دو ذی مکان کا ایک مکان میں جمع  
 ہونا محال جانتے ہیں ایسا ہی ایسا  
 شئی کا لامکان میں جمع ہونا محال  
 سمجھتے ہیں کیونکہ بسبب فرق ہونے  
 کے دو جسموں کا ایک مکان میں  
 جمع ہونا محال ہے ویسا ہی اگر لامکان  
 میں دو چیزیں جمع ہوں ان میں بھی کچھ  
 فرق نہیں رہیگا اس لئے کہتے ہیں  
 کہ دو سیاحیان ایک محل میں جمع  
 نہیں ہو سکتیں اور دو ہم مشنوں  
 کو باہم ایک دوسرے کا ضد سمجھتے ہیں  
**تاجدار** بیشک یہ اشکال  
 تو قوی معلوم ہوتا ہے پھر اسکا جواب  
 ارشاد ہو۔

**روشن ضمیر** اس بات میں انہیں  
 غلطی کہائی ہے کیونکہ اشیاء میں فرق  
 تین امر دن کے ساتھ ہوتا ہے۔  
 ایک تو مکان کے ساتھ جیسا دو  
 مکانوں میں دو جسم دو درازمانے  
 ساتھ جیسا دو زمانین دو سیاحیان  
 ایک جوہر میں ہوں تیسری ماہیت  
 اور حقیقت کے ساتھ جیسا کہ عوارض  
 مختلف ایک محل میں مثلاً رنگ اور  
 ذائقہ اور بو اور برودت اور  
 رطوبت مختلفہ ماہیت کا ہونا جائز ہوا  
 تو اشیاء میں مختلف ماہیت کا لامکان  
 ہونا بطریق اولیٰ جائز ہوا

**تاجدار** یہ تو اول سے بھی  
 زیادہ مشکل ہے وہ یہ کہ روح کو  
 اللہ تعالیٰ سے تشبیہ ہوئی اور  
 روح میں اللہ تعالیٰ کی احضار  
 کو ثابت کیا۔

**روشن ضمیر** بھی نہیں ہے کیونکہ

حجرہ میں چلے گئے اور تاجدار سو گیا  
 علی الصباح تاجدار اٹھ کر بعد انقراغ  
 حواج ضروری ادا سے فریضہ سحری  
 کر کے درود شریف پڑھتا ہوا  
 لب عوض بیٹھ گیا۔

## صبح خندان

سبحان اللہ کتاب کا منہ چھینا  
 چراغون کا جھلانا کا نور صبح کا نور  
 نور عالم افروز کا ظہور درود یوا  
 ضیا بارش بنم گوہر نثار۔ **نظم**  
 چہ نادر ہوتا ہے وہ صبح کا نور  
 یاد خدا میں زمزمہ پردازی  
 وہ رونق اور وہ شہزادہ خزانہ  
 جتنی ہو جس سے قلب کو اوچھم کوثر  
 انسان میں یہ محو ملک آسمان پر  
 جاری تھا ذکر خالق حق ہر زبان پر  
 وہ سرخی شفق کی اور سرخ پر پیار  
 وہ بارور دشت گلزار و سرسبز

ہم انسان کو حی اور عالم سمیع  
 اور بصیر اور قادر اور مہرید  
 اور متکلم کہتے ہیں یہ صفتیں عام  
 ہیں خاص نہیں بلکہ خاص صفت خدا  
 تعالیٰ کی قیومیت ہے یعنی وہ  
 بذات خود موجود ہے اور اس کے  
 ماسوا سب اس کے سبب موجود ہیں  
 ورنہ فی الحقیقت معدوم ہیں اور  
 یہ صفت سوائے خدا کے غیر میں  
 نہیں پائی جاتی۔

تاجدار قبلہ یہ دلائل تو  
 حضور نے بطریق معقول فرمایا ہے  
 لیکن جو راز سبب بسینہ پہنچا ہے  
 اس سے مشرف فرمائے۔

روشن ضمیر راز کا بیان کرنا  
 بیعت پر منحصر ہے اور سوائے اس کے  
 رات بھی زیادہ ہو چکی آپ آرام  
 کیجئے پھر کسی وقت دیکھا جائیگا باقی  
 آئندہ شاہ صاحب نماز تہجد کیوٹے

شاہ صاحب سے بعد تسلیم کے  
دست بوسی کی بزرگ نے دعا دی  
اتنے میں ایک خادم نے عرض کیا  
کہ گاڑھی تیار ہے شاہ صاحب نے  
فرمایا کہ اب فقیر سکندر بخت پاس  
جاتا ہے اور آپ کا تذکرہ کر کے  
اجازت نامہ لاتا ہے۔

تاجدار کترین کے حال پر  
حضرت کی بڑی نوازش ہے میں  
اوسکا شکریہ ادا نہیں کر سکتا۔

س

اگر روید بہرموی زباغم  
اداے شکر کروں گے تو انم  
الغرض شاہ صاحب تشریف لے گئے  
اور تاجدار منتظر رہا۔

علم نجوم کے مسائل  
تھوڑے عرصہ کے بعد ایک جا  
خبر و کشادہ حبیب مہذب و فصیح تشریف  
لائے نزدیک پہنچ کر السلام علیکم

شبنم کی وہ گلون پہ گہرے ابد  
یہو لون سکے بھر ہو اومان کو ہوا  
نافہ کھلے ہوئے تھے گلون کے شبنم پر  
آتی تھی سرد سرد وہ جھونکے شبنم کے  
ہنال سیراب غنچے شاداب باد خشک کے  
جھونکے آتے جگر تک کو سردی پہونچاتے  
برگ و بار سے شان کبریائی نمودار  
خار تک سر ایا بہار مرغان نے اسخ  
صلع حقیقی کی مدح گاتے برگ  
درخان تحریک نسیم سے تالیان  
بجاتے جس تختہ کو دیکھ عروس  
چمن جس خیابان پر نظر ڈالو سراپا  
جو بن شمیم جانفزا سے معطر مشام  
اہتاج قوت شامہ کا فلک بختین  
پر مزاج چو طرف سبزہ لہلہاتا  
غضبہ دل و نور سرور سے کہلا جاتا  
تاجدار بعد ورد اور  
وظایف کے اشراق کی نماز پر کر  
صحن میں سے اٹھ کر گئے میں اور

تاجدار و علیکم السلام اچکا اسم شریف  
سید عبدالوہاب بندہ پیرومند  
ہادی برحق حضرت روشن ضمیر شاہ صاحب  
کا تلمیذ ناچیز ہے۔

تاجدار کیا حضرت درس دیر  
بھی فرمایا کرتے ہیں۔

عبد یعنی عبدالوہاب جی ہاں حضرت  
جمع علوم کے ماہر ہیں اور علم نجوم اور  
نصوف میں فی زمانہ اپنا نظیر نہیں رکھتے  
تاجدار آپ کون علم میں استفادہ  
حاصل کرتے ہیں۔

عبد قبلہ علم نجوم سیکھتا ہوں۔  
تاجدار آپ صرف تقویم بنانا  
سیکھتے ہیں یا احکام نکالنا۔

عبد تقویم تو خف بنا سکتا ہی  
احکام یعنی ضمیر جی مکمل اسم نکالنا  
کرتا ہے۔

تاجدار اگر ناگوار خاطر ہو  
مذکرہ کچھ اصول نجوم کے آپ سے چھنا

چاہتا ہوں۔

عبد ارشاد فرمائے عاصی کچھ  
یاد دے عرض کر گیا۔

تاجدار فرمائے فلک اطلس اور

دائرہ معدل النہار کی کیا تعریف ہے

عبد حکمائے سابقین فلک ہم کو

اطلس اور عرش اعظم بیان کرتے ہیں

اور دائرہ معدل النہار تمام فلکوں پر

محیط ہے اور دورہ اس کا ایک شبانہ

روز کا ہے اس کی گردش سے آٹھ

افلاک گردش کرتے ہیں۔

تاجدار منطقۃ البروج کس کو کہتے ہیں

عبد منطقۃ البروج فلک ثوابت

یعنی فلک ہشتم کو کہتے ہیں اور اس پر

سوائے تقسیم برجوں کے ہزار سال

کا دورہ ہے اور چوبیس ہزار کو اب

اور ثوابت روشن ہیں اور ایک کہ

بہتر سیارہ سیر کرتا ہے۔

تاجدار برج کی حقیقت کیا ہے۔

رنگ کیا ہے اور دورہ کتنے سال کا  
ہے فرمائے۔

عرب ساتوین فلک پرستارہ  
زحل ہے جسکو ہندی مین سنیچر کہتے ہیں  
برنگ سیاہ اور دورہ اس فلک کا  
تیس سال کا ہے اور چٹے فلک پرشتری  
جسکو ہندی مین برسیت کہتے ہیں ہے  
اور رنگ اسکا صندلی ہے اور دورہ  
اس فلک کا بارہ برس اور چند ماہ کا ہے  
پانچوین فلک پر مریخ ہے جسکو ہندی  
منگل کہتے ہیں رنگ اسکا سرخ ہی  
اور دورہ اس فلک کا ایک سال  
چھ ماہ کا ہے اور چوتھی فلک پر آفتاب  
ہے جسکو ہندی مین سورج کہتے ہیں  
رنگ اسکا طلائی ہے زردی لیل  
دورہ اسکا ایک سال کا ہر تیسری  
فلک برزہرہ ہے جسکو ہندی مین  
شکر کہتے ہیں رنگ اسکا سفید ہی  
دورہ اسکا ایک سال کا ہر دوسری

عرب حکما کے نزدیک فلک البروج  
کے تین سو ساڑھے درجے مقرر  
کئے ہیں ان درجات کو بارہ تقسیم کیا  
فی حصہ تیس درجہ آئے اسکا نام برج  
رکھا۔

تماجدار نام برجوں کے عربی اور  
ہندی سے بیان کیجئے۔

عرب سنئے بزبان عربی حمل -  
ثور - جوزا - سرطان - اسد  
سنبلہ - میزان - عقرب - قوس  
جدی - دلو - حوت - اور ہندی  
زبان مین میگھ - برکھ - میتھن -  
کرک - سنگ - کنیان - تلما  
برچھک - دھن - کر - کبھنہ -  
مین -

تماجدار ہاں آپنے فلک اطلس اور  
فلک ثوابت کا حال بیان کیا اب او  
سات فلک باقی ہیں وہ کیسے ہیں اور  
کس ستارہ سے مشوب ہیں اور اونکا

فلک پر عطار دہے جسکو ہندی مین  
 بدہ کہتے مین رنگ اوسکا فیوزی ہر  
 اور دورہ اوسکا ایک سال کا ہے  
 اور فلک اول پر قمر ہے جسکو ہندی  
 چندرمان کہتے مین رنگ اوسکا  
 سبز ہے دورہ اوسکا ایک ماہ  
 کا ہے اور نیچے فلک قمر کے چار  
 عنصر مین اول آتش - دوم باد -  
 سوم آب - چہارم خاک جسے عالم ہے  
 تاجدار - برج حمل کی شکل کیسی ہے  
 اور اوسکی کیفیت اور خاصیت کیا ہے  
 عجب برج حمل جسکو برہمن میگہ  
 کہتے مین اس مین ستائیں اُن ستارے  
 مین منجمد اون کے دو ستارے  
 قدر سوم کے سر پہن اور دو ستارے  
 قدر سوم کے ہتھو تھن پر اور چار ستارے  
 قدر پنجم کے گردن پر اور چار ستارے  
 قدر چہارم کے ہونٹوں پر اور تین  
 ستارے قدر چہارم کے ہاتھوں پر

اور پانچ ستارے قدر پنجم کے کمر پر  
 اور چار ستارے قدر چہارم کے پانوں  
 پر مین یہہ برج یعنی راس آتشی  
 مشرقی ہے اور دن سے تعلق رکھتا ہے  
 مزاج گرم و خشک اور مردنوجوان  
 برنگ سرخ اور برج منقلب لگنجر ہے  
 موسم بہار زندہ اور ہشیار اور خفا  
 مریخ کا اور مہبوط زحل کا اکیس درجہ  
 بر ہے اور شرف آفتاب انیس  
 درجہ پر ہے اور زہرہ قمر کا انیس درجہ  
 بر ہے اور دھال زہرہ کو تمام برج  
 حمل مین ہے اور ہندیوں کے نزدیک  
 حروف آ - لا - واسطے ہر ایک  
 شخص کے راس دریافت کرنیکے  
 اور اہل یونان کے پاس حروف  
 ا - ل - ع - ی - واسطے  
 طالع شناسیکے مقرر مین -  
 تاجدار - مان باقی برج یا زہرہ کا  
 کی کیفیت بشرح صدر بیان فرمائی

عرب سنے برج ثور۔ بشکل  
گاؤ ہے جسکو اہل ہند برکہہ کہتے ہیں  
اسمین چار ستارے قدر چہارم کے  
سر پر ہیں اور سات ستارے  
قدر چہارم کے گردن پر اور سات  
ستارے کوہان پر ہیں جنکو ثریا  
کہتے ہیں اور ایک ستارہ قدر اول  
کا وہی آکھہ پر ہے جسکو عین الثور  
کہتے ہیں اور تین ستارے قدر سوم  
کے بائیں آکھہ پر اور دو ستارے  
قدر پنجم کے دونوں کانوں پر اور  
بہت سے قدر ششم کے سجائی بغیر  
بطور ابر کے ہیں یہہ برج خاکی جنوبی  
ہے اور مزاج سرد و خشک کہتا ہے  
اور موسم بہار اور عورت نوجوان بزرگ  
سفید مردہ دیر کار اور اجناس  
کافی سے تعلق رکھتا ہے یہہ برج  
ثابت ہے جسکو ہندو تہر لگن کہتے ہیں  
اور یہہ خانہ زہرہ سے منسوب ہے

اور شرف قمر اول برج ثور کے تین  
درجہ پر ہے اور دبال مریخ کو تمام  
برج میں ہے اور ہر اک شخص کی  
راس دریافت کرنیکے واسطے حرف  
اہل ہند کے نزدیک او۔ با۔ اور  
اہل یونان کے پاس ب۔ و۔ ہیں  
برج جوزا جسکو اہل ہند مہمن کہتے ہیں  
بشکل دو آدمی پشت کی طرف سے  
لپٹے ہوئے کمر بستہ ہیں اور سمین  
اٹھارہ ستارے ہیں دو قدر دوم  
کے سر پر اور پانچ ستارے قدر سوم  
کے اور نو ستارے قدر چہارم کے  
اور دو ستارے قدر پنجم کے ہیں  
یہہ برج بادی غربی ہے اور مزاج  
گرم و تر کہتا ہے مرد زندہ غنیری  
خام سفید متوسط کار اور جنس جوانی  
سے تعلق رکھتا ہے یہہ برج ذوق مند  
ہے اور خانہ عطارد سے منسوب ہے  
اور دبال مشتری اور شرف راس



تین درجہ پر اور مہبوط ذنب تین درجہ  
 پر ہے اور نزدیک اہل ہند کے  
 حروف کا۔ چھا اور اہل یونان کے  
 نزدیک ق۔ ک ہن برج  
 سرطان جسکو اہل ہند کرک  
 کہتے ہن بشکل کھیکڑا ہے اوسکے  
 سینہ پر ایک ستارہ سجالی ہر جسکو  
 معلق کہتے ہن اور دو ستارے  
 سجالی منہ پر اور دو ستارے  
 قدر چہارم کے یہ برج آبی سجالی  
 اور مزاج سرد و تر اور برج لیلی  
 اور مردہ اور موسم تابستانی اور  
 اجناس نباتی برنگ سفید متعلق  
 ہے اور منقلب ہی ہنود چرگن کہتے ہن  
 اور خانہ منسوب قمر سے ہے اور شرف  
 مشتری کا پندرہ درجہ ہے اور مہبوط  
 مریخ و وبال زحل کا اور نزدیک  
 اہل ہند کے حروف ڈا۔ ہا۔  
 اہل یونان کے پاس ہ۔ ح۔

مقرر ہے برج اسد جسکو اہل ہند  
 سنگھ کہتے ہن بشکل شیر ہے اوس  
 ستائیس ستارے ہن منجملہ اوسکے  
 دو ستارے قدر اول کے ہن ایک کا  
 نام قلب الاسد ہے دو سہارونب اسد  
 اور دو ستارے قدر دوم کے اور  
 چہ ستارے قدر سوم کے اور آٹھ ستارے  
 قدر چہارم کے اور چار قدر پنجم کے اور  
 پانچ ستارے قدر ششم کے ہن یہ  
 برج آتشی اور شرفی ہے اور نہاری  
 اور مذکر اور زندہ اور مزاج گرم خشک  
 اور موسم تابستانی سے متعلق ہے  
 جسکو ہنود تہرگن کہتے ہن اور دیر کا اثر  
 اور رنگ سرخ رکھتا ہے اور حبس  
 اہلی اور خانہ منسوب بافتاب ہے اور  
 وبال زحل اور اوج مریخ نزدیک لیل  
 ہند کے حروف ما۔ تما ہے اور اہل  
 یونان کے پاس حرف م۔ ہے  
 برج سنبلہ جسکو اہل ہند کینا

کہتے ہیں بشکل عورت ہے ہاتھ میں  
گیہون کا خوشہ لئے ہوئے اچھٹیل  
ستارے ہیں منجملہ اون کے ایک ستارہ  
قدر اول کا بائیں ہاتھ پر ہے جسکا  
نام سماک الاعزال ہے اور چھ ستارے  
قدر سوم کے اور چھ ستارے قدر  
چہارم اور دس ستارے قدر پنجم  
کے اور تین ستارے قدر ششم  
کے ہیں یہ برج خاکی جنوبی ہے مزاج  
سرد و خشک رکھتا ہے اور موسم  
تابستانی ہے اوریلی اور مردہ اور  
گندم گون اور ذوبدین متفکر متوسط  
کار سے متعلق ہے اور خانہ عطار کا  
ہے اور شرف عطار کا پندرہ درجہ  
پر ہے اور مہبوط زہرہ کا اور وبال  
مشرقی کا اور نزدیک اہل ہند کے  
یا تھا۔ اور اہل یونان کے پاس  
نخت ہے میزان جنکا اہل ہند  
ملا کہتے ہیں بشکل ترازو ہے اوسمین

آٹھ ستارے ہیں منجملہ اون کے چار  
ستارے قدر سوم کے روشن  
زیادہ ہیں جنہیں دو ستاروں کو گفت  
الجنوبیہ اور دو ستاروں کو گفتہ الثم  
اور دو ستارے قدر چہارم کے او  
دو قدر پنجم کے ہیں یہ برج منقلب  
بادی غریبی ہے رنگ سفید اور مزاج  
گرم و تر اور موسم خریف اور زندہ  
اور پھاری اور جنس حیوانی سے  
تعلق رکھتا ہے مہود چرلگن نام کرتے  
خاتہ منسوب زہرہ سے ہے اور وبال  
میرج اور شرف زحل اکتیس درجہ پر ہے  
اور مہبوط آفتاب کا او تیس درجہ پر ہے  
اور طریقہ محرقہ قمر اونس درجہ پر اور  
نزدیک اہل ہند کے حرف را۔ تھا۔  
اور اہل یونان کے پاس رزط  
ص ہے برج عقرب جسکو  
اہل ہند برچھک کہتے ہیں بشکل بھو  
کے ہے اوسمین اکیس ستارے

ہین منجھاون کے ایک ستارہ  
 قدر اول کا ہے جسکا نام قلب العقب ہے  
 اور تین ستارے قدر سوم کے روشن  
 زیادہ بزرگ سرخ ہین نام اونکا کلیل  
 العقب ہے اور آٹھ ستارے  
 قدر سوم کے ہین اونہیں سے دو ستار  
 نینش پر ہین اون کو شعلہ کہتے ہین  
 اور چھ ستارے قدر چہارم اور تین  
 قدر پنجم کے یہہ برج آبی شمالی ہے  
 اور مزاج سرد و تر کہتا ہے اور بگ  
 سفید لیلی ہے اور اجناس بنانی  
 مردہ دیر کار موسم خریف سے تعلق  
 رکھتا ہے اور خانہ مریخ کا اور دہال  
 زہرہ اور مہبوط قمر کا تین درجہ پر ہے  
 نزدیک ہنود کے حرف نو۔ ما۔  
 اور اہل یونان کے پاس طو  
 ضح ن ش ہے برج  
 قوس جسکو اہل ہند دہن کہتے ہین  
 اوسکا بدن اوپر کا شکل آدمی کے ہے

اور نصف بدن نیچے کا گھوڑیکا ہے  
 اور ہاتھ مین تیر اور کمان ہے اور  
 تیر کمان مین جوڑی ہے اوسمین کتیس  
 ستارے ہین منجھاون کے سات  
 ستارے قدر سوم کے اور بارہ ستار  
 قدر چہارم کے اور آٹھ ستارے قدر  
 پنجم کے اور چار ستارے سجائی ہین  
 یہہ برج آتشی شرقی معدنی زمستانی  
 اور مزاج گرم و خشک اور زندہ اور  
 نہاری اور رنگ زرد برج ذوجیدین  
 متفکر اور متوسط کار اور خانہ مشتری  
 کا ہے وبال عطارد کا اور مشرف  
 جنوب کا تین درجہ پر ہے اور مہبوط  
 راس کا دو درجہ پر ہے اور نزدیک  
 اہل ہند کے حروف پھارہ اور  
 نزدیک اہل یونان کے ف ہے  
 برج جدی جسکو اہل ہند مکر کہتے ہین  
 شکل اوسکی بکرے کے نیچے کی ہے  
 اوسمین ۲۸ ستارے ہین آٹھ ستار

قدر سوم کے منجھلاؤن کے چھ ستار  
 سر پر ہین تین دہنے طرف اور تین  
 بائیں طرف جنکو سعد الذاج کہتے ہین  
 اور دو ستارے دم پر ہین جن کو  
 سعد نامیرہ کہتے ہین اور آٹھ ستار  
 قدر چہارم کے اور پانچ ستارے  
 قدر پنجم کے اور سات قدر ششم کے  
 ہین یہہ برج خاکی جنوبی منقلب مردہ  
 زمستانی لیلی سرد و خشک مزاج  
 رکھتا ہے اور چمر لگن ہے اور خانہ  
 زحل کا ہے اور شرف میخ کا اٹھائیں  
 درجہ پر ہے اور وبال قمر اور مہبوط  
 مشتری کا پندرہ درجہ پر نزدیک  
 اہل ہند کے حرف کہا چہ اور اہل  
 یونان کے پاس حرف چ س ہر  
 برج دو لو جسکو اہل ہند کہتے ہین  
 شکل اسکی آدمی کی ہے اور کنوین پر  
 کھڑا ڈول سے پانی کنیکر اپنے سر پر  
 ڈال رہا ہے اسہین چنٹا لیش ستارے

ہین منجھلاؤن کے دو ستار قدر سوم  
 کے بہت روشن سر پر: اسہنے طرف  
 کو ہین جنکو سعد الملک کہتے ہین اور  
 ایک ستارہ قدر سوم کا لب پر ہے  
 جسکو سعد السعود کہتے ہین اور تین ستار  
 قدر سوم کے واسہنے ہاتھ کے پتیلی  
 پر ہین جنکو سعد الاجنہ کہتے ہین اور  
 انیس ستارے قدر چہارم کے اور  
 بارہ ستارے قدر پنجم کے اور پانچ  
 ستارے قدر ششم کے ہین یہہ  
 برج بادی مغربی زندہ نہاری دیر کار  
 مزاج گرم و تر رکھتا ہے اجناس  
 حیوانی موسم زمستانی سے تعلق کرتا ہے  
 اور خانہ زحل کا ہے اور وبال آفتاب  
 کا حرف ہدی و شہا۔ ش ہے  
 برج حوت جسکو اہل ہند مین  
 کہتے ہین بشکل دو چھلی کے ہے  
 اسہین اسہین چونتیس ستارے ہین  
 منجھلاؤن کے دو ستارے قدر سوم

کے اور اکیس قدر چارم کے اور  
پانچ ستارے قدر پنجم کے اور چھ  
ستارے قدر ششم کے ہیں یہ برج  
آبی شمالی ہے اور مزاج سرد و تر کہتا ہے  
اور لیلی اور زمستانی رنگ زرد برج  
ذو جبین متفکر متوسط کار اور اجناس  
بناتی اور مردہ اور خانہ مشتری کا اور دبا  
عطارد اور شرف زہرہ کا ستائیس  
درجہ پر اور بیہبوط عطارد کا پندرہ درجہ  
پر حرف ہندی و اچاچہ اور ایل کان  
کے نزدیک حرف و ہے۔

تاجدار سبع سیارہ کسکو  
کہتے ہیں اور اوسکا وجہ تسمیہ کیا ہے۔  
عجب سیارہ کے لغت میں معنی  
بہت چلنے والے کے ہیں چونکہ  
شمس و قمر مریخ عطارد مشتری  
زحل یہ سات ستارے متحرک اور  
روان ہیں بخلاف دوسرے ستارے  
جو ثابت کہتے ہیں لیکن غیر متحرک ہیں

اسلئے اونکو سبع سیارہ کہتے ہیں۔  
تاجدار خواص اور مزاج لون  
اور صفت اور مشروبات اور دوست  
اور شرف اور بیہبوط ان سیارات  
سبعہ کا بیان فرمائے۔

عجب سماعت فرمائے شمس  
جسکو اہل ہند سورج کہتے ہیں ملک  
فلک چارم کا عامل روز یکشنبہ کا  
حلیہ بشکل بادشاہ سرخ رنگ ایل  
بزرگ سے فرہ اندام سر پر تاج ہے  
اور تخت پر بیٹھا ہے اور جتر اوپر ہے  
مزاج گرم و خشک صفراوی تعلق اوکا  
ماہ بہادون اور مردم بادشاہان اور  
امراء اور عقلمند اور خوبصورت اور  
اور ہوا ہرات مثل یاقوت اور عقیق  
سرخ اور سونا اور میوہ سرخ رنگ  
سے ہے شرف اوسکا برج حمل میں  
اونیس درجہ پر ہے اور بیہبوط برج  
میزان میں اونیس درجہ پر اور اوج

تمام برج سرطان میں اور حقیض تمام  
 برج قوس میں اور دوست او سکا قمر  
 اور مریخ اور مشتری ہے اور دشمن  
 او سکا زحل اور زہرہ اور راس  
 و ذنب ہے لیکن پنجان فرنگ نے  
 تصویر او سکی دوشیرون کے سر پر  
 ہاتھ رکھی ہوئی ہے کہ ہین واللہ اعلم  
 بالصواب - قمر جسکو اہل ہند چندرا  
 کہتے ہیں مالک فلک اول عامل روز  
 و شب ہے کا ہے حلیہ بشکل شاہزادہ  
 جوان خوبصورت میانہ اندام کم عقل  
 شتاب کار آسودہ حال جانور پرند  
 پر سوار اور لگام ہاتھ میں ہے لیکن  
 اہل فرنگ صرف بیٹھے ہوئے فرش  
 پر کہتے ہیں مزاج سرد تر بلغمی ملک  
 او سکا ماہ سادون شاہزادگان دیوید  
 اور سودا گروں اور جانوروں اور جانوروں  
 سے اور اجناس کا فی مثل چاندی  
 اور الماس اور عقیق سفید اوریشک فوری

اور جواہرات سفید موتی اور جواہرات  
 سبز رنگ مثل زمرد وغیرہ نباتات  
 اور میوہ جات لذت بخش و شرف او سکا  
 برج ثور میں تین درجہ پر اور مہووط برج  
 عقرب میں تین درجہ پر اور دہال  
 برج جدی میں اور اوج برج سنبلہ  
 میں اور حقیض برج حوت میں اور  
 صاحب خانہ برج سرطان میں ہوتا ہے  
 اور شتر او سکا برج حمل کے اوتیس درجہ  
 پر اور طریقہ برج میزان میں اویس  
 درجہ پر ہے دوست او سکا آفتاب  
 اور مریخ اور مشتری ہے اور دشمن  
 او سکا عطارد اور راس و ذنب ہی  
 مریخ جسکو اہل ہند منگل کہتے ہیں مالک  
 فلک پنجم کا عامل روز و شب کا حلیہ  
 بشکل نوجوان ذلا در خون ریز سست  
 اور سرخ رنگ کربخی آنکھ بالانظر  
 کم عقل شتاب کار اور مزاج گرم و خشک  
 صفاوی اور شیر پر سوار ایک ہاتھ میں

آدمی کا سر کٹا ہوا اور دوسرے  
ہاتھ میں سانپ مثل چابک کے ہر  
لیکن بنجان فرنگ شکل مریخ کے  
پاؤں پر کھڑی ہوئی شمشیر آختہ  
ہاتھ میں سر کٹا ہوا آدمی کلکتے  
عطار و جسکو اہل ہند بدہ کہتے ہیں  
مالک فلک دوم کا عامل روز چہارہ  
کا ہے حلیہ بشکل مرد عاقل  
سبز رنگ یا بل سیاہی اوپر ہند  
کے بیٹھا ہے اور ہاتھ میں کتاب  
لئے ہوئے مطالعہ کرتا ہو آگے  
قلمدان اور کاغذ رکھا ہوا ہے  
مزاج معتدل تعلق اسکا ماہ اسار  
و کنوار سا ہتھ اہل قلم و اہل دفتر او  
و کلار اور خواجہ سرا یاں اور مخندان  
وجہ نوران پرندہ اور جواہرات سلیم  
و فیروزہ اور میوجات اور مکاتبات  
دیوانخانہ اور مکتب خانہ سے ہے شرف  
اسکا برج سنبلہ میں پندرہ درجہ پر

اور مہبوط برج حوت میں پندرہ درجہ  
پر ہے صاحب خانہ برج جوز اسنبلہ  
ہے اور اوج تمام برج میزان میں  
اور حنیض تمام برج حمل میں اور دوست  
اسکا زحل اور زہرہ اور راس اور زنب  
اور دشمن اسکا قمر ہے لیکن اہل فرنگ  
عطار و کی شکل قلم سے لوح پر لکھتے ہوئے  
بیان کرتے ہیں مشتری جسکو اہل ہند  
برسپت کہتے ہیں مالک فلک ششم  
عامل روز پنجشنبہ ہے حلیہ کل مرد  
ادب و مقدس سرخ رنگ دراز قد  
بڑی دائرہی مثل علما کے لباس عربی  
پہنے ہوئے تخت پر بیٹھا ہے اور اسکا  
چند درخت سایہ دار ہیں اور ہاتھ میں  
کتاب لئے ہوئے دیکھ رہا ہے اور  
مزاج گرم و تر و موسیٰ اور تعلق اسکا  
ماہ پوس اور چیت اور علما اور فضلا  
صاحب درس اور وزیر اور عاقل  
اور لکھنے والے اور لون صندلی اور

میسوہ خوشگوار اور جواہرات مثل کبیر  
و عقیق نرود اور مکانات مثل مسجد  
اور مدرسہ اور خانقاہ اور کوبستان  
سے ہے شرف اوسکا برج سرطان  
مین پندرہ درجہ پر اور مہبوط برج  
جدی مین پندرہ درجہ پر اور وبال  
اور حنیض برج سنبہ مین اور  
صاحب خانہ برج قوس اور برج  
حوت مین لیکن اہل فرنگ و شخص  
پردار مین و یسار خدمتگاروں سے  
شکل اصلی پر اضافہ کئے مین زہرہ  
جسکو ہندو سکر کہتے مین مالک فلک  
سوم عامل روز جمعہ ہے حلیہ شکل  
عورت نوجوان خوش طبع عقلمند  
سبزہ رنگ بال خمدار خوبصورت زیور  
اور پوشاک سے آراستہ ہاتھ مین تینوڑ  
لئے ہوئے تخت پر بیٹھی ہے اور چار  
حور مین سامنے بیٹھے مین تعلق اوسکا  
ماہ جیٹھ اور کانٹ اور طعام ترش اور

اہل طب اور نقالان اور جواہرات  
الماس اور موتی اور پوشاک عمدہ سے  
ہے صاحب خانہ برج ثور اور میزان  
ہے اور شرف برج حوت کے ستائیس  
درجہ پر اور مہبوط برج سنبہ کے  
ستائیس درجہ پر اور وبال برج عقرب  
اور حمل مین اور برج تمام برج جوزا مین  
اور حنیض تمام برج قوس مین اور دست  
اوسکا زحل اور عطارد اور راس اور  
ذنب ہی اور دشمن اوسکا مشتری ہے  
اہل فرنگ نے مقابل کے چار عورت مین  
نہین بیان کر دیں زحل جسکو اہل ہند  
سینچر کہتے مین مالک فلک ہفتم اور  
عامل روز پنجشنبہ کا ہے حلیہ  
دراز قد میانہ اندام کم عقل اور کاہل  
سیاہ رنگ ادھیڑ گھونگر والے بال  
بھگی آنکھ سند پر بیٹھا ہے اور دو  
گزر آگے رکھتے مین تعلق اوسکا  
ماہ پہاگن اور مردم کہتے اور گنوار اور



چودھری اور اجکان اور غلامان اور  
کنیزان اور پرند جانوران وحشی  
جنگلی اور سنگ سیاہ اور مکانات  
مثل قبرستان وغسل خانہ وغیرہ اہل  
یونان زحل کو مرد اور اہل ہند کو  
مخنت کہتے ہیں صاحب خانہ برج  
جدی اور دلو میں ہوتا ہے اور زئیر  
برج میزان میں اکیس درجہ پر اور  
ہبوط برج حمل میں اکیس درجہ پر اور  
وہاں برج سرطان میں اور تمام برج  
اسد ہیں اور اوج تمام برج قوس میں  
اور حسیض تمام برج جوزا ہیں دوست  
اوسکا زہرہ اور عطارد اور راس اور  
ذنب اور دشمن اوسکا آفتاب ہے  
لیکن اہل فرنگ نے زحل کے چہ  
ہاتھ کہتے ہیں یعنی ایک ہاتھ سے  
چادر تھامی ہوئی ہے اور دو ہاتھ  
میں مٹھائی یا پھولوں کے طرف ہیں  
اور ایک ہاتھ میں گرز ہے اور دو ہاتھ

دو خوک یا چوہوں کے دین پکڑی ہوئی  
واللہ اعلم بالصواب۔  
تاجدار۔ کو اک سجدہ مذکورہ سے  
سوائے شمس و قمر کے ہر ایک کو دو خانہ  
منسوب ہیں اوسکا کیا سبب ہے۔  
عجب اوسکا وجہ یہ ہے کہ برج  
اول سرطان طالع عالم ہے اور لیلیٰ ہے  
اور قمر سے منسوب کیا ہے دوم برج  
اسد نہاری منسوب آفتاب سے کیا ہے  
رات اور دن کے دو نو مالک ہیں  
مثلاً قمر فلک اول پر ہے اور شمس  
فلک چہارم پر بعد فلک قمر کے دوم  
فلک عطارد کا ہے دو خانہ جوزا اور  
سنبلہ عطارد سے منسوب ہیں طرف  
قمر کے جوزا اور طرف آفتاب کے سنبلہ  
مقرر کیا ہے سوم فلک زہرہ کا ہے  
برج ثور اور میزان زہرہ سے منسوب  
ہیں طرف قمر کے برج ثور کو دیا اور  
طرف آفتاب کے برج میزان کو دیا

پانچویں فلک پر مریخ ہے اور برج  
 مریخ سے منسوب یعنی حمل اور عقرب  
 ہے برج حمل کو طرف قمر کے دیا اور برج  
 عقرب کو طرف آفتاب کے دیا اور چھٹے  
 فلک پر شتری ہے دو خانہ قوس اور  
 حوت اس سے منسوب ہیں برج  
 حوت کو طرف قمر کے دیا اور برج قوس  
 کو طرف آفتاب کے دیا اور ساتویں  
 فلک پر زحل ہے دو خانہ زحل سے  
 منسوب ہیں دلو اور جدی دلو کو طرف  
 قمر کے دیا اور برج جدی کو طرف آفتاب  
 کے ہر طرح دورہ بارہ برجوں کا نام ہوا۔  
 تاجدار۔ درجہ اور دقیقہ اور ثانیہ  
 اور ثالثہ اور رابعہ کسکو کہتے ہیں۔  
 عب فلک البروج کے تین سو  
 سات حصہ کئے ہیں ہر ایک حصہ کا  
 نام درجہ ہے اور درجہ کے ساتھ چھ  
 کئے ہیں ہر ایک کا نام دقیقہ ہے  
 اور ایک دقیقہ کے سات حصہ کئے ہیں

ہر ایک کا نام ثابۃ ہے اور ہر ایک  
 ثابۃ کے ساتھ چھ کئے ہر ایک  
 حصہ کا نام ثالثہ ہے اور ایک ثالثہ  
 کے ساتھ چھ کئے ہر ایک حصہ کا  
 نام رابعہ ہے اس طرح دس تک حساب  
 ہے مگر ثابۃ اور ثالثہ سے آگے حساب  
 نہیں ہے اور ہنود برہمن برج کو برہمن  
 اور درجہ کو آتش دقیقہ کو دندا اور گری  
 اور ثابۃ کو پل اور ثالثہ کو پیل اور رابعہ  
 کو چہن کہتے ہیں۔  
 تاجدار۔ نظرات کو اکب یعنی مقارن  
 ستیس تربیع تثلیث مقابلہ احتراق  
 تحت الشعاع محاق استقبال ان کی  
 کیا تعریف ہے۔

عبدالوہاب یعنی فلک البروج  
 کے تین سو ساٹھ درجہ مذکور ہوئے ہیں  
 ان کو نصف کیا تو ایک سو اسی درجہ  
 ہوئے اسکو نظر مقابلہ دو وریف کا  
 کہتے ہیں پھر تمام درجات کے تین حصے

کئے تو ایک سو بیس درجے ایک حصہ کے ہوئے یعنی اول خانہ سے پانچواں خانہ اور نواں خانہ ہوا اوکو نظر ثلث کہتے ہیں یہ تمام دوستی کی نظر ہے پھر تمام درجات کے چار حصے کئے تو نو درجے ہوئے یعنی اول خانہ سے چوتھا اور دسواں خانہ ہوا اسکا نام نظر تربیع ہے یہ آدمی دشمنی کی تاثیر رکھتا ہے پھر تمام درجات کے چھ حصے کئے ساٹھ درجے ہوئے اوکو نظر قدس کہتے ہیں آدمی دوستی کی ہے اور خانہ دسواں اوچٹا محسن ہے اور خانہ آٹھواں او بارہواں نیا بیخس درخس ہے جاننا چاہئے کہ یہ جو مذکور ہوا ابتدا نشست بروج و ستاروں کی کیفیت تھی لیکن فی زمانہ ستارہ بسبب سیر ہمیشہ اپنے مقام پر نہیں رہتا اسلئے اگر دو ستارے ایک دقیقہ پر جمع

ہوئیں تو اوکو قرآن کہتے ہیں اگر ساٹھ درجے پر ایک دوسری سی ہو تو اوکو نظر قدس کہتے ہیں اگر ستارہ ایک دوسرے سے نو درجے پر ہو تو نظر تربیع کہتے ہیں۔ اگر ستارہ ایک دوسرے سے ایک سو بیس درجے پر ہو تو اوکو نظر ثلث کہتے ہیں یہ نظر تمام دوستی کی ہے اگر ستارہ ایک دوسرے سے ایک سو اسی درجے پر ہو تو اوکو نظر مقابلہ کہتے ہیں یہ نظر تمام دشمنی کی ہے اگر آفتاب کے ساتھ کوئی ستارہ قرآن کرے احتراق کہتے ہیں اگر دو چار درجے کے فاصلے سے ہو تو تحت الشعاع کہتے ہیں اور باقی نظرات ہیں اگر قمر شمس سے قرآن کرے تو اوکو اجتماع نیزین اور محاق کہتے ہیں اور اہل ہنود اماوس اور اگر آفتاب سے قمر

مقابلہ ہو تو اوسکو بدر اور استقبال  
قمر برہمنان پورنما سی کہتے ہیں  
تاجدار۔ منازل قمر کی حقیقت  
کیا ہے بیان فرمائے۔

عبدالوہاب حکماء یونان  
فلک ہشتم کے اٹھائیس حصے برابر  
کئے اور ہر ایک حصہ میں جو ستار  
واقع ہوئے اونپر صورتیں منازل  
کی قرار دیں تو منجملہ چوراسی ثلث  
ہوئے اور منجملہ چوراسی حصے سے  
ایک کے تین ثلث کئے اور بارہ  
برجوں پر تقسیم کئے تو ہر برج کو سات  
ثلث پہونچے اوسکو منزل کہتے ہیں  
اور حکماء ہند نے بھی ہر ایک کے  
چار حصے کئے تو تمام حصوں کے ایکسو  
اسی چرن ہوئے اور بارہ برجوں پر تقسیم  
کیا تو ہر ایک برج کو ۹ اور ۹ ربع پہونچے  
اور ہر ایک چرن کے پندرہ گہریاں ہوتی ہیں  
مگر حکماء یونان کے حساب میں اٹھائیس

منازل ہیں اور حکماء ہند ستائیس  
پنچتر مشہور کرتے ہیں اور ایک پنچتر کو  
پوشیدہ رکھتے ہیں مگر تولد طفل میں اور  
اور جنگ قلعہ اور نکاح اور شادی اور  
احکام موئین اوسکا احکام کرتے ہیں اور  
اوس پنچتر کا نام یہ ہے ابھیت  
اور مطابق یونانی منازل کے زواج  
منازل کے برابر تقسیم میں آیا ہے  
اور دورہ قمر کا ستائیس روز اور  
چند ساعت ہیں اور پنچتر قمر ہند سے  
حساب سے ستائیس روز میں اور  
ایک پنچتر کو قمر ایک شبانہ روز میں  
قطع کرتا ہے تو ستائیس روز میں  
تمام پنچتر دن کو طے کر سکتا ہے جسوقت  
میں قمر سر ریع السیر ہوتا ہے تو بارہ  
درجہ ایک شبانہ روز میں طے کرتا ہے  
اس سبب سے حساب میں گہری اور  
پل کم زیادہ ہوتے ہیں مگر پنچتر ہند کا  
قمر سے خوب معلوم ہوتا ہے اس واسطے

کہ تیرہ درجہ کی سیر قمر کی وسطین کہی ہوگی  
 اور طلوع قمر کا شام کو مقرر کیا ہے یعنی  
 جسوقت سے اجتماع نیرین ہو کر قمر  
 علیحدہ ہوتا ہے تو بارہ درجہ بر طلوع  
 کرتا ہے یا زیادہ تو اسکو ہلال کہتے ہیں  
 اگر بارہ سے کم ہو تو ہلال نہوگا اسکو  
 تحت الشعاع کہتے ہیں اور ایک شبانہ  
 روز میں ایک پختہ تمام کرتا ہے اور  
 ایک پختہ کے چار چرن ہیں اور ایک  
 شبانہ روز کے ساٹھ گھڑی ہوتے ہیں  
 تو اون کو چار پر قسمت کیا تو پندرہ  
 گھڑی کا ایک چرن ہوا اور تقسیم چرن  
 کی برجوں میں منقسم ہے جسوقت چاند  
 قمر کا چرن اور پختہ برجوں میں درفت  
 کرے اگر منازل فارسی کو دریافت  
 کرے تو تاریخ عربی سے قمر کو استخراج  
 کر کے برج اور درجہ معلوم ہوگا ثلث  
 ہر منازل کا دریافت ہو جائیگا اور  
 قمر ایک درجے کو چار گھڑی اور پختہ

بل میں ملے کرتا ہے۔  
 تاجدار۔ منازل قمر کے عربی اور  
 ہندی میں کیا نام ہیں اور شکل اور  
 رنگ اور مزاج مذکور مونث سعد نخس  
 داخل خارج مع حروف کے بیان فرما  
 عب سی شرحین عربی میں  
 اشونی ہندی علیہ اسب رنگ زر  
 مذکور آتشی متوط کار خارج حروف چوخی  
 بطین بہر فی خریاء۔ پی بو  
 نے بو کر تکا علیہ اونٹ رنگ  
 سرخ مونث مزاج آبی میانہ داخل حروف  
 آمی اوامی۔ دبران  
 عربی روہنی ہندی علیہ بیل کارنگ  
 سفید مونث آبی میانہ داخل حروف  
 او بابی بو۔ حقعہ عربی  
 مرگسہ ہندی شکل ہرن کی رنگ  
 سفید مذکور آبی ہمہ کارنیک داخل  
 وی و و کا کی ہنعه عربی  
 اور راہندی شکل مینڈے کی رنگ

سفید مونت آبی نخس داخل حروف  
گوکھم ناچھہ ڈسرا عکہ عربی  
جانبشال پوزوس ہندی شکل  
خچر کی رنگ سرخ مذکر بادی ہمہ کارنیک  
خارج کے کو باہی فشرہ  
عربی پدہ پشال ویکہ ہندی شکل  
تیتھر کی رنگ زرد مذکر بادی ہمہ کارنیک  
نظر بغرب خارج حروف ہووے  
ہو و اطرقہ عربی و اسیر و شلیکھا  
ہندی شکل حلقہ تار رنگ سفید مونت  
خاکی نخس داخل حروف ڈمی ڈو  
ڈے ڈو جھہ عربی گھا  
ہندی شکل خچرہ رنگ سیاہ مونت  
خاکی نخس خارج مامی موئے  
سزھہ یہو بہا دپور نا بہا لگنی شکل  
آدم خفتہ رنگ لاکھی مونت آتشی نخس  
داخل موٹا ٹی ٹو صرفہ عربی  
اترا بہا لگنی شکل چار پایہ رنگ سیاہ  
مونت آتشی نخس داخل ٹی ٹوپا پی

عوا عربی بست ہندی شکل دست  
پیچہ رنگ سرخ مذکر آبی ہمہ کارنیک  
داخل پوکا ناتھ سماک عربی چتا  
وچتر ہندی شکل دائہ مروارید  
سپے پوراری رنگ سفید مونت  
آبی نخس خارج غفرہ عربی ساتی  
وسوات ہندی شکل آدم ستادہ رنگ  
نرد مونت نخس خارج زوری روتا  
سزبانہ عربی ویشا کہا بسا کہا ہندی  
دائہ رنگ گلے رنگ طلائی مونت خاکی  
نخس اکبر خارج مے توتی تو اکیل  
عربی انوراد ہا ہندی شکل گڑ دم رنگ  
سفید مونت خاکی ہمہ کارنیک داخل  
نانی نوئے قلب عربی بیٹھا  
ہندی شکل کوہ رنگ زرد مونت  
آتشی نیک در حساب فارسی داخل  
نویا می پو شعلہ عربی مولا  
ہندی شکل شیر رنگ سیاہ مونت  
آتشی نیز کارنیک داخل چے جو

بہا بھی لغائیر عربی پورواشار  
 او پور باکھا دہندی شکل چار پایہ  
 رنگ سفید مونث آبی میانہ داخل  
 بھو بہہ بھاؤ ہا بلکہ عربی اثر شا  
 راوتر کیا دہندی شکل چار پایہ سفید  
 رنگ مونث آبی میانہ خارج بھی بھو چا  
 ذابج عربی ابھت ہندی شکل آدم  
 خونریز رنگ سیاہ مذکر بادی میانہ  
 جو بے جو کہا بلع عربی سراون  
 ہندی شکل آدم گوشت دار رنگ د  
 مذکر بادی میانہ خارج کھے کہو کھی  
 کہو۔ سعود عربی دہنشا ہندی  
 شکل نصف عورت نصف مرد رنگ  
 سفید خشتی بادی میانہ سفر داخل  
 گاگی گوگے اخبہ عربی ست  
 مار کا دست بیکھا شکل مثل دخت رنگ  
 سفید مونث بادی نیک نظر طرف  
 حیوب داخل۔ گوسا سی سومقد  
 عربی پورواہا درپدا۔ مسیدی شکل

دروازہ کلسہ در رنگ سیاہ مونث  
 باو سے میانہ داخل سی سو وادی  
 عربی اترا بہار پر پدا ہندی شکل آدم  
 نازنین رنگ سرخ مونث خاکی میانہ  
 خارج دو و تھا چھا پامرا شا عربی  
 ریونی ہندی شکل مادہ گاؤ رنگ  
 سفید مونث خاکی ہمہ کار نیک بطرف  
 جنوب خارج دی دو چاچی۔  
 تاجدار۔ بان حضرت ہر ایک کی  
 راس دریافت کرے او طفل کا نام  
 رکھنے کا کیا قاعدہ ہی بیان فرماؤ۔  
 عب جنا بعالی قاعدہ او سکما بہہ  
 کہ جب لڑکا پیدا ہوا اسوقت قسمر کو  
 دریافت کرے کہ پختہ کی کون سی جرن  
 پر قمر ہے اس حرف کو اول اسم کے  
 کیا تو اس معلوم ہو جائیگی اور ایک پختہ  
 چار حرف پر تقسیم ہے اور چار چرن  
 ایک منازل کو تقسیم من۔  
 تاجدار۔ ماشا را اللہ آپ کی حفظ پر

ہمارا صا د ہے کیا مضمون یاد ہے  
استغنیٰ شاہ صاحب تشریف لائے  
اور یہہ فردہ سنائے کہ مبارک ہو  
لیجئے یہہ اجازت نامہ حاضر ہے او  
مستعد ہو جائے کل دس شب بے باغ  
نرمز نگار میں امتحان ہوگا۔

تاجدار۔ للہ الحمد ہر آن چیز کہ نظر  
میخواست ۴ آخر آمد ز پس پردہ  
تقدیر بدید ۶ اور کہا اگر اجازت ہو تو  
شہر خجستہ بنیاد ایک نظر دیکھاؤں۔  
روشن ضمیر مناسب ہی بسم اللہ  
تاجدار باغ سے نکلتے شہر کی سمت  
چلا جب قریب ایک میل کے راستہ  
طے کیا دیکھا کہ ایک قلعہ رفیع الشان  
فلک تو امان سنگ اور مرمر بنا جو  
ہنایت مصفا و مجلا ہے فیصل جمیل  
صفائی میں بہ ازاد و اختر رفعت میں  
سد سکندر برجون سے دالہمار ذات  
البرودہ کی نقل عیان و دور سے سے

طاق کسریٰ کی شان نمایان مصوران  
جاد و قلم معجز رقم نے صید گاہیں اور  
لقا ویر دلپذیر نظر قریب بصد زریب  
اسطرح کینچے میں کہ اشکال ذی روح  
بولا چاہتے ہیں مدحت صنایع حقیقی  
میں لب کہو لاجا چاہتے ہیں پہلو سے  
قلعہ سے ایک دریا روان جسکے  
پانی کی صفا اور ضیا پر موتی کی آب  
قربان سانسے صحرا کے نرمیت فزا  
ہوا فرحت افزا راحت انتہا باعث  
مسرت و سرور جس سے رنج و الم  
دل حوزین کا کوسون دور ترشح  
سحاب سے آ پشار ہلکی سے پہو ہار  
ایسا سان کہ ہر ہشتاد سال کے دلیں  
شباب کی انگ آئی ز اہد کامل  
می از غوانی کا طالب ہو جائے الض  
تاجدار داخل دروازہ ہوا دیکھا شہر  
غیرت قصر جنان رشک روضہ ضلوان  
عبارات مالک شان و دیوہ و تو امان



باشند سے حورو غلمان خاص سے  
 عام تک لباس مجرت و ستین فوق البہر  
 تحت البہر ک خلیمن بازارین دلکش  
 مکانات فرح بخش شکرین صاف دوکان  
 فرحناک خلقت کا ہجوم خریداروں کے دہو  
 موسم بہار ہنڈی ہنڈی ہوا پہولونکی  
 جہک جا بجا تاجدار نظارہ کنان  
 چلا جا رہا تھا کہ سامنے سے ایک  
 صاحب پستہ قامت سیہ فام شلجم  
 کی صورت بوتے کی صورت آنکھیں  
 گہو مچی کے برابر ناک چٹی لب موٹے  
 داڑھی خشناشی نحیف سا ہٹہ برسکل  
 سن شریف ایک ہاتھ میں نیشکر  
 دوسرے میں چاقو بنگوریان تراشیں  
 کر سکتے جاتے ہیں اور چلے آ رہے  
 قریب پہونچ کر تاجدار سے مخاطب  
 ہو کر مجرا عرض کرتا ہوں -

تاجدار - تسلیم آپ کا اسم مبارک  
 ہے قد بادولت کا خطاب مستطاب

ہمایون و فرح و فرخندہ و خجستہ و مبارک  
 و سیمت و سزاوار و سرسبز و شاداب  
 و کامیاب رشک سہراب روکش و سبک  
 استاد اسفندیار تہمتن صف شکن جانا  
 پیک آب دایم الشکر و التور و افیون  
 نواز خان مک جنگ چاند و جاہ سر بر زمین  
 دلا پائیگاہ شہج میر بیگ خان خواجہ زان  
 رستم جہان تاجدار ماشار اللہ آب بر  
 ظریف الطبع لطیفہ منج اور شاعر بھی  
 معلوم ہوتے ہیں خواجہ زمان  
 رستم جہان آب شاعری کو لے  
 پہرتے ہیں اجی میرے گھر کا چوہا ناخن  
 و آتش کا استاد ہے بندہ مجمع العلم  
 و الکمال منبع الحسن و الجلال ہے -

تاجدار - خواجہ صاحب آپ بیشک  
 بڑے علما ہیں بلکہ فضلا خواجہ زمان  
 آپ بڑے لایق و فایق معلوم ہوتے ہیں  
 جب تو انجانب کی علم و لیاقت کو پالیا  
 حضور کا اسم شریف -

تاجدار۔ عاصی کو تاجدار کہتے ہیں۔  
 خواجہ آہا تو آپ شہزادے ہیں  
 فرمائے کچھ ملک گیر کیے ارادے  
 ہیں یا کسی مرعولہ موغبیرین کیسو کے  
 ولد ادے ہیں سچ کہنا استاد  
 لانا ہاتھ کیوں کیسا بہانہ لیا ہوں  
 اجمی ہم سے کوئی اڑ سکتا ہے  
 مایدولت جب فکر فرمائے میں شہناو  
 پشت کی خبر لاتے ہیں میں ایک ہی  
 ٹوہیا ہوں۔

تاجدار۔ سبحان اللہ آپ کے  
 کلام کا عجب مضمون ہے آپ بھی  
 طرفہ معجون ہیں۔

خواجہ اے تیرے زبان کے  
 قربان اس معجون کے لفظ نے  
 کیا مراد یا ہے قسم حسین کی انکھوں  
 سرور آگیا۔

تاجدار۔ معجون سے میری مراد  
 نشہ کی چیز ہرگز نہیں ہے بلکہ معجون

جبتی ہے۔

خواجہ تو بندہ پرور معجون کی کیا  
 ہے بندہ حکیم لائق طبیب حاذق  
 مسیح الزمان عیسیٰ دوران ہے۔  
 تاجدار۔ آپکا دولت خانہ کہاں ہے  
 خواجہ قبلہ بندہ ماوراء کمالات کے  
 قطب الاقطاب غوث الاغواث  
 مرشد کامل ہادی آگاہ دل درویش  
 معرفت کیش ہے فقیر کو گھر سے  
 کیا تعلق ہے مع درویش ہر کجا کہ  
 شب آمد سرے اوست۔

تاجدار۔ فی الحال آپ کہاں فروکش  
 خواجہ۔ یہاں ایک رئیس ہیں  
 صمصام جنگ نام اون کے یہاں  
 ہوں نہایت ذمی وقار بردبار بوجہ سخا  
 عین عطا خوش خلق سراپا اخلاق شیریں  
 زبان لطیفہ سنخ مرغان مرغ ہیں  
 اگر تکلیف متصور نہ ہو تو چلئے ملاقات  
 کیجئے خالی از لطف ہوگا تاجدار ہے

تھوڑے عرصہ میں ایک مکان میں  
وارد ہوئے دیکھا مکان عالیشان  
مختصر سا خانہ بلخ سرسبز و شاداب  
انواع و اقسام کے درخت گلدار پہنچ  
سہرا پابہار بچپن بارہ درمی انگریزی  
وضع سے سچی سجائی نہایت آراستہ  
دو پیراستہ دو چار صاحب بچپن ایک  
نواب صاحب بصد شوکت کرسی پر  
متمکن ہیں۔

خواجہ زمان قریب پہنچ کر آداب  
عرض کرتا ہوں پیرو مرشد کو۔

تاجدار۔ السلام علیکم نواب صاحب  
وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔

خواجہ صاحب نواب صاحب سے

تاجدار کے طرف اشارہ کر کے آپ سے

ملاقات کیجئے آپ شہزاد سے ہیں تم

نواب صاحب نے اوٹھ کر صفا

کیا اور ایک عمدہ کرسی منگوا کر بازو سے

بچھو کر بہ تکریم تمام ٹھہرائے۔

مناسب ہے یہہ کہکر ہمراہ ہو لیا  
گمراہ نواب صاحب کی طرز معاشرت  
کی کیفیت سنئے کہ آپ کے یہاں نوبہج  
صبح ہوتی تھے دس بجے تک خواب  
غفلت میں پڑے رہتے تھے کڑی  
بدلین آنکھیں ملتے ہوئے اٹھے  
اور پھر سو گئے گیارہ بجے کے بعد  
کہیں بیدار ہوئے گہنٹہ بہریت الخلاء  
میں بیٹھے بعد منہ ہات دھوئے  
خدمتگار نے پیچوان پہر لایا مصاحب  
آئے خوش گپیاں ہونے لگیں پھر  
چائڈ و اورافیون اور مدک کا شغل  
رہا بارہ بجے دسترخوان بچھا خاصہ  
نوش فرمایا تھوڑی دیر چہ میگویان  
رہیں پھر قیلولہ جو کیا تو شام کی خبر لائے  
شام کو بعد فراغ طعام دس گیارہ بجے  
تک امیر حمزہ کی داستان سنا کے  
پھر آرام فرمایا اس طرح ایام گذاری  
ہوتی تھی الغرض یہہ دونو صاحب بھی

صمصام یعنی نواب صاحب اہم  
شریف حضور کا۔

تاجدار۔ ماحی کو تاجدار کہتے ہیں۔

صمصام باعث رونق افروزی  
اس ملک کا۔

تاجدار۔ مجھے سیاحت کا شوق ہے  
سیرکنان ادھر آنکلا۔

نواب جناب فی الحال کہاں رونق  
افروز ہیں۔

تاجدار۔ جناب روشن ضمیر شاہ صاحب  
قبلہ پاس فروکش ہوں۔

نواب حضور کے اور برادر وغیرہ  
کتنے ہیں۔

تاجدار۔ ایک برادر کلان ہیں مرزا  
فریدون حشم بہادر ولیعہد حضرت ظل شاہ

تاجدار۔ حضرت کا اسم مبارک نواب  
صمصام جنگ ہے بن خیف کو اسمین داروغہ

صاحب اگر عرض کی کہ نواز شمسین  
تخصیلدار تشریف لائے ہیں۔

نواب بلاؤ جلد لاؤ میرے بچنے کے

دوست ہیں الغرض تحصیلدار صاحب

تشریف لائے نواب صاحب نے

تعلیم کے واسطے اوہٹے بعد سلام

مصافحہ کر کے قریب ٹھہلائے بعد

مزاج پر سیکے یوں گفتگو ہونے لگی۔

تخصیلدار پہلے تیسرا سال حضور کی ملاقات

نواب بیشک مگرافسوس ہے کہ آپ

رسل و رسائل بالکل موقوف کر دیا۔

تخصیلدار سرکاری خدمات کے

انجام دہی میں ہمیشہ مدیم الفرستی رہتی

ہتی اس لئے مجبور تھا معاف فرمائے۔

نواب خیر یار عزیز کچھ بندوبست

جدید کا حال سنائے۔

تخصیلدار اس کی حقیقت یہ ہے

کہ سال حال میں ایک محکمہ بندوبست کے

نام سے مقرر ہوا ہے جس میں زراعتی

زمینات کے پیمائش نچتہ ہو کر فی ہیکہ

حیثیت زمین کے موافق تشخیص کامل

کے ساتھ نقد و بار مقرر ہوتا ہے  
اون کے پاس دور بین و آلات بین  
جس سے زمین کی مٹی کہو و کر حیثیت  
زمین کی اول دوم سوم چارم دریافت  
کر کے دہارا قایم کر لے ہیں اس میں  
سابق کی نسبت علاوہ سہولت اور آسانی  
اور خوشی رعایا کے غلہ کی نسبت نقص  
ترقی حاصل میں ہو گئی ہے۔

نواب اگر ایسا ہے تو میرا بھی قصد  
ہے کہ اپنی جاگیرات کا اس طرح  
انتظام کروں۔

تحصیلدار مناسب ہے آپ متہم  
صاحب بند و بست پاس ایک مرسلہ  
اس مضمون کا بھیج دیجئے کہ میں اپنی  
جاگیرات کی بچت پیمائش معہ نقشبجات اور  
دہارا بندی کے کروانا چاہتا ہوں  
براہ کرم سوزند اردن کو بھیج کر مکمل  
فرمادیجئے جو کچھ اسکی فیس ہو اطلاع  
فرمائے بلا تا مل مرسل خدمت ہوگی

مگر سوزند اردن کی ساتھ آپ کے جانب  
کوئی نہایت متدین شخص نہا چاہئے  
تا پٹیل پٹواری بارعایا اون سے سازش  
کر کے دہار سے بن زمین کمی نگرین بلکہ  
میری دالست میں اگر خود بدولت  
توجہ فرمائیں تو ان سب ہی کیونکہ یہاں  
مقدمہ سے کیا اعتماد نہ کرنا چاہئے  
اگرچہ چندے تکلیف ہی مگر یہ ہمیشہ کی  
بفکری اور ترقی حاصل علاوہ۔

تحصیلدار آپ کے جاگیرات کا اب  
کیا حاصل ہے۔

نواب جناب میں لاکھ روپیہ پر قہد  
تحصیلدار قہد میرے نزدیک  
غیر مناسب ہی مثل مشہور ہے اجارا  
اجارہ نواب صاحب آپ امانی اپنے  
قبضہ میں رکھ کر انتظام فرمائے بہلا  
آپنے اپنی حکومت میں تعلقات کو کبھی  
ملاحظہ بھی فرمایا ہے۔

نواب ابھی تک تو اتفاق نہیں ہوا

تحصیلدار - اسکا کیا باعث دیہات  
 نو بڑی فضا کی جاے ہوئے ہیں  
 آب و ہوا لطیف نجاست خفیف کو  
 سونٹک دہانوں کے سرسبز کہیت  
 لہلہاتے ہیں صبح کے وقت مرغان  
 خوشنوا چھپاتے ہیں گل خود رو کی بہار  
 سبزہ زمردین لطافت بار نہروں کی  
 روحانی نذیون اور مالا بون کا پانی نورانی  
 ہر شے میں مزا ہوا صحت افزا -

نواب اگرچہ میں نے دو تین مرتبہ  
 قصد جانیکا کیا تھا مگر ہماری سگم دیہات  
 اور جنگل کا نام سنکر کانپ اڑھتے ہیں  
 اور ہرگز چلنے کو راضی نہیں ہوتیں  
 یہی باعث میرے فیض عزم کا ہوتا ہے -  
 تحصیلدار کسی ناواقف یا اہل غرض  
 نے اپنے فائدے کے واسطے  
 خلاف واقع حالات بیان کر کے  
 ادن کو خایف کر دیا ہوگا آپ اصل کیفیت  
 بیان کیجئے اور ترغیب دلا کر تشریف

لیجائے رعایا کی داد رسی آمدنی کی  
 ترقی اور انتظام اپنے قلم و کاآب کا  
 فرض منصبی ہے -  
 نواب میں آپکا ممنون ہوا انشاء اللہ  
 اسی ماہ کے اخیر تک سو کام چھوڑ کر  
 عازم سفر ہوتا ہوں -  
 تحصیلدار ابھی تہہ کی مدت کس قدر  
 باقی ہے -

نواب جی اس سال مدت ختم ہوتی ہے  
 بلکہ دس روز شاید باقی ہوں گے -  
 تحصیلدار ہاں نواب صاحب ضرور  
 چاہئے چونکہ ماحی کو آب سے محبت  
 دلی تھی اسلئے عرض کیا اب تخفیف  
 تصدیع ہوتا ہوں کل جمعہ ہے حاضر ہو کر  
 فرصت سے اور ابواب بقیہ گزارش  
 کرونگا ابھی مہینہ پیرہاں رہو نکلا پیر کیکر  
 رخصت ہوئے خدمتگار سے عرض کیا  
 خداوند خاصہ چاہیگا نواب صاحب  
 اور تاجدار اور مرزا صاحب یعنی

لکھ بیجھے ایک ہفتہ میں دو نامحاصل  
 لیجھے چلو چٹے ہوئے پہر سرکار کو  
 زحمت اوٹھانی کی کیا ضرورت ہے۔  
 نا در حضور دیہات کا سفر میرے دست  
 میں نہایت مبارک ہے کیونکہ ہم لوگوں کو  
 دیکھا گیا ہے کیسا ہی آدمی ملکوں کی سر  
 کرنے سے بچتے کار ہو جاتا ہے کیونکہ  
 بزرگوں نے فرمایا ہجر ع سفر مرزی  
 مرد است و آستانہ جاہ ہندی  
 خداوند ہرگز اور زہار دیہات کے  
 سفر کا ارادہ نہ فرمائے کیونکہ حضرت  
 مولوی معنوی مولانا سے روم رحمۃ اللہ  
 علیہ فرماتے ہیں وہ مرد وہ مرد  
 احمق کند و عقل رابے نوزو بے عقل  
 کند و اور والد کو اکبر تہ جانیکا اتنا  
 ہوا تھا بس وصیت کر گئے ہیں کہ بیٹا  
 اگر کوئی لاکھ روپیہ دے تو بیٹی  
 کی طرف رخ نہ کرنا۔  
 نواب یہہ کیوں سیب کیا وجہ کیا

مرزا نادر حسین صاحب نادر اور میر  
 جواد علی صاحب قمر اور میان ہندی  
 شیخ حسین شیخ تہہ چار اور رضا حاکم الدولہ  
 مسخر الذی اور خواجہ زمان  
 رستم جہان دسترخوان پر بیٹھے  
 اور چہ میگوئیان ہونے لگیں۔  
 نواب قصد ہے کہ اسی ماہ میں اپنی  
 جاگیرات کا سفر کروں۔  
 نا در حضور جاگیرات کا سفر کرینگے۔  
 ہندی خیر باشد خداوند یہہ سفر کیا  
 نواب مجھے شرم آتی ہے کہ میں  
 اب تک جاگیرات نہیں دیکھے۔  
 ہندی اس میں شرم کی کیا بات ہے  
 خداوند کیا دیہات کے دیکھنے سے  
 کیا ہفت اقلیم کی ریاست مل جائیگی۔  
 نواب یہی رعایا کی دادرسی اور  
 آمدنی کی ترقی ہوتی ہے۔  
 ہندی کیا حضور کے دشمن محتاج  
 ہیں خداوند یہیں سے نائب کو تاکید

موجب جہت کیا۔

ہندی حضور قدوی دست بستہ  
عرض کرتا ہے کہ از براے خدا  
یہ خیال دل سے نکال ڈالین۔  
قمر عجب قسم کے آدمی ہی آخر  
کچھ تو معلوم ہو دے۔

ہندی خداوند الداجہ نے  
دیہات کے سفر میں یہ تکلیف اٹھائی  
کہ وصیت کر گئے پیرو مرشد جنگل کا  
راستہ ناہموار درخت خار دار  
بگی تو چل نہیں سکتی رہا میانہ اور  
شکر م رات دن کے ہچکولونین بنجار  
آجائیگا پہر راستہ دو ہفتہ کا اور راہ  
میں تازہ گوشت اور ترکاریاں اور  
گرم گرم برنی اور بالائی کا ملنا دشوار  
تو پہر چاندو کا نشہ کیسا بالفرض اگر  
باورچان چابکدست ہی ہمراہ ہوں  
سفر کی خستگی اور وقت کی تنگی کے  
علاوہ منزل پر کب پہنچینگے اور خاصہ

بریا فی منہ حضرت کسی کباب مرغ پلاؤ  
کوفتہ پلاؤ پراسٹے قلمی درقی سبنو  
کب تیار ہوں گے اور چاندو کب  
پیاجائیگا اور داستان کب سنو جائیگی  
اور ترسنے کی جاے پرانے تاڑ  
کے پتے اور گھانس کے چھائے  
ہوے حاشور خانے غلیظ تمام  
جانوروں کی لید اور مچھر اور کہٹھل  
اور جوڑے رات پہر چین نہ لینے دینا  
کھجلاستے کھجلاستے پہر صبح تک فیکا  
بنجائیں معاذ اللہ حضور سے کہیں  
ایسے صعوبتیں اٹھ سکتے ہیں۔  
قمر خاصی داہی ہو یہ ہزاروں جانور  
اور حکام جایا کرتے ہیں سو کینو کر جائیگی  
ہندی اونٹنی اور بات ہے ہانچا  
وہ ہمیشہ سو سفر کے عادی ہیں سفر اونٹنی  
گھٹی میں بڑا ہے ہم اونکا مقابلہ کر سکتے  
نادر یہہ کوئی منقول وجہ نہیں ملتی  
ہندی تعجب ہے آپ لوگوں سے



بزرگوں نے فرمایا ہے السفر  
صورت السفر پہر آب لوگ ترغیب  
رے چلے جاتے ہیں۔

قمر بھائی صاحب السفر وسیلۃ  
الغفر بھی تو آیا ہے۔

ہندی مان وہ مجاہدین اور پہلوؤں  
کے واسطے نہ ایسے نازک طبع

نازک مزاج والوں کے لئے فراغ  
فرمائے نہ ہر جہائی مرکب توان

ماختن پکجا ہا سپر باید اندختن پ  
ثواب میں ترقی حاصل اور نظام

کے واسطے جانی کا قصد کرتا ہوں  
صرف تغیرِ خاطر کے لئے ہنیں۔

ہندی سرکار اول تو یہ ملاحظہ  
فرمائے کہ موزنیہ دار زنجیر اور شکنو

لئے ہوئے کو سون گہوا کرتے ہیں  
استغفر اللہ مسجد تک جاتے ہوئے

تو تائب جاتے ہیں حضور نہ کہ کو سونکا  
دورہ حضور راستہ ناہموار دہنڈیوں کے

مینڈ جابجا ذرا پیر پہلجی سے تو ناف  
ٹلجی سے یا بدلتے برابر دیر خضیہ و تراکی

چلو پڑی مین گلے اور تبا کو کا پتہ پائو  
کا پھول گرم کر کے بند ہے ہوئے

کانچہ کھینچ کر آہ آہ کرتے اور زمین پر  
خار سفیلان گہو کرو کے چھنے فرنگی

دہتورے کے کانٹے سے  
جراکار سے کندھا قفل کہ باز آید پشیمانی

ناور حضور شکار کا شوق ہی رکھتے ہیں  
راستہ میں چرند پرند کا شکار بھی

کرتے چلینگے اور بلا ہرج چلنے کا  
بند و بست اس طرح ہو سکتا ہے کہ

رات کو چلا کرین علی الصبح اور تیرا  
اور بند و بست باور چچا نہ کا ہی حقول

ہو سکتا ہے اور علاوہ برین حضور  
جنگل میں لطافت آب و ہوا کے

باعث صرف روٹی سالن وہ مزادیا  
جو بلا و قورمہ میں ناممکن ہے۔

ہندی سرکار حقہ بنیا تو وہاں

سرکار اون کی زبانی ہی کچھ کیفیت سمجھا  
فرمائیں پہر جو مزاج مبارک میں آئے  
عمل پیرا ہوں۔

نواب اجا ارون کو بلواوا الغرض  
پشیکار صاحب حاضر ہوئے اور تسلیم  
کر کے مودب بیٹھ گئے۔

نواب ہان جناب پشیکار صاحب  
آپ دیہات میں کئی دن رہے۔  
پشیکار حضور میں تین سال تک موڈ  
آفات و بلا رہا۔

نواب کیا دیہات ایسا برا مقام ہے  
پشیکار اب کیا عرض کروں سرکار  
زبان قاصر ہے پناہ مانگنے کی جاوے  
نواب لوگ تو وہاں کی آب و ہوا  
کی بڑی تعریف کرتے ہیں۔

پشیکار اول تو خداوند وہاں سوا  
انباڑے کی بہاچی سکے اور یکن سکے  
دوسری شرکاری کا نام غفا ہے اؤ  
عام خدا وہاں کی جوار کا دلیا اور باجری کا

کوئی جانتا ہی نہیں صرف چٹا اور اگڑا  
چمک جھاڑی اور چٹہ سلکا لیا سا بچر  
کو پیلے غنقا پہر تو اکیونکر سلگ سکتا ہے  
نواب یہ بڑی مشکل ہوئی میان  
ہندی تو شاید بے تویکے ہر جان  
ہندی سرکار کو خدا سلامت رکھے  
دس ہندو سیر برنی اور سو پچاس  
گئے اوس سیر پیرا فیون اور دو چار  
کو پیلے ہمراہ رکھلو گناہی نہ کہ سوچیں  
روپیہ گرا پے لگیا یہ گناہ سرکار کی نوازش  
کے آگے یہ رقم کس گنتی میں رہا  
ہندی نے دیکھا کہ اپنا رنگ بہیکا  
پڑ گیا اور کوئی فقرہ کار گر نہوا باہر  
گئے اور ایک اپنے دوست کو  
تعلیم کئے کہ نواب صاحب کے سامنے  
چلکر دیہات کی خوب بچو کرین اور سنا  
اگر عرض کی خداوند میرے ایک دوست  
ہیں تحصیل کے پشیکار کہ اکثر اسی طرف  
کے دیہات اور ضلع سرکار میں رہا کرتے ہیں

گنہگار ہے جو خداوند چاک چاب کر کہتا ہو  
 بلا تشبیہ بدھنمی کے پانی نہ پاگناتے کئے  
 سیر کا صورت حرام ہوتا ہے جب بہت  
 تخلیف کیا تو گھٹل چانول سے کانچی کا  
 کہنا ناپکا لیا اور سالن املی کا کچا کھٹا  
 مرچیں جلا کر ملکر ڈال دین بس سالن ہو گیا  
 اور پیچ اور چھاج ادن کے حقین  
 یہ و مرشد شیر خرا ہے پس غذا کی کیفیت  
 یہ معلوم ہوئی اب پانی کا حال سنئے  
 اگر ہلکی سی دو چاٹیاں صبح کو کھا لیجئے  
 تو شام تک بدھنمی کی شکایت کیجئے گوشت  
 تو وہاں گلتا ہی نہیں لاکھ کوشش  
 کیجئے سخت پتھر اور معلوم نہیں نباتات  
 میں کیا سمیت ہے کہ بکریوں کے  
 پیٹ میں جو کین پیدا ہو کر مر جاتے ہیں  
 اگر کوئی بیمار بکرے کے کیلچے کھا لیکئے  
 فوراً کھلکھلا کر ہو گئی اور پانی پر چکنا  
 تیرتا ہے۔

نواب ارے توبہ تو دار العلالت

کہنا چاہئے۔

پیشکار اور فیلیا یہ اور باد خالیو  
 وہاں کا تختہ ہے کیا مجال ہے جو وہاں  
 جاسئے اور کور اچکرا آئے سرکار فدوی  
 یہی انہیں امراض میں مبتلا ہو گیا تھا  
 دو برس کے معالجہ میں خدا نے شفا دی  
 اس کے تذکرے سے رونگٹے کھڑے  
 ہو جاتے ہیں خداوند۔

نواب لغو بالذباب اس طرف  
 رخ کرنے والی کو کچھ کہتا ہوں۔  
 نا در یہ سب لغو باتیں ہیں حضور  
 پیشکار خداوند یہہ ابھی نرے صاحبزاد  
 ہیں انڈے کی زردی انکو کیا معلوم  
 کیسے زبانی تعریف سنی ہوگی اور بندہ  
 جہانیاں چاگشت۔

قمر ایسے ہی لوگ تو مانع عزم سرکار  
 ہیں اب کیا ہوں۔

نواب آپ کو دخل و معقول سے  
 کیا علاقہ اول ہم سے تو کہا ہی نہیں کہ

وہاں فتق کی بیماری بہت ہے۔  
 عمر اگر یہ بیماری وہاں ہو تو ہزار  
 ہزار روپیہ شرط لگاتا ہوں۔  
 پیشکار پرورش دیہہ نا تجربہ کاری کے  
 باتیں ہیں بندہ کو جو بازی اور گھوڑ دوڑ  
 کی شرط لگانے کی عادت نہیں ہی  
 اور نہ ایسے صحبتوں میں بیٹھا ہے  
 شرط لگانا شرعاً حرام ہے معاذ اللہ  
 کوئی ایماندار مرکب ایسے فعل کا ہو سکتا ہے  
 تا ورنہ بہلا یہ جو یورپین لوگ اور  
 مسلمان حکام جو رہتے ہیں ادن کو  
 کوئی بیماری نہیں ہوتی۔

پیشکار بہانجان وہ لوگ چار  
 کافی اور شراب اور سوڈا وار کا استعمال  
 کرتے ہیں اور سوا او سکے برفستان  
 کے پیدایش کے ہیں ادن کو سب  
 جگہ مادی ہے ہم تم کہیں ان کا  
 مقابلہ کر سکتے ہیں ہوش کی دوا کرو۔  
 نواب بہا یح صاحب آپ طبیب ہیں

نہ میں پہر واسطہ صحیح طور پر کیونکر معلوم  
 اگر گئے اور اتفاقاً خدا خواستہ فتق  
 ہو گیا تو ہماری بیگم کو دلی سرج ہوگا اور  
 علاوہ برین ہم کسی حسین مہجبین کے  
 صحبت کے لایق نہ ہینگے نہیں حسب  
 بلا سے کچھ جواب تو ہم اوس طرف رخ  
 ہی نہ کرینگے یہاں ہندی دلیں ہمت  
 بشارت تھے کہ مار لیا اور طرفہ یہ کہ  
 جنہیں پیشکار مصنوعی بنا لائے تھے  
 وہ کبھی عمر بہرین دیہات کی شکل خواب  
 میں ہی نہ دیکھے تھے مگر ہندی حسب  
 کے قیلم سے صرف فقرہ ہی جست کیا  
 نواب خدا تعالیٰ نے بڑی خیریت  
 کی ورنہ توبہ ہے پہلے تھے۔

ہندی خداوند غلام کو سرکار کا نامک  
 جوش کر رہا تھا۔

نادر بہر چائیدت مجھے حضور اگر ایسا  
 شک ہے تو سفر کیا ضرور ہے۔

نواب اجی شک کے کیا معنی یقین

۷ کیا دہوان دہار اوس سی سے  
اسکی ہے تحریر لب ۛ دل جلون کا ہی  
یہ دودہ آہ دہنگیر لب ۛ

۸ مقرر حضور اس شعر کو سماعت فرما کر  
۷ سید وصال رنجش دلدار ہو گئی ۛ  
اتنا بڑا غبار کہ دیوار ہو گئی ۛ

نواب اہا ہا کیا دیوار ہی سبحان  
۷ اشک اب لاتا ہے کوئی دم میں  
منہ پر دلکی بات ۛ طفل سے ممکن  
ہنیں ہے ضبط کرنا راز کا۔

نواب واہ کیا طفل ہی مسخر الذی  
سرکار ذرا ادھر تو جہ فرمائے۔

۷ بوسہ لون بلائیں لون گلے  
پلٹے کہ دیکھوں ۛ کل چار پہ رات  
اور ارمان ہزاروں۔

نواب کیا رنگین شعر ہے واللہ  
بہار کا دیا چمن خداوند اسکا چچا جان  
عرض کرتا ہوں سٹئے ۛ جھکوا دس  
بوسہ دندان نے پس از بوسہ لب ۛ

سمجھے اتنے میں سب کہا نے سے  
فراغت پائے گرا گرم چار آئی  
نواب صاحب نے مع مصہین  
وتا جدار نوش فرمائے حقہ چوٹ  
منگوائے متبا کو سے سارے  
مخمل کو بسا دیا۔

نواب ہی اسوقت طبیعت بے لطف  
ہے کچھ شعار آبدار پڑ ہے جائیں  
تا در غرض کرنا ہوں پیر و مرشد  
سماعت فرمائے شعر خدا منہ  
چوم لیتا ہے شہیدی کس محبت سے ۛ  
زبان پر میرے جسم نام آتا ہی  
محمد کا۔

نواب صلے علی کیا کہا ہے  
تا در نے الفت دندان جانیا  
کٹے جاتی ہے عمر ۛ ہے روان  
کشتی ہمارے موتیوں کے آب میں ۛ  
نواب اشار اللہ شعر اسکو کہیں  
کیا نازک خیالی ہے نور کا کلام پایا کر

دئے نقل مکین چند پس از جام شراب  
نواب بشک بڑھ گیا۔

مسخر الذی اسکا دادا جان  
سنے ۛ تم مسی مکر نہ غرق سے  
نکالا منہ کرو ۛ اور نہیں گرانے تو  
جاو کا لامنہ کرو ۛ

نواب اچھا شعر ہے سبحان اللہ  
قمر حضور حکمت آمیز شعر سماعت  
فرمائے ۛ پائیگا ایک دن کمال  
سر بندی شکل بدر ۛ ماہ نو کی طرح  
جو بہر تو اضع خم ہوا ۛ

نواب ابا کیا تشبیہ ہے یہ  
کسا شعر ہے۔

قمر حضور یہ نواب ہدی حسن خان  
آباد کا کلام ہے اور سنے ۛ  
موم دل جو ہے ستا تا ہے اوسے  
ہر سنگدل ۛ شمع کا سر کاٹنا ایک  
کیل ہے گلگیر کا ۛ

نواب یہ تو مرزا محمد علی صاحب

کی طرز معلوم ہوتی ہے کیا صاحب  
نے ہندی جنم لیا ہے۔

چمن سرکار یہ شعر صنعت ایہا مین  
ہے ملاحظہ فرمائے ۛ فائدہ تم جو  
دم نزع میں یا ر آئی نظر ۛ نہ تو یار آ  
سخن اور نہ یار اسے نظر ۛ

خواجہ زمان خداوند ادھر توجہ فرما  
ۛ دیا بوسہ دہن کا اوسنے ہمت  
اسکو کہتے ہیں ۛ یہ تنگی اور بخشش  
سناوت اوسکو کہتے ہیں ۛ

نواب ابا کیا تنگی ہے اور کیا  
بخشش ہے زبان چوم لے۔

خواجہ اور سنے ۛ ناز ہے جب  
وہ چلتے ہیں پازیب سے یہ آتی ہجر  
سدا ۛ کا فر کہتے اون کو جو انکار  
قیامت کر لے ہیں۔

نواب بھے واللہ جی خوش ہو گیا  
کیا شعر پڑا ہے خواجہ صاحب نے۔  
تا در حضور نبی بندش ہے عہد

فرمائے ۛ سرمہ ہے سفاک  
شہرہ ہے نگاہ یار کا ۛ سچ کہا ہے  
باڑ کا لٹے نام ہو تلوار کا ۛ  
نواب سبحان اللہ کیا مضمون  
لطافت مشحون ہے -

ۛ تم حضور اس شعر کو ملاحظہ فرما  
ۛ برنگ آئینہ ہم اور سینہ صاف  
ہوئی ۛ جو اپنے دل پہ کسی شکل سے  
غبار آیا ۛ ولہ رخ کو پوشیدہ عیث  
ماہ لقا کرتے ہیں ۛ اچھی صورت کو  
چھپاتے ہیں برا کرتے ہیں ۛ ولہ  
غبار راہ میں بر آئے ہوائی عالم بالا  
فلک ایک دن پہنچے گئے ہم اس خاک ساری ۛ  
ولہ تماشہ دیکھ کر جراح کے مہم  
لگانیکا ۛ ہمارے زخم ہمارے توڑ کے  
کھل کھل کے ہنستے ہیں ۛ  
نواب بیشک یہ اشعار گوہر  
نثار ہیں -

چمن خداوند عرض یہ ہے ۛ

دیکھتے جو ترے چاند کے ٹکروں کے  
یہ رخسار ۛ انکار نہ کافر کو رہے  
شق قمر کا ۛ مصحف رخسار بیضاوی  
پہ کشف حال سرخ ۛ وقف ہے  
ۛ اک سورۃ والشمس کی تفسیر کا ۛ  
نواب اشار اللہ خوب فرمایا چمن تلمیذ  
مسخر الذمی خداوند عرض کیا ہے  
ۛ شیخ کی تسبیح اور عامہ کس گنتی میں  
ہے ۛ وہ کند زور ہے یہ گنبدیں  
اور خداوند ایک نقل یاد آئی ایام  
جوانی میں فدوی صوبہ اودین سرکار  
میں مرزا جمشید فرہادر کے ملازم تھا  
اور شہزادی صاحب کو کسی امیر  
عظیم الشان جس کا نام اس وقت فدوی کو  
یاد نہیں ہے اونکی صاحبزادی سے  
جو نہایت حسین مجہین اور علوم متداولہ  
میں نہایت لایق اور فائق تھیں اور  
اور شاعری میں اپنا سہیم نہیں کہتی  
تھیں عشق تھا ایک مدت کی گریہ ذرا

واضطراب و بقراری کے بفضل  
خدایتعالیٰ کا شامل حال ہوا گل و بلبل  
کا وصال ہو اسے شاد مئی قیمت  
آبادی کی تیاری ہوئی تکلف تمام  
و تزک و احتشام مالا کلام انجام اس  
کار خیر کا ہوا شب زفاف جب شہزادہ  
بہادر نے قصد وصل کا فرمایا اوس وقت  
عروس کو حیض آیا دولہن نے  
فی البدیہہ شعر لکھ کر دخول سے نوشتہ کو  
منع فرمایا اگر قلبت بقل جوئی  
خوشنود میگردد بجان منت دلے  
تیغ تو خون آلود میگردد۔

نواب بچے واہ کیا بدیع النحال  
بیگم تہین اپنے زمانے کی زیب النساء  
کہنا چاہتے اور حاضرین مارے  
ہنسی کے لوٹ لے لگے۔

مسخر المذی اصمعی شاعر مصرعین  
ایک بازار کے طرف سیر کنان چلا  
جہا رہا تھا دیکھا کہ دوکان پر انواع  
واقسام کے فواکہ چنے ہین اور  
مرغ بریان دہرے ہین اور ایک  
عورت گل اندام کبک خرام غنچہ لب  
گل رخسار سرا پا بہار بیٹی ہے  
اصمعی نے تفریحا کہا وفا کھتہ عما  
یتخیرون + و لحمد طیر مٹا  
دیشہ قون + و حور عین  
کا مثال اللؤلؤ المکنون  
اوس ماہر و عنبرین گیسو نے  
ہنس کر جواب دیا جزاء بما کانوا  
یعملون کیا ذکی الطبع عورت  
تھی بچے نور جہان بیگم کی چہوٹی ہین  
کھنا چاہتے۔



# صحیح نامہ معلم بنیظیر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵	۳	انسان کی مزاج	انسان کا مزاج
۵	۳	واقع ہوئی	واقع ہوا ہے
۵	۴	اطفال کی مزاج	اطفال کا مزاج
۵	۵	راغب رہتی ہے	راغب رہتا ہے
۵	۶	من لوگون کی	من لوگون کا
۶	۸	کارحسینان	کارحسینان
۶	۱۱	خیر الناس من ینفع الناس	خیر الناس الفعہم للناس
۸	۱۵	چمن ہزار یاسمن -	چمن پر از یاسمن و گل -
۹	۱	گیوے ہر شکن -	گیوے پر شکن
۹	۲	حیارو	حیا پرور
۱۰	۲۵	حاصل ہوتی ہو -	حاصل ہوتی ہے -
۱۴	۱۰	استقاق	اشتقاق
۱۵	۸	سمن میں	سمن میں
۱۵	۲۴	چار قسمین	چار قسم
۲۰	۱۱	فا	فا تا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۱	۳۳	دورو -	دولب -
۵۸	۲۲	شامتہ العنبر -	شمیم العنبر -
۵۹	۶	عجب مان پان آن پان -	عجب آن بان -
۶۲	۳۳	نسبیت کے -	سنگیت -
۶۳	۳۳	تائین خان -	تائین جاند خان -
۶۴	۵۳	بہرگ الہوگ -	بہوگ ابہوگ -
۷۰	۳۳	عرض کرتا ہوں -	اے حضرات -
۸۵	۲۳	اگر کوئی -	اگر کوئی فصل -
۸۹	۲۷	دبستان نادانی نادانی -	دبستان نادانی -
۱۴۰	۲۶	حضرت غزالی -	حضرت امام غزالی -
۱۴۱	۲۶	لوگون کوندی -	لوگون کوا یزاندی -
۱۴۹	۱۳	بہتی بہتی خوشبو -	بہینی بہینی خوشبو -
۱۴۹	۲۵	کلے کرے -	کلی کرے تو دہن -
۱۵۰	۹	اگہی ہوی	رکھی ہوی
۱۵۱	۱۲	ہی اور نا تجربہ کاریکی -	ہی نا تجربہ کاریکے -
۱۵۳	۱۷	اوپر نکیلے -	اوسپر نکیلے -
۱۵۳	۲۸	یہ شعر زبان پر لایا	یہ شعر دہن پر لایا -

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۵۳	۱۲	وخار۔	فرخار۔
۱۵۳	۳۱	سما کی جانب۔	ماہ سما کی جانب۔
۱۵۹	۱۲	جزو ہے۔	جزو سے۔
۱۵۹	۱۶	اور جاہل بھی ہو اور جاہل بھی	اور جاہل بھی ہوئی۔
۱۶۰	۲	ذی مکان تو ہو تجربہ	ذی مکان تو ہو اور تجربہ
۱۶۲	۷	ایسا ہی ایسا ہی۔	ایسا ہی۔
۱۶۲	۳۸	بھی نہیں ہے۔	یہ نہیں ہے۔
۱۶۵	۳۷	بہتر سارہ	بہتر ہزار سارہ
۱۶۶	۳۵۲	مقرر کئے ہیں۔	مقرر ہیں۔
۱۶۸	۸	وہی انگبہ پر	دہنی انگبہ پر
۱۷۲	۳۴	حرف صدی۔	حرف صدی
۱۷۶	۲۶	جو زامین۔	جو زامین
۱۷۶	۲۷	برج قوس میں۔	برج قوس میں۔
۱۷۶	۱۴	عالم روز بخشنہ	عالم روز شنبہ کا۔
۱۷۸	۱۷۱۵	تین سو سات۔	تین سو ساٹھ۔
۱۷۸	۱۹	سات حصہ۔	ساتھ حصہ۔
۱۷۸	۲۰	ثابت ہے۔	ثانیہ ہے۔

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۷۸	۲۱	ثانیہ کے -	ثانیہ کے -
۱۷۸	۲۸	ثانیہ کو پل -	ثانیہ کو پل -
۱۸۱	۲۸	لطین بہرنی -	لطین بہرنی - جلیہ دانہ گندم نمکیا
.	.	.	موت اٹنی نرس خارج حروف
۱۸۱	۸	چوچی چوچلا -	چوچی چوچلا -
۱۸۲	۱۳	شکل حجرہ -	شکل حجرہ -
۱۸۴	۱۵	سنگ اور مرمرے	سنگ مرمرے -
۱۸۵	۳	تحت البہرک -	تحت البہرک
۱۸۵	۱۰	بوتے کی مورت -	بوتے کی مورت -
۱۹۰	۱۲	کانپ اٹھتے میں	کانپ اٹھتی ہیں -
۱۹۷	۵	تمباکو سے سارے	تمباکو سے ساری محفل
۱۸۱	۲۶	عب سے -	عب - سنئے -
۱۸۱	۲۹	پرئی کا -	شریا ہندی کرتی کا -

حق تالیف محفوظ ہے کوئی صاحب قصد طبع نفاذ نہیں۔ جب قدر نسخہ مطلوب ہو  
 محمد عبدالرزاق تاجو کتب واقع پتھر گٹی سے طلب فرمائیں۔  
 قیمت فی جلد ..... پیسہ۔

# التماس ضروری

ناظرین فسانہ شاید خیال فرمائے کہ فہرست میں تو چوبیس  
علوم کا ذکر ہی ہے مگر صرف اُنہی یا نو علم کا کیا ہوا سلسلے گزارش  
کہ اشتیاق حباب کا اور بعضی سباب اس میں ایسے داعی ہو  
اس جزا کو کہ یہیں تک ختم کرنے پر مولف کو مجبور کرنا انشاء اللہ  
حصہ دوم شروع ہوتا ہے اور یہیں بقیہ علوم کا بیان ہوگا اور اس طرح  
حصہ سوم و چہارم کا سلسلہ اختتام تک چلا جائیگا جس میں جمیع علوم کی  
بحث کا ختم ہوگی لہذا معافی کا یہ دعا ہے